

مؤلف

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

از تصنیف حضرت دستگاه خالق ابناء و جمیع کمالات طایفه شیطان بنی مکارم حیات حیوانی
نبدیه و مفسر حق و مفسرین ایشان اعلیٰ الکسب غانی فی الله جناب جلاله و جلاله حضرت مولانا مولوی شیخ
صاحب کتب و طبعی کمال الدروس

2733

انتباه فی سلاسل السلام

6017

تصحیح نام و محبت والا کلام برای فائده بهر خاص عالم کسین انا هم سینه طریق الدین عرف سید احمد
نواب حضرت قدوة اخافین زبدة السالکین فخر المتکلمین فی جناب لانا مولوی رفیع الدین صاحب
محدث و مولوی ستمه الله علیه السلام

در کتب معتبره و معتبرین

جلد حقوق مختلفہ میں بغیر اجازت کتب کوئی نہیں چھاپ سکتا فقط



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بعث نبياً
 صلى الله عليه وآله وسلم بشيراً
 نذيراً - وداعياً إلى الله بأذنه و
 سواجاً منيراً - ففضل أصحابه بروية
 حياءه واستماع كلامه وصحبته ثم
 اتبعهم في الفضل ناساً من امتهم
 لهم الشهد وظاهر العلم وباطنه
 الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ما رخص الله الباطن والظاهر
 به صلى الله عليه وآله وسلم فهم
 حجة الله على عباده وصفوته
 من خلقه وأئمة الهدى وقادة القلبي
 ولولا العلم لما تولى من الله عليه

سب محمد وتمام
 مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کہے کہ عیسیٰ
 یسے اس کے حکم سے مسلمانوں کو بشارت دی جو لوگ
 اور کافر کو ڈرائے والے اور ان کو سچ میں کیا یہی چراغ
 روشن پھر رہا کہے صحابہ کرام فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ویرا مبارک و مشرف ہوئے اور انکی حجت شریف یعنی اور
 صحبت سے فیضیاب ہوئے صحابہ کرام بعد البعید کو فضیلت
 کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم ظاہر باطن کی ان سے سند یابی
 ہوا اور ان کے ظاہر باطن کا اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر
 مستحکم ہوا سو وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں ان کو مردوں کی
 اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اور انکی مخلوق ہیں اور
 ہدایت کی امام اور تقویٰ کے پیشوا ہیں اور علم آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر وہایت اور منقول ہو

والد و سلمہ یا الاما تید و الفہم الذی
یوتیہ اللہ عز و جل من شاء فذلک
الحدید لم یعید اللہ و لم یعیدک احد
ولا تقرب بنی فضلہ اللہ علی الفضل
خلفہ محمد والد واصحابہ اجمعین
اتما بعدی گوید احمد بن عبد اللہ تحفیر
العصری الدہلوی المعروف ببولی و کتبہ
بسم اللہ تعالی و مشائخہ و والدیہ
بسمۃ العظیمین رسالہ ایست
باتمیزا ہ فی سلاسل ولیاء اللہ
اللہ واری رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

اسناد سے اور اس فہم سے جو اللہ تعالیٰ
جسے چاہتا ہے بخشا ہے تو کوئی اللہ تعالیٰ
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نہ پاتا اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا اللہ علیہ السلام
اللہ علی الفضل خلقہ علی والد واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا و سکوا اور اس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں تاکہ
یوں یہ رسالہ ہے کہ اس کا نام انتہا
فی سلاسل اولیاء اللہ و اسانید
وار فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہے
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اور سلسلہ میں

کے جنسے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا
ہے خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے
اور مجھے اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل
عطا فرمائے مقدمہ جاننا چاہیے کہ اللہ
تعالیٰ کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔ انہیں سے ایک یہ
کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
سلم تک صحیح و ثابت ہے اگرچہ بعض امور پر
اوائل امت اور اخرا مت کا اختلاف

ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ
میں ہوئے ہیں تو ان کا ارتباط صحبت و تسلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب
ہونے سے تھا۔ اوس وقت حشر و

سلم و باطن
علم ان متمک شدہ و نحو را بر طر فہ از ان
بسمۃ جمل اللہ تالیفہا خالصا لوجہ الکرم
و اعاد علی و علی الناس منہا الخط الحسین
مقدمہ باید دانست کہ کے از قسم خدا
تعالیٰ بر امت مصطفویہ علی صا جہما
الصلوٰات و التسلیمات آنست کہ تا ارتباط
در سلسلہ ہای ایشان تا پیغمبر صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم صحیح و ثابت است اگرچہ اوائل امت
را با و اخرا مت در بعض امور اختلاف
بودہ باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط
ایشان در زمان اول صحبت و تعلیم و تادب
با داب تہذیب نفس بودہ است نہ بحرفہ

چند اسماء و القبا

و بیعت و در زمین سید الطائفہ جنب
بعد اوی رسم خرقہ طاهر شد و بعد از آن
رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلہ بہت
این امور تحقیق است و اختلاف صورت ارتباط
صورتی کثرت و خرقہ و بیعت را اصل است
از سنت سنہ اما خرقہ بن اصلش لباس
آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامہ
را بعبید الرحمن بن عوف در وقتیکہ ایشان
گردانید و اما بیعت پس وجود آن
اعتبار بان از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم مستفیض یعنی سنت کمال یعنی و علمای
کرام ارتباط ایشان در زمین قول با سماع
احادیث و حفظ آن درو عاقلین بود و بعد
از آن تصنیف کتب و قراۃ و مناوہ و
اجازت و وجاہہ آن پیدا شد و ارتباط
سلسلہ بہت این امور صحیح است و اختلاف
صورت را اثری نیست و ہر یک ازین امور
اصلی دارد از سنت سنہ اما قراۃ الپیش
قراۃ عبید اللہ بن مسعود است و رسول اعرابی
و مناوہ اصلش کتابت آنحضرت است باطرا
بلدان و مناوہ صحیفہ حبیب اللہ بن حبش و
بچنین اجازت و وجاہہ را اصول است
کہ در کتب حدیث میں می شود باجماع رسم
مقدم صوفیہ است کہ باران خود را خرقہ
می پوشانند از قطن و عمامہ و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت
جنبید بعد اوی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اوسکے بیعت کا
وسمور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور
سلسلہ روشن کا تحقیق یعنی صحیح و ثابت ہے
اور ارتباط یعنی رابطہ کی صورتیں جو مسلمان
ان سے کچھ مسلمانین اور خرقہ اور بیعت کی
اصل ہی سنت سنہ تو خرقہ کی اصل تو اباسان
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبید
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جو کہ امیر لشکر کیا تھا
اور بیعت کی اصل خود آنحضرت سلم سے مستفیض
ہوا اور یعنی ہے کچھ چھپی نہیں پس زیادہ اول میں علمای
کرام کا ارتباط مدینین سنہ اور انکو ابنہ دل
میں محفوظ کرنا تھا بعد اسکے کتابت تصنیف ہمہ کتب
قراۃ اور مناوہ اور اجازت اور وجاہت
جاری ہوئی اور سلسلون کا ارتباط ان سلسلہ
میں صحیح ہے اور صورتوں کے اختلاف کا اثر
مضاائق نہیں اور ان سب باتوں کی سنت سنہ
اصل ہے چنانچہ قراۃ کی اصل تو حضرت عبید اللہ
مسعود اور اعرابی کا مال اور مناوہ کی اصل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی اطاعت
بلان میں درناوہ صحیفہ عبید اللہ بن حبش اور اجازت
اجازت اور وجاہت کے اصل میں ہیں چنانچہ حدیث
میں بیان ہے عرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے
بار و خرقہ پہنا دیں چاہے عمامہ خواہ خواہ خواہ

175

۱۷

در بیان طریقت

و رد او و آزار ہر چہ میسر شود بدینہ وجہ کیلئے
حشرۃ اجازت چون خواہست کہ تجھے
را از محبان خود اجازت طریقہ دہند
و او را نائب خود ساتھ در تلقین صحبت
باطالبان و اخذ بیعت و اعطاء خرقہ
اور احشرۃ دہند و شرط آن قبولیت
ابن معنیست و دیگر حشرۃ را روت
چون عزیز و در زمرہ صوفیان داخل شد
و اعمال ایشان بجدیت تمام پیش گرفت
اور احشرۃ عطا می کنند تا علامت قبول
او باشد در طریقہ صوفیہ شرط اورویت
جد و جہد است و تقریر استقامت او
درین باب سوچیم خرقہ تبرک چون بر کس
مہربان شوند کہ بر کات عزیزان شامل
حال و باشد اور احشرۃ دہند بغير
ملاحظہ شرط بادشاہ باشد یا امیر یا ناہب
و همچنین احشد بیعت بچند طریق باشت بیعت
تو بہ از معاصی و آن عام ست مہرلمان را
و بیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین و آن
نیز عام ست و بیعت حکیم کہ شیخ را در سلوک
طریقہ مجاہدہ بر خود حکم سازد و بچہ تمامین
راہ را سلوک نماید و آن مخصوص باصحاب
ارادت ست و در بہر بیعت بیعت اخلاص
است مجہور صوفیہ دیا رب عرب ہیئت
خود را بر کف دست راست ...

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میر ہوا اور
اوسکی تین طرحیں ہیں ایک تخرقہ اجازت کہ جبا
چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت
دیں اور اوسکو اپنا نائب کرین طیفین میں
اور صحبت میں کہ طالبوں کی بیعت سے اور خرقہ
عطا کرنے تو اوسکو خرقہ دیتے ہیں سوا و سکی
مشرطاس امور کا قبول کرنا اور دوسری طرح
خرقہ ارادت ہو کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے
زمرہ میں داخل ہوتا ہے اور کئے سے عمل بند و چرک
کرتے لگتا ہے اوسکو خرقہ عطا کرتے ہیں کہ اوسکی
صوفیوں میں داخل ہونے کی علامت ہو اور اوسکی
شرطان امور میں دیکھ لینا ہے کہ وہ جہد کوشش
کرتا ہے ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے۔
تیسرا خرقہ تبرک ہو کہ جب کسی پر جہربان ہوتا ہے کہ
صوفیوں کی برکات اوسکے شامل حال ہوں اوسکو
خرقہ دیتے ہیں اور میں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا
امیر یا سوداگر کوئی ہو اور اسی طرح بیعت
بھی کسی قسم کی ہے ایک بیعت تو یہ ہے کہ گناہوں
توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کے واسطے
یعنی جس کچھ ہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت
کے لیے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صاحبین کے
سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہو اور ایک
بیعت حکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں
اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس
رستے چلے سو وہ خاص ہے ارا مالک و ت کے

بیفت ایشان بیست و گز شیخ کف دست راست

۱۲۔ سائنس اور سائنسیت کے طوئیں اختیار کرنے کی ضرورت کی کھینچ پھینچ اور سائنس کی ضرورت کے واسطے کھینچ پھینچ

نیل بیت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشست تخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت مثالیہ افاضہ نمودند کہ جسکی کہ جانب اعلیٰ و اسفل او ہر دو پیرین دارد و اعلیٰ آن عریض تر است از اسفل و پیرا اعلیٰ تا اسفل تدریجیت چنانکہ در حجم مخروطی می باشد و آن مثال نسبت خاصہ آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و وسط آن عود می مرکز است و آن مثال نسبت سالکان است کہ از جذب چندان بہرہ نہیست اندستیم جسمی شبیہ ثمانی الا آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق ہر دو معتد و آن مثال نسبت مجذوبان است کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند و در ضمن نمودن این صورتہای سنگینہ القاضہ نمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ طبقات مجبوز روحانیہ و مراتب سفلا نیہ جسمانیہ ہمہ بحالات مناسبہ خود متصف باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و وسیع چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او را در عالم نسیمہ خلیفہ و موقوفی ہست

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا ہے اور وہ پیرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچا ہے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم کہ او سکا اعلیٰ اور اسفل پیرین رکھتا ہے اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے جیسے حجم مخروطی میں ہوتی ہے اور وہ مثال (صورت) ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی پھر ایسا مظلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طبق زمین پر رکھا ہوا اور زمین ایک گڑھی گڑھی ہوئی ہو وہ مثال سالکوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے جذبہ کا چندان حصہ نہ پایا ہو تیسرے ایسی شکل جیسی دوسرے مثالیں وہ اس طرح کہ جیسے گڑھی زمین میں گڑھی ہوئی اور طبق او کے اوپر ہو۔ وہ مثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا چندان حصہ نہیں پایا اور ان تینوں مثالوں کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ جس نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجبوزہ روحانیہ اور مراتب سفلا نیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کے ساتھ متصف ہوں اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جیسا کہ عالم نسیمہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

مانند آن که محبت ذاتیه را نمونه باشد و آن محبت افعال است و القیاد روح را خلیفه باشد و آن سجده ظاهری و آنانکه این محبت را نیافته اند و قسم اند قسماً مجبوز باشد که تجلیل مراتب روحانیه کرده اند و درون المراتب النمیمه و وسعت درجات ایشان فوق است فقط و قسماً سالکانی که تجلیل مراتب سافیه کرده اند و درون المراتب النمیمه و وسعت کمال ایشان درجات تحت است و پس چون این معرفت جلیله بخاطر م جا گرفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بنیم کمال سدا از جیب مراقبه بیرون آوردند و دوست خویش بهر داشتند و اشارت فرمودند بهر محبت و مصافحه این فقیر بر خاست و زانو برانو متصل ساخته و دوست خود در میان دو دست آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نهاد و بهیئت کرد و بعد شراغ از بهیئت چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور مبارک چشم بسته متوجّه شد انگاه همان نسبت خاصه که سابقاً علم آن داده بودند عطا فرمودند و فاحطت به اعلیاء و حاشا درین واقعه هیچ کلمه و کلام در میان نبود و افلا ضعه روحانیه بود و با اشارت و فضل و چون این فقیر بر زیارت مدینه منوره

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہی محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سچہ طلبہ ہر
آویز بن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے وہ وہ
قسم ہیں ایک قسم تو مجذوب ہیں کہ انہوں نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے سوای مراتب شیعہ کے
ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور
دوسری قسم سالک ہیں کہ مراتب سادہ کی
تکمیل کی ہے سوای مراتب روحانیہ کے ان کی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہی اور ہیں
یہ معرفت جلیسہ میری خاطر ہیں مجھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے مبارک
گرمیاں مراقبہ سے اٹھایا اور اپنے دونوں مبارک
ہاتھ اٹھائی اور اشارہ فرمایا بیعت اور بیعت فرمائی
یہ فقیر اٹھا اور زانو بزا نو متصل بیٹھ کر اپنے زانو
ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں
مبارک ہاتھوں میں رکھا اور بیعت کی کج خراغ
بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھیں بند کیں اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں
ان کے حضور مبارک میں بند کیں اور اس وقت اپنے
وہی نسبت خاصہ جب کہ پہلے عالم فرمایا تھا عطا
فرمائی تو میں بیٹھ ہی گیا انہوں نے علی کے درحالت اللہ
کا اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ شیعہ میں آیا اشارہ اور فعل تھا۔ اور
جب یہ فقیر دینہ منورہ پہنچا۔

تجربہ و تحقیق

[illegible]

۱۳۳۳

ایمان و ایمان و ایمان
عالم عالم عالم
عالم عالم عالم

بطلان

ایمان و ایمان و ایمان
عالم عالم عالم
عالم عالم عالم

رسید و مدتی بمقبر مبارک متوجہ شد و مرتب
جدید سلوک ہمہ ازابت لایا انتہا در نقطہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد و انگاہ
ابن خیر را بزرگی و حکیم لقب ساختند و طریقہ
عنایت فرمودند و انہیں در علم مشکلات دہم
پرسیدیم جواب با صواب اکثر ان چیز را
در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان
طریقہ در رسالہ ہجرات میسر شد و یکے ازان
جوابا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا
نوشتہ شد این فقیر در جناب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد بوجہ اند
کلام رو حالی کہ آنحضرت چہ میفرمایند در
مسند قدس شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی میکنند
با صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت
دارند افاضہ فرمودند کہ مذہب این حجت
باطل است و بطلان مذہب ایشان از نال
و ترفیع امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر
خواہد شد انتہی بعد افاقہ ازان حالت
معنی امام تامل کردہ شد معلوم گشت
کہ ایشان میگویند کہ امام مصنوم مغرض
الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت
از اتقای حکم الہی بر باطن است بطریق
اجتہاد یا الہام یا امن از خطا دران مسئلہ
اورا اثبات می کنند و میگویند اورا خدائی
الطائفی انصاف کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک وضع انور میں متوجہ
سب مراتب جدید سلوک کے ابتدا سے انتہا
تک طے کیے اسوقت اس فقیر کو القاب زکی
و حکیم سے لقب فرمایا اور ایک طریقہ عنایت
فرمایا اور جو جو علم میں مشکلات تھی میں نے جو بھی
اور اونکا جواب با صواب پایا ان میں سے اکثر
میں رسالہ فیوض الحرمین کہے ہیں اور طریقہ کا
بیان رسالہ ہجرات میں میسر ہوا اور ایک دن
جو ابوین سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں لکھا
اس میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک نیم
روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم میں عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کے واسطے کیا ارشاد
ہے کہ یہ اہلیت کی محبت کا دعوی کرتے ہیں اور
اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں تو
افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے
اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا
جب غور کرو گے لفظ امام کی تفریق میں جن پہونچ
مقرر کی ہے انتہی۔ بعد اوس حالت کے فائدہ سے
میں جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام مصنوم
مقرر فی الطاعت ہوتا ہے اور وحی باطنی کہ
عبارت ہے حکم الہی کے اتقا ہونے سے باطن
میں یا الہام یا امن خطا سے اوس مسئلہ میں
ثابت کرتے ہیں بطریق اجتہاد کے اور کہتے
ہیں کہ اوس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگوں
کے واسطے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

تا ایشان را احکام الہی رسانند و تحقیق نبوت
 نبوت بہین خصال مجموع می کنند زیرا کہ
 بعثت اللہ لتبلیغ الاحکام مصلحت بہین
 نصب افتراض طاعت است پس حقیقت
 ایشان قائل بختم نبوت نیستند و اکثرا
 رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
 نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدہ صحیح
 صحت است و در عالم ہر این فقیر را اجبت
 بیعت و صحبت و غرقہ را اجازت و تعلق و خیال
 ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہ
 ہای طریقت کہ امروز بر روی زمین مشہورند
 یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است الحمد
 للہ از انجملہ دین رسالہ سند خانوادہ ہا
 مشہورہ می نویسند بالخصوص طریقت قادریہ مشہور
 ترین طرق است در عرب و ہندوستان
 و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر
 شہرت تمام دارد و در عربین نیز شائع
 شدہ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
 است و شہر و رویہ در نواحی خراسان و کشمیر
 سند فکریہ در توران و کشمیر و قطاریہ
 در ہندوستان و شاوکیہ در مغرب مصر و
 سوادان و مدینہ فی الجملہ در مغرب عمید کتب
 در حضرت مصلحت این فقیر و طریق
 تہذیب باطن تا حضرت پیر مصلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم مستفیض متسلل یعنی التوحید

کہ او کوا حکام الہی پہنچا دی اور فی الحقیقت نبوت کے
 معنی میں مصلحتیں ہیں اس واسطے کہ نبی کی تعریف ہی
 ہے کہ بعثت اللہ لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
 او کو بھیجا ہے و کوا حکام پہنچانے کے اسکا حاصل
 یہی مقرر کرنا اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ
 حقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور اماموں
 رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں
 اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدہ سے بھی
 کوئی اور بدتر عقیدہ ہے اور عالم ظاہر و باطن اس
 فقیر کو وجہ بیعت و صحبت و غرقہ اور اجازت اور
 تعلق و خیال کے یہ امور یا انہیں کے بعض امور اور سرانجام
 طریقت سے جو آجکی دن درگزر زمین پر مشہور ہیں یا انہیں
 کے اکثر سے ربط حاصل ہے انہیں و اس سالہ میں مشہور
 خانوادہ کی مذکور ہوا و حال کلام یہ کہ سب تقویٰ و
 قادریہ طریقت عرب ہندوستان میں بہت مشہور
 اور نقشبندیہ ملک ہندوستان اور ماوراء النہر میں بہت
 مشہور ہے اور عربین میں بھی شائع ہوا ہے اور چشتیہ طریقت
 ہندوستان میں بہت مشہور ہے اور شہر و رویہ خراسان
 کشمیر سند کے نواحی میں اور کبریہ طریقت توران و
 کشمیر میں اور قطاریہ ہندوستان میں اور شاوکیہ
 مغرب مصر اور اسکے نواحی اور مدینہ میں فی الجملہ
 دین اور عہدہ و مصلحت حضرت مصلحت مصلحت مصلحت
 سلسلہ تہذیب باطن کے طریق ہیں حضرت مصلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم مستفیض متسلل یعنی التوحید ہے

نام مقامات مشہورہ

کہ ہر ایک از رجال سلسلہ اپنے شیخ کے ساتھ ..
 صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل ہوئے ہیں
 بے شبہ ہر چند تعین آن آداب و اشغال
 یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
 مدتی صحبت داشت و بصیحت کرد و از
 آداب طریقیہ طبعیہ عظیمہ آموختہ اشغال
 طریقیہ مشہورہ اخذ کرد و خرقة صوفیہ دست
 ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف شد کہ زند
 و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد
 و کرامات بسیار بحشم خود دید و واقعات
 عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان شوخ
 ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت چنانکہ
 قسم اول از کتابہ الفاسد العارفین بیان کند
 و در آخر حواشی تالیف و بصیحت و صحبت و
 توجہ دادند و کہمہ بیک کہ کیدی
 کر گشتن والحمد للہ علی ذلک حمدا
 کمینا صباد کا فیہ وہو صوب
 نبیو خا کثیرہ منہم السید عبداللہ
 صاحب الشیخ ادا مر البین دے صاحب
 الشیخ احمد السہبندی صاحب
 خواجہ محمد باقی صاحب
 خواجہ امکنی صاحب مولانا
 د رولیش محمد صاحب مولانا
 زاہد صاحب خواجہ عبد اللہ
 الامتہان و حبیبو خا کثیرہ منہم

یہ سلسلہ ہے حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ

کہ ہر ایک از رجال سلسلہ اپنے شیخ کے ساتھ ..
 صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل ہوئے ہیں
 بے شبہ ہر چند تعین ہونا ان آداب و اشغال کا
 یقینی نہیں ہے پس فقیر ایک مدت حضرت والد
 بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے اور بصیحت کی
 اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے طریقیہ
 اشغال لے کر اپنے اور خرقة صوفیہ لے کر ہاتھ سپینا
 ہے اور خلوت میں اس حیف پر بہت توجہ فرمائی
 ہے اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل
 کی ہے اور بہت کراماتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں
 اور واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ جو ان پر
 لکے مشائخ پر واقع ہوئے ہیں یاد کئے ہیں چنانچہ
 قسم اول کتاب الفاسد العارفین میں بیان کریں
 اور اخیر عمر میں اجازت تالیف و بصیحت و صحبت
 و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کلمہ بیک کہ کیدی
 کر فرمایا ہے یعنی اسکا ہاتھ مجھے میرا ہاتھ ہے
 سولحمد للہ علی ذلک حمدا کمینا صباد کا
 فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
 سے ائمہین سے سید عبداللہ بن کہ انہوں نے
 صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اور انہوں نے
 شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے خواجہ
 محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنی سے انہوں
 نے مولانا د رولیش محمد سے اور انہوں نے مولانا
 زاہد سے اور انہوں نے خواجہ عبد اللہ احرار سے
 اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں

مولانا یعقوب الخیر خواجہ علاؤ الدین
 العبد والذبیحہ خواجہ نقشبند
 بلا واسطہ وصحاح اول ایضا خواجہ
 علاؤ الدین الطاهر والثانی خواجہ
 محمد یار ساوہا من کبار اہل خواجہ
 نقشبند صاحب شیوخ اکثین اہل علم
 خواجہ محمد بابا الشماسی خلیفۃ الاولیاء
 سید کامل والنخا خواجہ محمد صاحب خواجہ
 علیہ البرامیتی صاحب خواجہ محمود الخانی
 فتویٰ صاحب خواجہ عارف یوکرہ
 صاحب خواجہ عبد الخالق الخیر والی
 صاحب خواجہ یوسف احمد فی صاحب
 علی الفاریدی صاحب شیوخ اکثین اہل علم
 اثنان احد ہما الامام ابو القاسم نقشبند
 صاحب ابا علی الدقاق صاحب ابا القاسم
 النصیر ابادی صاحب ابا علی الرودباری
 وایا یکمل الشیخ ابا بکر لاسطی صاحب سید
 الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی
 خواجہ ابا القاسم الکرکائی صاحب عثمان
 المغنی صاحب ابا علی الکاتب صاحب ابا علی
 الرودباری صاحب جنید البغدادی
 الجنید البغدادی صاحب خالد السمری
 السقطی صاحب معروف الکرخی صاحب شریفا
 کثیرۃ اہل علم اثنان احد ہما الامام
 علی بن موسی الرضا صاحب ایاہ الامام

وایا یکمل الشیخ
 صاحب سید

کہ ان میں سے مولانا یعقوب چرخ بن اور خواجہ
 علاؤ الدین چرخ والی میں یہ دونوں صحبت میں ہوئے ہیں
 نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب چرخ بن خواجہ علاؤ الدین
 عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤ الدین و
 خواجہ محمد یار ساوہا کی صحبت میں رہے ہیں اور یہ دونوں صاحب
 بڑی بڑی اصحاب خیر نقشبند کی صحبت میں ہی ہیں کہ ان
 میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سامانی ہیں اور خلیفۃ الاولیاء
 کامل ہیں اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی
 البیتہ کی صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود خیر غزنی اور خواجہ
 محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف یوکرہ کی صحبت میں
 عارف ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق خیر والی کے خواجہ
 عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف احمد فی صاحب
 میں رہے ہیں ابو علی فاریدی کے اور ابو علی بہت شیوخ ہیں
 میں ہیں کہ ان میں بہت بزرگ ہیں ابوالقاسم
 قشیری کہہ صحبت میں ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی دقاق
 ابوالقاسم نصیر ابادی کے ابوالقاسم ابو علی رودباری کے اور بکر
 سبکی اور ابو بکر سبکی کے جنہوں کی صحبت میں ہی سید الطائفۃ جنید
 کی اور سید خواجہ ابوالقاسم کرکائی ہیں صحبت میں ہیں
 ابو عثمان غفری کے اور ابو عثمان ابو علی کرکائی کے اور ابو علی کرکائی
 ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری جنید بن ادوی
 کے اور جنید بن ادوی صحبت میں ہیں ان میں اپنے ماموں کی
 سبکی کے اور سبکی سبکی سبکی کے اور معروف کرخی
 صحبت میں رہے ہیں بہت شیوخ کے کہ ان میں بہت
 بزرگ ہیں ایک تو امام علی بن موسی الرضا اپنے

موسیٰ علیہ السلام مرحمت فرماد
 صحابہ کرام علیہم السلام و آلہم
 صحابہ کرام علیہم السلام و آلہم
 علی بن ابی طالب صحابہ کرام علیہم السلام
 اللہ علیہ وآلہ وسلم و ثانیہما داؤد و سلیمان
 علیہم السلام و آلہم و آلہم و آلہم
 اللہ علیہ و آلہ و سلم و ثانیہما داؤد و سلیمان
 خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و
 سلم و صحابہ کرام علیہم السلام و آلہم و آلہم
 کہ امروز محفوظ شد نشاء ان جنید بغدادی است
 و خرقہ محفوظ امروز همان است کہ بواسطہ جنید است
 و ازین سلسلہ سید عبد اللہ حال بودند و بالآخر
 از ایشان تا خود حجه محمد باقی در ہندوستان
 صوفیہ بودند و بارش و ایشان عالمی
 منزل مقصود رسید و از خراجا مکنت تا خواجہ
 عبد اللہ خان در ملک و راہ النہر بودند و یکے در زمان
 خود مرجع صوفیہ و مقتدای طالبان و بفضل و
 ارشاد و شہور آنچه در مکتوبات حضرت خواجہ
 محمد باقی سلطو است و مابعدان ایشان بر آن افتد اند
 بہین سلاست کہ نوشتہ شد و در شجرہ الحسن البیہیت خواجہ
 محمد اکنتہ یافتہ شد کہ خواجہ محمد اکنتہ از قباطانا بہت
 محبت و رخصتہ خواجہ محمد درویش درشت تاز و مو
 نہاد و نیز ملاقات کردہ اند و ایشان ہر دو صحبت
 حضرت خواجہ عبید اللہ احراء دریافتہ اند و اللہ اعلم
 و بالآخر خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتہ و ایشان

موسیٰ کی اور وہ ابن و والد امام جعفر صادق کچھ روز
 اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام جعفر
 کے اور وہ ابن و والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امام حسین
 علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے کونین کے داؤد و سلیمان
 کہ وہ صحبت بہین ہو صحبت عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
 اور وہ عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے و انین کے
 انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں و انین
 رسول اللہ کے حافظ ہیں جانتا چاہیے کہ جو طریقہ
 آجکے دن محفوظ ہے و کاشفا و جنید بغدادی ہیں
 اور خرقہ بھی محفوظ ہے وہی ہے جو جنید بغدادی کے پاس
 سے ہے اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ حال تھے۔
 اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تاکہ ہند میں مقعد
 صوفیہ تھے اور ان کے ارشاد سے کیا عالم منزل
 مقصود کو پہنچا اور خواجہ اکنتہ سے خواجہ عبد اللہ خان کی
 ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک پوزناہ میں صوفیہ
 مرجع اور طالبان کے مقتدا و افضل و ارشاد و شہور
 تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا
 ہے اور ان کے پیروانہ سپر میں وہ بھی سلسلہ کے پیرو
 گیا اور بعض کے شجرہ بہین البیہیت خواجہ محمد اکنتہ
 لکھا ہے کہ خواجہ محمد اکنتہ مریدی اور محبت نقشبند
 خواجہ محمد درویش سے کہتے تھے اور ملاقات
 بھی ملی ہیں اور یہ دونوں محبت بہین خواجہ عبد اللہ
 احراء کے رہے ہیں و اللہ اعلم اور خواجہ نقشبند
 طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ مل کر

جو حکمت سے کر دے وہ اس طرف از خواہ نقشبند
نقشبندیہ میگفتند و ایشان گفتا کردند بخفیہ از
خواجہ یوسف ہمدانی تا چند از راہ ابوالقاسم
قشیری جامع بودند و رسم ظاہر و باطن و
محدث بودند و تذکیر میکردند و از راہ
ابوالقاسم گر گاہی مخصوص بکشف و قانع
مریدان و طہریق التسلک ایشان اختصار
ہر یکے بایشان خود و دین سلسلہ از راہ صحبت
و حشر و تلمیذین یقینی است کہ سلسلہ دران
در حل نبود باید دانست کہ انجہ درین سلسلہ
بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و
عقل و نفس است تا تہذیب لطائف نفسیہ
و اخوالی کہ بر تہذیب آن متفرع شود از
قبیل ثمرات و مواہب است از قبیل
عوارض و باید دانست کہ بتدریج متفرع
و تشدید ہون بلکہ است از توابع سہرورد
سہرورد بکسرین و سکون و افتح رای ہلہ
بلکہ است عظیمیہ بین لاہور و دہلی در اصل
نام آن سہرورد یعنی بیشہ نیست و در زبان
فارسی گویند سہرورد مستعمل ہوا و گویند
نام موضعی است نزدیک شہر شہر از و آنرا
انجہ نیز گویند و سہرورد بجم فارسی کہ
چند و آخر آن خامچہ نام حشریہ است از
توابع غزنین نقشبند نسبت است بحد کتاب باقی
الایشان بذریشان آن مشغول بودند کہ فی ہند لایا

ذکر کرد کہ کرتے تھے اور اس طرف خواہ نقشبند
طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے اور انہوں نے زخمیہ ذکر
پر گفتا کیا اور خواجہ یوسف ہمدانی سے چند
ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
علم ظاہر و علم باطن کے اور محشر تھے اور عظم
کہتے تھے اور ابوالقاسم گر گاہی کے طریق سے
سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور ان کے
سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنی شیخ
سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت و حشر و تلمیذین کے
یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک نہ ہو کہ داخل نہیں
جائے چاہا ہے کہ اس سلسلہ میں جو ابوالقاسم
پایا جاتا ہے وہ تہذیب قلب و عقل و نفس کے
تہذیب لطائف نفسیہ کے اور جو حال و کی تہذیب
متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب کی قسم
سین اور جاتا چاہیے کہ بتدریج متفرع و
تشدید ہون ایک شہر ہے توابع سہرورد سے اور
سہرورد بکسرین و سکون و افتح رای ہلہ ایک
عظیم ہے در میان لاہور و دہلی کے اصل میں
اس کا نام سہرورد ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی
گویند کہ زبان پر سہرورد مستعمل ہوا ہے اور ان کے
ایک موضع کا نام ہے شہر شہر از کے قریب راہ سکون
انجہ بھی کہتے ہیں اور سہرورد بجم فارسی کہ
چند و آخر آن خامچہ نام حشریہ ہے توابع غزنین کے
نقشبند نسبت ہے کتاب باقی کے عرف کی طرف
کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کہ فی ہند لایا

سہرورد
بکسرین
و سکون
و افتح
رای ہلہ

و عجز و ان بطن مجسم سکون و سکون جسم نام وضع
 است از توابع بحار ابدال هو الشبه و کفوی
 در طبقات حقیقه گفته است بطن الخیل المعجزة
 سکون بحیم و ضم الدال المبهمة قرینة علی سته
 منرا سخ من بخار و فی الدال المبهمة
 و الله اعلم الخیر فقی بفتح فاء و سکون
 غیر بحیم و نون دیهی است از توابع بخارا
 و ریو کر کسر راء و مبهمة دیهی است از توابع بخارا
 رایتین بفتح راء و مبهمة کسر میم و سکون یای تحتیه
 و کسر مثناة آخره نون قصبة لیت از توابع
 بخارا سماعی بفتح سین مبهمة و کسر ثانیة
 دیهی است از توابع مشهور طوس که امروز آنرا
 مشهد میگویند و نسبت بان دیهه مایه است
 بفتح سین ثانیة و یاقشیری نسبت است
 به بنی قشیر بضم قاف و ستم شین بحیم بفتح
 عرب و قاف بفتح ید قاف اول و هط
 شهر لیت میان بصره و کوفه و رود بارک
 نسبت بنا حیکه بنفشائی اصول ایشان بود
 که گمانی بضم کاف غیری و ثانیة مبهمة
 کاف بحیم دیهی است از دیهه سماعی مشهد
 سمری نسبت سین و کسر راء و مبهمة ثانیة ید یای
 تحتیه در لغت بمعنی جوان مرد و قطی نسبت بقط
 فروشی و سقط سماع حقیق را گویند در بعضی شجره
 سمری قطی بن الخلس در ستم الخلس بضم سین
 خیر غین مجر و ثانیة ید لام و سین مبهمة در لغت

عجز و ان بطن مجسم سکون و سکون جسم بحیم وضع
 نام ہے توابع بخارا سے یہ ہیں مشہور طوس کہ
 نے طبقات حقیقہ میں کہا ہے کہ بطن الخیل المعجزة
 جیم و ضم وال مبهمة کی گمان ہے بخارا سے چہہ فرنگ
 اور لب میں لکھا ہے بفتح وال مبهمة و الله اعلم الخیر
 فقی بفتح فاء و سکون غین مجر و نون ایک گمان
 ہے بخارا کے توابع سے اور ریو کر کسر راء و مبهمة
 ایک گمان ہے توابع بخارا سے رایتین بفتح
 راء و مبهمة کسر میم و سکون یای تحتیه و کسر
 آخر نون ایک قصبة ہے توابع بخارا سے سماعی
 بفتح سین مبهمة و کسر سین مبهمة و ثانیة ایک گمان
 ہے توابع مشہور طوس ہے کہ انجلی و سکون مشہور
 اوس گمان نون سے نسبت کر کے سماعی کہتے ہیں
 سین مبهمة ثانیة کی ستم اور دو یای سے قشیری
 نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف و ستم شین
 عرب کی قبیلہ ہے اور قاف بفتح ید قاف اول و
 ایک مشہور ہے در میان بصری اور کوفہ کے اور بارک
 نسبت ہوا ایک لطراف کی کہ انکی اصول کا نشانہ
 انکو آیا و اجداد کی پیدائش و ان کے گمان بضم کاف
 عربی و ثانیة مبهمة اور کاف بحیم ایک گمان ہے
 گمان سین بحیم سمری بضم سین مبهمة و کسر راء و مبهمة
 تحتیه لیت میں بمعنی جوان مرد و قطی نسبت بقط
 فروشی ہے اور سقط سماع حقیقہ کو کہتے ہیں و بعض
 شجرہ میں سمری قطی بن الخلس کہتے ہیں بضم سین
 غین مجر و ثانیة ید لام و سین مبهمة ساکن لغت میں

بمعنی منسا از صبح را و در سیا ہی شب گزارند
 سلسلہ صوفیہ علماء سلسلہ بشارت بابر نوشت
 اما طریقہ قادریہ را شعبہ بار بار است امام
 و اولیٰ آن نزد یک اہل حدیث شعبہ
 اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین بزرگ
 العربی اشہر آن در خواص شعبہ چہلانیہ
 از جہت سادات جہیلانیہ و اشہر آن
 در زمین شعبہ سہروردیہ است بابلکہ ابن فقیر
 بکثران این شعبہ ارتباط محکم و اقصیت
 پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و
 صحبت و خدمت و تلقین و اجازت با والد
 بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط
 از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت
 با سید محمد اللہ است عن النبیخ آدم
 المتوفی عن الشیخ اسماعیل السہروردی
 عن ابیہ النبیخ عبد الواحد عن شاکہ
 کمال عن السید فضیل عن سید گلدا
 حسن عن السید شمس الدین عارف
 عن السید گلدا حسن بن سید ابی
 الحسن عن شمس الدین الصحرانی
 عن السید عقیل عن سید بھاء الدین
 عن سید عبد الوہاب عن السید
 شرف الدین القتال عن السید
 عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
 ابی النبیخ عبد القادر جیلانی

اد سے کہتے ہیں جو صبح کی نمازات کی تاریکی میں
 سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت لکھتا چاہیے
 اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت
 مضمین و اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ ہے
 شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
 بہت مشہور شعبہ جہیلانیہ ہے خواص میں
 سادات جہیلانیہ کی جہت سے اور زمین میں
 بہت مشہور شعبہ سہروردیہ ہے الفریق اس فقیر کو
 اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
 پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
 خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد
 بزرگوار سے ہے اور ان کو خرقہ و تلقین اور
 صحبت و اجازت کی رو سے سید محمد اللہ سے
 ہے انکو شیخ آدم بنوری سے اور انکو شیخ آدم
 سہروردی سے اور انکو اپنے والد شیخ عبد الواحد
 انکو شاکہ کمال سے اور انکو سید فضیل سے اور انکو
 سید گلدا حسن سے۔ اور انکو سید شمس الدین
 عارف سے اور انکو سید گلدا حسن بن سید
 ابی الحسن سے۔ اور انکو شمس الدین صحرانی
 سے اور انکو سید عقیل سے۔ اور انکو
 سید بھاء الدین سے۔ اور انکو سید
 عبد الوہاب سے۔ اور انکو سید
 شرف الدین قتال سے اور انکو
 سید عبد الرزاق سے۔ اور انکو اپنے
 والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

والله اعلم
باشیخ عقلت الله اکبر آردی است عن
ابیه عن جده عن النبی عبد الغنی
عن السید ابی اہیم الدین عن النبی
عما والدین القادری عن المسد النبی
سید الشادفات ابی الیاس بن احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابن نصر بن ابی صالح بن عبد الزرق بن
القطب ابی محمد علی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیه عن جده وھلم جری
واین فقیر را ارتباط از جہت خرقہ باشیخ
ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابیہ عن
یل شیخنا امام احمد بن محمد بن محمد بن
القادر دینہ طرقہا انہ لبسہا من یل شیخ
افشیخ احمد بن محمد بن عبد القدوس بن بلیاس
ابیه علی بن عبد القدوس بن بلیاس
لہا من یل ابیہ عبد القدوس بن بلیاس
لہا عن یل شیخ عبد الوہاب الشعلوی
بلیاس لہا من یل الحافظ جلال الدین
السیوطی فی بعضہ مص لبیاس لہا من
یل شیخ کمال الدین محمد بن المعروف بابن
امام الکاملیہ نجاة الکھیمۃ الشیخۃ بلیا
لہا من الشیخ الدین محمد بن محمد بن الجوزی
لباس لیا من عمر بن الحسن بن المیلۃ المزی

اور اون کو حشرۃ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبر آردی سے ہی ہے او کو
ابو اللہ اور ان کو ابو داؤد شیخ عبد الغنی سیما ون کو سید
ابراہیم لہر جی سے او کو شیخ بہاؤ الدین
قادری سے اون کو حبیب النیب سید
السادات ابو العباس احمد بن حسن بن موسی
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الزرق بن قطب ابو محمد جی الدین بن
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ او کو اپنے
والد سے او کو ان کے دادا سے اسی طور
او پر تک درس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی
سے ہے اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اون کے والد نے پہنا اپنے سے اپنے
شیخ احمد بن محمد بن عبد القدوس بن بلیاس
اکمل الدین سے یہ کہ انہوں نے پہنا خرقہ شیخ احمد بن
کے ساتھ اوس لباس کے جو انہوں نے اپنے
والد علی بن القدوس سے پہنا تھا اور علی بن القدوس
نے پہنا شیخ عبد الوہاب الشعلوی سے انہوں نے
محمد بن محمد بن سیوطی سے انہوں نے خرقہ نصیر بن شیخ
اکمال الدین محمد بن معروف امام الکاملیہ سے رو برو
کعبہ شریف کے اوہوں نے شمس الدین
محمد بن محمد بن جزی سے انہوں
نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المرافعی سے۔

یہاں پر
نہیں

بلیاسہ لھامن العزاحمد بن ابراہیم الفاروق
بلیاسہ لھامن الامام محی الدین شہد بن
علی بن العربی قدس سرہ واسراہم
اجمعین ویرحمناہم بلیاسہ لھامن ید
جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات
الہاشمی العباسی حکمۃ المعظۃ تاجہ الرکن
الیمانی بالسجود الحرام بلیاسہ لھامن ید
شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی ومنہا انہ
اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسہا من ید
والدہ وشیخہ الشیخ محمد المدنی عن الشیخ
الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین
عمر جبریل عن الشیخ عبد القادر الجندی
البشرع عن ابیہ الجندی بن احمد عن ابیہ
احمد بن موسی المسرع الیمنی عن الشیخ
اسماعیل بن الصدیق الجبرقی عن الشیخ محمد
المنجاہی عن الشیخ اسماعیل بن ابراہیم
الجبرقی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی
بکر بن محمد السلامی عن التبیہ فی الدین احمد
بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن یوسف الاسدی
عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نعیم
عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ
بن یوسف الاسدی عن والدہ ابی محمد احمد
بن عبد اللہ الاسدی عن والدہ الشیخ
عبد اللہ بن یوسف الاسدی عن شیخہ
عبد اللہ بن قاسم بن زمریہ عن الشیخ

اوتھوں نے عزاحمد بن ابراہیم فاروقی سے
اوتھوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ واسراہم اجمعین ویرحمناہم اور
محی الدین عربی نے ہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابوالبرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامعہ کن یمانی کی مسجد الحرام میں اور اوتھوں نے
ہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک
اُن طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے ہنا یا تھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ محمد مدنی
سے۔ اوتھوں نے شیخ امین بن صدیق سے۔
اوتھوں نے شیخ سراج الدین عمر جبریل سے۔
اوتھوں نے شیخ عبد القادر جندی مسرع سے۔
اوتھوں نے اپنے والد جندی بن احمد سے۔
اوتھوں نے اپنے والد احمد بن موسی مسرع
یمنی سے اوتھوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جبرقی
سے اوتھوں نے شیخ محمد منجاہی سے اوتھوں
نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرقی یمنی سے اوتھوں
نے شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد اسدی سے
اوتھوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن
نعیم سے اوتھوں نے شیخ ابوالاحمد محمد بن
احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے
اوتھوں نے اپنے والد شیخ عبد اللہ
بن یوسف اسدی سے اوتھوں نے
اپنے باپ شیخ عبد اللہ بن قاسم بن زمریہ
سے اور اوتھوں نے شیخ

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سواہر
 قطب غوث الفرد الجا مع محی الدین ابو محمد القادر
 بن ابی صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ شیخ
 ابو محمد عبد القادر الجیلانی بصرہ صمد الشیخ
 ابو سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
 بتل زالبغدادی الخلیفہ مکمل اللہ المشرق
 منسوب الخرم حلقہ بغدادی شرفہا انزلہا
 بعض لدیزید بن الخرم فنسبت الیہ ذکر
 المتذری کما فی الطبقات الحافظین
 رجب الخلیفہ لبنا من باب الفخر محمد بن عبد
 الطریق بن لبنا من باب الفضل عبد الوہاب
 عبد الخزیم بن الحارث التیمی لبنا من باب
 عبد الخزیم بن الحارث التیمی لبنا من باب
 استاذہ ابی حسن محمد بن علی بن علی بن
 محمد بن محمد بن لبنا لبنا من باب
 الطائفۃ الاستاذۃ الفاضلہ الخلیفہ ابو محمد

وہابی واسرارہم ورجعنا ہم الی اخر السند
 المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ الان الصوفیہ
 الفقہاء علی ان الحسن البصری ۲ اخذ
 عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ وجمعی از
 شجرہ نویسان درین موضع سلسلہ نسب
 اثبات کنند و فی نظر زیراکہ تشریح قائم
 نشدہ است بر آنکہ تربیت باطنی باین
 سلسلہ بربودہ باشد و اللہ اعلم و آن
 سلسلہ ابن اسماعیل الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سواہر
 قطب غوث الفرد الجا مع محی الدین ابو محمد القادر
 بن ابی صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ شیخ
 ابو محمد عبد القادر الجیلانی بصرہ صمد الشیخ
 ابو سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
 بتل زالبغدادی الخلیفہ مکمل اللہ المشرق
 منسوب الخرم حلقہ بغدادی شرفہا انزلہا
 بعض لدیزید بن الخرم فنسبت الیہ ذکر
 المتذری کما فی الطبقات الحافظین
 رجب الخلیفہ لبنا من باب الفخر محمد بن عبد
 الطریق بن لبنا من باب الفضل عبد الوہاب
 عبد الخزیم بن الحارث التیمی لبنا من باب
 عبد الخزیم بن الحارث التیمی لبنا من باب
 استاذہ ابی حسن محمد بن علی بن علی بن
 محمد بن محمد بن لبنا لبنا من باب
 الطائفۃ الاستاذۃ الفاضلہ الخلیفہ ابو محمد

ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ
 اسرارہم ورجعنا ہم پر آگے وہی سند مذکور ہے
 سلسلہ صحبت کے گزیر فیوض الفائق ہے اس امر
 پر کہ جن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے اور اکابر گروہ شجرہ کہنو والوں کے انتظام
 سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں
 گفتگو ہے اس واسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا
 جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو
 واللہ اعلم آوہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبد القادر الجیلانی بخدا الطریقہ عن
 امیہ البصالح موسیٰ چنگی و ست عن
 امیہ السید عبد اللہ عن امیہ السید
 یحییٰ زاہد عن امیہ السید محمد رومی
 عن امیہ السید داؤد امیر محمد اکبر
 عن امیہ موسیٰ ثانی عن امیہ السید
 عبد اللہ عن امیہ السید موسیٰ الحن
 عن امیہ السید عبد اللہ المحض عن
 امیہ السید حسن المثنیٰ عن امیہ الامام
 محسن المجتبیٰ عن امیہ وامہ سید نا علی
 المرتضیٰ سیدنا فاطمہ الزہراء علیہما
 عن البیہ فی اللہ علیہ والہ وسلم
 و کتاب غنیۃ الطالبین و فتح الغیب
 و مجاہدین کہ ملفوظ حضرت غوث
 است و اصل سیرۃ الشان در انہا
 مفصل است این فقیر خذ کرد اجازت
 از شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکروی
 عن امیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
 بن عبد القادر بن عبد الغزیز بن فہد
 المہتمی العلوی المکی عن عبد جبار اللہ بن
 عبد الغزیز بن فہد المکی عن ابی الفضل
 جلال الدین سیوطی قال انبا ابی الشیخ
 جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
 التوخی عن ابی العباس الجازی عن ابی بن
 یعقوب المارستانی عن قطر الطریقہ

محمد عبد القادر جیلانی نے اخذ
 کیا اپنے والد ابو صالح موسیٰ
 چنگی دوست سے اوہون نے
 اپنے والد سید عبد اللہ سے اوہون
 نے اپنے والد سید یحییٰ زاہد سے اوہون نے اپنے
 والد سید محمد رومی سے اوہون نے اپنے والد
 سید داؤد سے اوہون نے امیر محمد اکبر سے
 اوہون نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے اوہون نے
 اپنے والد سید عبد اللہ سے اوہون نے اپنے
 والد سید موسیٰ چنگی اوہون نے ابنو والد سید علیہ
 سے اوہون نے اپنے والد سید حسن شہی سے
 اوہون نے ابنو والد امام حسن مجتبیٰ سے اوہون نے والد
 اور والدہ سیدنا علی المرتضیٰ و سیدنا فاطمہ الزہراء
 سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے و کتاب
 غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب مجالس میں کچھ
 ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا
 آئین مفصل ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ
 ابوطاہر محمد بن ابراہیم کروی سے اوہون نے اپنے
 والد سے اوہون نے قشاشی سے اوہون نے شناسا
 سے اوہون نے عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد الغزیز
 بن فہد مہتمی علوی مکی سے اوہون نے اپنے چچا جبار
 بن عبد الغزیز بن فہد مکی سے اوہون نے ابوالفضل
 جلال الدین سیوطی سے اوہون نے کہا مجھ کو دی
 شیخ جلال الدین بن ملقن نے اوہون نے کہا مجھے خبر
 دی ابوالواسحاق توخی نے اوہون نے ابوالعباس ججاری

ابو القاسم عبد القادر جیلانی نے از قریب الطریقہ

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
 قال انما ناسیخنا ابو طاهر قال خبرنا بالشیخ
 محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
 المدنی فی رسال ایقاظ الهمم بالاوراد
 والاذکار لتعرض نفحات العزیز الخفاد عن
 العارف بالله الشیخ ابراهیم الکردی قال
 واما ناسیخنا ابو طاهر عن ابیه الشیخ ابراهیم
 الکردی قال خبرنا شیخنا الشیخ احمد بن
 محمد النقاشی المدنی ان کیفیة ذکر الطریفة
 العلیة القادریة ان تجلس مربعا وتضم
 کفیک علی فخذیک مبسوطین وتضمض
 علیک وتبدأ بالذکر من جانبک الایسر
 وتقصداً تاخذ ما سوی الله من قلبک
 وهو تحت یدیک الایسر بقولک لا و
 ثم ها الی ان تطرح آله وهو المنفی
 فوق کفک الایمن وتثبت بقولک آلا
 من فوق کفک الایمن الله فی قلبک
 الذی فی القیت ما سوی الله تعالی
 عنه یضرب شدیداً لیتاثر قلبک و
 یتحرک فیہ نور الذکر انھی وبہ
 الشیخ ابراهیم الکردی انه قال فی ایقاظ
 القوایل ینبغی بطالب الحق سبحانہ ان
 یسأل بعد اداء ما افترض علیہ طریق
 التقرب یا لتمام ما یطیقہ من مندوبات
 الاقوال والافعال بخالص العبودیة

طریق ذکر کلمات

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی سے اور خبر
 دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاهر سے انکو شیخ محمد
 سعید بن حسن قرشی کو کئی غم المدنی نے اپنے
 رسالہ میں حکایت نامہ ہر ایقاظ الهمم بالاوراد والاذکار
 لتعرض نفحات العزیز الخفاد عن العارف بالله الشیخ
 ابراهیم الکردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے
 شیخ ابو طاهر سے اپنے والد الشیخ ابراهیم الکردی
 سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن
 محمد نقاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریفة علیہ قادریہ کا اس
 طور پر ہو کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
 دونوں زونوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
 کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے اور
 ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکلتا ہو اللہ کے سوا
 کو اور دل کا تمام بائیں پتان کیے نیچے ہوا سے شروع
 کرے اور پھینکے اسکو یہاں تک کہ ڈالے آگہ کو حالت
 نفی میں اُپر دہانے مونڈھے کے اور اثبات کرے
 ساتھ لفظ الا کے وابستہ مونڈھے کے اُپر سے اللہ
 کو بچ دل کے جس سے ماسوائے اللہ کو نکال دے
 تھا بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں
 اثر ہو جائے اور انہیں ذکر کا نور قرار کرے
 اتنی اور اسی سند سے ہر شیخ ابراهیم الکردی سے
 کہ انھوں نے کہا ہر شیخ ایقاظ القوایل کے حق
 سبحانہ تعالیٰ کے طالب کو چاہیے بعد ادائیگی
 سوال کرے طریقت اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے
 اس وظیفہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو فعال اقوال مستحبہ

فَأَشَاحَتْهُ الْحَيَاةُ الْإِلَهِيَّةُ النَّجْمُ لَهَا قَال
 صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يُرْوَاهُ عَنْ
 رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا تَقَرَّبَ إِلَى عَبْدِى
 لَبِثْتُ أَحِبَّ إِلَى مَا افْتَرَضْتَ عَلَيْهِ وَمَا رَأَى
 عَبْدِى يَتَقَرَّبُ إِلَى الْإِنْفَاقِ حَتَّى أَجِبَهُ
 فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِى يَسْمَعُ بِهِ وَيُبْصِرُ
 الَّذِى يَبْصُرُ بِهِ وَيُدْرِكُ الَّذِى يَبْطِشُ بِهَا
 وَرَجُلَهُ الَّذِى يَمْشِى بِهَا زَادَ فِي غَيْرِهِ مَا يَدَى
 الْبَحَارِى وَفَوَادَةُ الَّذِى يَعْقِلُ بِهِ وَلِسَانَهُ
 الَّذِى يَتَكَلَّمُ بِهِ فَمَنْ ارَادَ الْعَمَلَ عَلَى ذَلِكَ
 فَعَلَيْهِ بِالذِّكْرِ بِالْعَدْوِ وَالْإِصَالِ وَأَنْ لَا يَكُونَ
 مِنَ الْغَافِلِينَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ عِنْدَ تَقْلِبَانِهِ
 فِي الْأَشْتَغَالِ وَأَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 فَإِنْ كَانَ مُتَعَجِّدًا عَنْ الْأَسْبَابِ
 فَلْيَنْقُطْ بِالذِّكْرِ وَأَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
 الْأَسْبَابِ فَلْيَجْعَلْ مِنْهُ وَرْدًا لِحَسْبِ الْفَرَاغِ
 وَمَنْ الْوَسْطُ أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 الْفَاعِلُ كُلُّ مَنْ الصَّيْحُ وَالْعِشَاءُ
 وَالْتَّحِيدُ وَهَذَا الْعَدْوُ يَأْخُذُ بِالْمَيْسَرِ
 وَالْأَسْتَغْفَارُ مَأْتِيَةً بَعْدَ كُلِّ مِنَ الْأَوْقَاتِ
 السَّلَافَةُ وَيَعْمَلُ بِمَضْمُونِ حَدِيثِ
 اسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلِّ يَوْمٍ
 سَبْعًا وَعَشْرِينَ كَانِ مِنَ الَّذِينَ يُسْتَجَابُ
 لَهُمْ وَرِيقُ بَهْمِ أَهْلِ الْأَرْضِ
 يُوَكِّبُونَ ذَلِكَ بَعْدَ الصَّيْحِ وَيَعْمَلُ

کہ اسکا نتیجہ محبت الہی بنے نتیجہ دینے والے اس
 نے کاجو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
 قدسی میں نے نہیں نزدیک کی طرف میری بندہ میرے
 نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے
 اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قریب چاہتا ہے ساتھ نوافل
 کے یہاں تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے تو میں ہوتا
 ہوں اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں
 جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ پکڑتا ہے اور
 اس کے پاؤں جن سے وہ چلتا ہے اور بخاری کی اس
 روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت
 کیا ہے کہ اور اس کا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی
 زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے اتنی تو جو شخص اس پر
 عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور غافل
 میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل
 الذکر لا الہ الا اللہ ہی پس اگر مجبور ہو کسی طرح کا کھیرا
 نہیں رکھتا تو پس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے
 کاروبار میں گھبرا ہو تو اپنی فراغت کے موافق
 ورد و وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہو کہ لا الہ
 الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی
 نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جس قدر
 آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار اور نہیں تنویر
 نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے
 کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے اسے
 مومنوں اور مومنات کے ہر روز تائیس دفعہ وہ ہو
 اُن میں سے جگہ دعا قبول ہوتی ہے اور جگہ سبب اہل

نوکر و غلام و خاندان قادر ہے

نہیں داری پائے میں اور یہ بعد صبح کی نماز کے ہے

بمضمون حدیث من استغفر الله
 در كل صلوة ثلاث مرات فقال استغفر
 الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه
 غفرت له ذنوبه وان كان قد فرغ من
 فيقول بعد الصبح كل يوم لا اله الا الله
 وحده لا شريك له له الملك والحمد
 يحكي يميت بيد الخبز وهو على كل شيء
 قدس عشر مرات وان تيسر بعد كل
 فرضة فهو ولي يقول بعد كل من الصبح
 والعصر اللهم صل على سيدنا محمد و
 على آله واصحابه عده خلقات بركة
 عشره ويقول بعد العاشرة وعلى جميع
 الانبياء والرسلى وعلى الامم وطهريهم
 والتابعين وعلى اهل لعنتك اجمعين
 من اهل السموات واهل الارضين علينا
 معهم برحمتك يا ارحم الراحمين عده
 خلقات ورضا نفسك وزنة عرشك و
 ملائكة كتابات كل اذكر والذاكر
 وغفل عن ذكر اسماء الفلون وان جعل
 بعد كل فرضة عشره فهو اركب ويقدر
 الا خلاص بعد كل فرضة عشره
 بعد ركعة الضحى تسع ريتما والشمس
 وضحتها والضحى يقول سبحان الله
 والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر
 ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

[illegible]

IF IF IF IF IF IF IF IF IF IF IF IF

IIIPPIIY IIPPIY IIPPIY IIPPIY IIPPIY

عدو خلق بتبدي و ام اللہ۔ و تس مرتبہ اور تس اور
تبارک ہر جسم و شام پڑھے اور مغرب کو
بعد نماز کے سورہ الم سجیدہ پڑھے اور جوڑ
پڑھے کا وقت نہا کے رات کو تو الم سجیدہ
اور تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب
کے چھ رکعتیں نقل او این اور بعد مغرب کے دو رکعتیں
کے یہ کہے مرجا بلا لکھ اللیل مرجا بالملکین اگر عین
الکاشین اکتبا فی صحیفتی اشہدان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ
اشہدان الجنۃ حق و النار حق و الموت حق و
القبر حق و السؤال حق و الحشر حق و الحساب حق و
الشفاعۃ حق و الصراط حق و المیزان حق و
الشہدان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا و ان الشہد
یبعث من فی القبور اللہم فی اودعک ہذہ
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احط بہا
وزیری و اغفرہا ذنبی و نقل بہا میرانی
و اوجب لی بہا امانی و تحب وزیرہا عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نہایت کرے دو رکعتوں
حفظ الایمان کی او این کے ساتھ اور بعد نماز
کے یہ کہے۔ اللہم سد فی بالایمان
و احفظہ علی فی حیاتی و عند وفاتی
و بعد ماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ
محمی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
ملکیہ باب الوصایا میں یوں منہ مایا ہے

عدو خلق بتبدي و ام اللہ عشر فی
و تبارک کل صباح و مساء و یزید فی
المساء بعد المغرب سورۃ الم السجیدہ و
ان ضاق الوقت عنہ فی الدلیل فالمر
السجیدہ و تبارک و یصلی ست رکعات
من الاوابین بعد المغرب و یقول بعد
رکعتی المغرب مرجا بلا لکھ اللیل مرجا
بالمملکین اگر عین الکاشین اکتبا فی صحیفتی
اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ و اشہد
ان الجنۃ حق و النار حق و الموت حق و
القبر حق و السؤال حق و الحشر حق و الحساب
حق و الشفاعۃ حق و الصراط حق و المیزان
حق و ان الشہدان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا
و ان اللہ یبعث من فی القبور اللہم
افردت ہاتھ الشہادۃ لیوم حاجتی
الیہا اللہم احط بہا و زری اغفرہا
ذنبی و نقل بہا میرانی و اوجب لی بہا امانی
و تحب وزیرہا عنی برحمتک یا ارحم الراحمین
و بعد دو رکعتی المغرب و رکعتیں منہا
حفظ الایمان من الاوابین و یقول بعد
السلام اللہم سد فی بالایمان و احفظہ
علی فی حیاتی و عند وفاتی و بعد ماتی
کما وصیہ الشیخ محی الدین قدس اللہ سرہ
فی باب الوصایا من الفتوحات الملکیہ قال

بقراءتی کل رکعة فیہا الاخلاص سنا
والعوذتین ہرۃ ہرۃ رکعتین بعد ما بینہ
الادابین مع الاستخارۃ ای المطلقۃ الی
یعلمہا اهل الله کل یوم لا اعمال اللیل و
والنہار قال الشیخ محی الدین قدس سرہ بحرینا
ذلک فوجدنا فیہ کل خیر و دعاء
الاستخارۃ ہو ما سبق و یقول بعد
کل فریضۃ استغفر الله العظیم الذی
لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیہ
اللهم انت السلام و منک السلام و الیک
یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و
ادخلنا دار السلام تبارک ربنا و
تعالیت یا ذا الجلال و الاکرام ثم یقول
الفاتحۃ الی آخرہا ثم و الہکم اللہ واحد
لا اله الا هو الرحمن الرحیم ثم یقول
اللهم انی اقدم الیک بین یدی ذلک
کلہ اللہ لا اله الا هو الحی القیوم الی قولہ
العلی العظیم ثم امن الرسول الی آخر السورۃ
ثم شہد اللہ انہ لا اله الا هو الی قولہ
ان الذین عند اللہ الاسلام فیقول
بصدہ و انا شہد بما شہد اللہ
بہ و استودع اللہ ہذہ الشہادۃ و ہی
لی عند اللہ و دقیقہ ثم یقول قل اللهم
مالک الملك الی قولہ بغیر حساب ثم
یقول اللهم یا رحمن الدنیا و الآخرۃ

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص
پچھتھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے
بعد دو رکعتیں او امین کی نیت سے ساتھ
استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیاء اللہ پر صفا
کرتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کے واسطے
شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے
تجربہ کیا ہے تو اس میں سراسر بہتری پائی ہے اور
دعا استخارہ کی وہی ہے جو پہلے گذری اور ہر
فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی
لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیہ اللهم انت
السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام
حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تبارک ربنا
و تعالیت یا ذا الجلال و الاکرام پھر الحمد للہ کی
سورت پھر الہکم اللہ واحد لا اله الا هو الرحمن
الرحیم پھر کہے اللهم انی اقدم الیک بین یدی
ذلک کلہ اللہ لا اله الا هو الحی القیوم
و هو العلی العظیم تک پھر امن
للرسول آخر سورہ تک پھر شہد اللہ انہ
لا اله الا هو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے و انا
اشہد بما شہد اللہ یا استودع اللہ ہذہ الشہادۃ
و ہی ل عند اللہ و دلیقہ پھر کہے قل
اللهم مالک الملك سے بغیر حساب تک
پھر کہے اللهم یا رحمن الدنیا
و الآخرۃ

در حیم ہمارا جانی انت ترجمہ فارسی بر حمتہ
 من عندک تعیننی بجا عن رحمة من سواک
 ثم الاخلاص والمعوذتين ثم يقول سبحان
 الله ثلاثا وثلاثين مرة والحمد لله ثلاثا
 وثلاثين مرة والله اكبر اربعاً وثلاثين
 مرة ثم لا اله الا الله وحده لا شريك
 له له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيد
 الخبير وهو على كل شيء قدير اللهم
 لا ما نفع لما اعطيت ولا معط لما منعت
 ولا اريد لما قضيت ولا ينفع ذا الجود
 منات الجود ولا حول ولا قوة الا
 بالله العلي العظيم ان الله ومن لکنه
 الاية ثم يصلي على النبي صلى الله عليه
 وآله وسلم ثم يدعو بما احب ثم
 يختم سبحان ربك رب العزة عما
 يصفون الاية ثم لا اله الا الله
 عشر مرات هذا بعد كل فريضة
 ويقول بكل يوم بعد الصلوة يا الله
 يا واحداً يا احداً يا احواداً تفخذه منات
 تفخذه مخبر انك على كل ما تشاء
 قدير احد عشر مرة فيكون ابتداء
 من يوم الخميس بعد قرات الفاتحة لغوث
 النقلين قدس سره ومشايخ السلسلة من
 السابقين واللاحقين كما شرطه المشايخ ويقول
 يا غير زك يوم بعد يوم احد عشر مرة في الايام

در حیم ہمارا جانی انت ترجمہ فارسی بر حمتہ
 رحمة من عندک تعیننی بجا عن رحمة
 من سواک ہر سورہ اخلاص اور قل
 اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
 ہر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد
 للہ تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
 لا اله الا الله وحده لا شريك له
 له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده
 الخبير وهو على كل شيء قدير اللهم
 ما نفع لما اعطيت ولا معط لما منعت
 ولا اريد لما قضيت ولا ينفع ذا الجود
 منات الجود ولا حول ولا قوة الا
 بالله العلي العظيم ان الله ومن لکنه
 الاية ثم يصلي على النبي صلى الله عليه
 وآله وسلم ثم يدعو بما احب ثم
 يختم سبحان ربك رب العزة عما
 يصفون الاية ثم لا اله الا الله
 عشر مرات هذا بعد كل فريضة
 ويقول بكل يوم بعد الصلوة يا الله
 يا واحداً يا احداً يا احواداً تفخذه منات
 تفخذه مخبر انك على كل ما تشاء
 قدير احد عشر مرة فيكون ابتداء
 من يوم الخميس بعد قرات الفاتحة لغوث
 النقلين قدس سره ومشايخ السلسلة من
 السابقين واللاحقين كما شرطه المشايخ ويقول
 يا غير زك يوم بعد يوم احد عشر مرة في الايام

نخستہ عشرہ صوم و یا قیوم فلا یفوت شیخ
 شیخ من علم ولا یبددہ و عشرین مرق و
 ان وسم الوقت قال سبحان و سبحان
 سبحان اللہ العظیم مائتہ مرتبہ و یوم ثلثہ ایام
 من کل شہر و من ذل ذل ذل ذل ذل ذل ذل
 من نفسہ قوہ فلیصم من شوال ستا من
 ذی الحجۃ التسع الاول و شیعنا
 اکامام کان یا موصیہ باحیاء
 هذه الیاء العشر بقراءة القرآن کل
 لیلۃ عشرۃ اجزاء بالمدارستہ فنی
 کل ثلاث لیلۃ ختمہ و لیلۃ العید
 ختمہ کاملہ بالتقسیم هذا و من
 الایام الفاضلۃ یوم عاشوراء و یوم
 النصف من شعبان و ورد فی الفضائل
 رجب احادیث باسانید ضعیفہ لا یأس
 بالعمل بها فان رجاء من نفسہ قوہ فلیعمل
 بها رجاء فضل اللہ تعالیٰ فمنها
 صوم الاول رجب کفارة ثلاث سنین
 و الثالث کفارة سنین و الثالث کفارة
 سنۃ ثم کل یوم شہر و منها فی
 رجب یوم ولیلۃ من صام ذلک
 الیوم وقام ثلاث لیلۃ کان کما صام
 الاثم مائتہ سنۃ

• • • • •
 • • • • •
 • • • • •

پندرہ و قبلہ و یا قیوم فلا یفوت شیخ
 من علم ولا یبددہ سنا میں مرتبہ و وقت
 میں گنجائش ہو تو کہے سبحان اللہ و سبحان
 سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے
 میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ
 زیادہ کرے اور سکوا اور چاہے نفس میں قوت
 پائے تو رکھے چہ روزہ عید کے اور بقیہ عید کے
 نو روزے اول تاریخ سے نوین تک و ہمارے
 شیخ امام ابو اصبہا کو امر کرتے تھے کہ ان سن
 راتوں کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑھے
 ہر رات کو دس بار سے تو تین رات میں ختم
 کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے اس
 تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشوراء اور
 پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل
 وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ اوپر
 عمل کرنا مسلمانانہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت
 دیکھو اون پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید
 اون سے ایک روزہ پہلے رجب کا ہے جکا
 ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا
 روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ
 ایک برس کا کفارہ ہے بعد اسکے پھر ہر روزہ
 ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک اون میں
 ہے کہ ماہ رجب میں ایک روز اور ایک شوال
 ہے کہ جو اوس دن روزہ رکھے اور اوس دن
 کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو

فموت ثلاث بقين من رجب
 ومنها مصام سبعة أيام غفلت
 عنه سبعة ابواب جهنم ومن
 صام ثمانية أيام ففتحت له ثمانية
 ابواب الجنة ومن وجد قوة
 صرقت فقل ودافضل الصيام
 صوم اخي داود كان يصوم
 يوما ويفطر يوما ولا يصوم اذا
 لاقى رماه النمل في غيره عن
 ابن عمر شيخ سعيد الكعبي قال
 الشيخ حسن العجمي المكي وعند
 الاستطاعة يزيد على ما ذكر
 قراءة سورة الاخلاص الف
 مرة والصلاة على النبي صلى
 الله عليه وآله وسلم الف مرة
 ويقول في كل يوم الف مرة
 لا اله الا الله وحده لا شريك له
 له الملك وله الحمد وهو على كل شيء
 قدير وان يقول فيصبح كل يوم الف مرة
 سبحان الله وبحمده انتهي - اما طريقة
 نقشبندية الاشعريه جبارست در ديار هندوستان
 از دو جهت شائع شده است یکی جهت
 خواجہ محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلاء و در بار
 ماوراءالنہر و جهت محمد و م اعظم مولانا خواجہ
 شائع است و مشہور شیخان بحسب اسانک تصوف

برس روزے رکھے پس وہ واسطے تیسرے
 کے ہنہ اور یحییٰ ابن سنان سے یہ ہے کہ جو سات
 روزے رکھے اور پیرات دروازہ دروازہ
 کے پتہ ہوتے ہیں اور جو آٹھ روزہ رکھے
 آٹھوں دروازہ جنت کے اوکے واسطے
 کھلیا جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت
 پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل
 روزہ میرے بھائی داؤد و پیغمبر کا ہے کہ
 وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
 روز افطار کرتے تھے اسکو روایت کیا ہے
 ترمذی وغیرہ نے واسطے شیخ سعید کو کئی
 کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدوہ
 تو زیادہ کرے اسپر سورہ اخلاص ایک ہزار
 مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
 ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ
 وحده لا شریک له لا الملک والحمد
 لله على کل شیء قلید اور ہر روز صبحکو
 پڑھے ایک ہزار بار سبحان اللہ بحمدہ - ایتنی
 لیکن جتنی ترقیہ نقش بند یہ کہ بہت شیعہ ہیں
 ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع
 ہیں ایک تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے
 اور دوسرا میر ابوالاعلیٰ کی جہت سے اور ملک
 ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے
 جہت سے مشہور ہے اور ان سب میں بہت
 مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

وہی ہے جس نے

و بیان اشغال قوم شعبہ جانیہ ست و باز
 حجت خواجہ محمد باقی راجع بہ بسیار است
 اشہر انہا دو شعبہ ست شعبہ شیخ محمد معصوم
 و شعبہ شیخ آدم بنوری و ہر یکے ازین دو اشغال
 دار و غیر اشغال این طریقہ و این فقیر را ہر
 یکے ازین شعبہ ہا ارتباط صحیح واقع شدہ است
 پس ارتباط این فقیر از حجت بیعت و صحبت
 و تلقین اشغال و اجازت و خر قہ با دالہ
 خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ
 و حضرت ایشان را با چار کس از مشائخ
 این طریق ارتباط واقع ہست نخست باید عبد
 دوم با میر ابو القاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خور
 و نہ خواجہ محمد باقی چہارم با میر نور علی خلیفہ میر ابو العلی
 فالسید و عبد اللہ عن الشیخ آدم بنوری
 عن الشیخ احمد الدہلوی عن خواجہ محمد
 باقی و خواجہ خور و عن الشیخ محمد السہیل
 و عن خواجہ حسام الدین و شیخ الطحا
 کریم عن خواجہ شینہ بانہ بالسند الخ
 فی سلسلۃ الصیغۃ و میر ابو القاسم الاکبر
 آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا علی محمد
 الاکبر آبادی عن الامیر ابو العلی عن عبد الامیر
 عبد اللہ عن شالہ خواجہ عبد الحی عن خواجہ
 شیخ عن ابیہ خواجہ عبد اللہ الاسہار و از میر نور علی
 خر قہ بیان رسید عن الامیر ابو العلی الاکبر آبادی
 اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد و علی گیلانی

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جانیہ سے ابیہ
 خواجہ محمد باقی کی حجت بہت شعبہ بن اور بن
 دو شعبہ بہت شہور بن ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
 کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں
 سے مشغول بن سوا اشغال طریقہ کے اور اس فقیر کو
 ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط
 اس فقیر کو حجت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و
 اجازت و خر قہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم
 قدس سرہ سے ہے اور او کو چار شاخ سے اس
 طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ
 دوم امیر ابوالقاسم اکبر آبادی سے شیخ خواجہ خور و نہ
 خواجہ محمد باقی سے چوتھے امیر نور علی خلیفہ امیر
 ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری
 سے او کو شیخ احمد سہروردی سے او کو خواجہ
 محمد باقی سے اور خواجہ خور و نہ کو شیخ احمد سہروردی
 سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ الطحا
 کریم اور او راون سیکو خواجہ محمد باقی سے
 اوسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت
 بن اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو
 ملا علی محمد اکبر آبادی سے او کو امیر ابو العلی سے
 او کو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے او کو اپنے
 مامون خواجہ عبد الحی سے او کو خواجہ شیخ سے
 اور او کو اپنے والد خواجہ عبد اللہ اسہار سے اور
 امیر نور علی سے او کو خر قہ پنجا او کو والد امیر
 اکبر آبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کے طریقہ

افندہ عن شیخہ میر موسیٰ بقی کوئی عن
 الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
 النسہمندی واین فقیر آخرتہ نقشبندیہ
 از شیخ ابوطاہر مدنی رسیدہ و ایشان برادر
 سہ کس والد بزرگوار ایشان شیخ
 ابراہیم کردی و شیخ احمد ثقلی و شیخ
 عبد اللہ بصری کی و شیخ ابراہیم راربطا
 با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقة
 عن ابی المواہب احمد الشناوی عن ابی
 محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی عن
 مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی عن
 مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاء الدین
 محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا
 سعد الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین
 خاموش عن خواجہ علاء الدین العطاس
 عن خواجہ جمال الدین نقشبند و شیخ احمد
 ثقلی اشغال ابن طریقہ افندہ از سید میر کلال بلخی
 عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا اکہ الشیخ
 عن ملا خور و عمریزان عن محمد و
 الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد
 قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحمر
 و الشیخ عبد اللہ البصری لیس
 الخرقة عن ید الشیخ عبد اللہ
 باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
 النسہمندی نزیل مکہ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ بقی کوئی
 سے انہوں نے شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے
 والد شیخ احمد سہمندی سے اور اس فقیر کو خرقة نقشبندیہ
 شیخ ابوطاہر مدنی سے اور انکو تین مشائخوں سے
 اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی اور
 شیخ احمد ثقلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری کی
 سے اور شیخ ابراہیم راربطا سے شیخ احمد
 قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقة کے ابو
 المواہب شیخ احمد شناوی سے انکو شیخ محمد
 بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے انکو مولانا
 محمد امین ملا جامی کے بہائے سے انکو مولانا شیخ
 غیاث الدین احمد سے انکو مولانا علاء الدین
 محمد سے انکو مولانا عبد الرحمن جامی سے
 ان کو مولانا سعد الدین کاشغری سے انکو
 مولانا نظام الدین خاموش سے انکو خواجہ
 علاء الدین عطاس سے انکو خواجہ جمال الدین
 نقشبند سے اور شیخ احمد ثقلی نے اشغال اس
 طریق کے حاصل کیے سید میر کلال بلخی سے
 انہوں نے ملا اکہ شیرخانی سے انہوں نے ملا
 خور و عمریزان سے انہوں نے محمد و الاعظم
 ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا محمد قاضی
 سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احمر سے
 اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقة پہنا ہاتھ
 سے شیخ عبد اللہ باقشیر کی کے انکو پہنایا
 تاج الدین سنہلی نزمیل مکہ نے ان کو خواجہ

خواجہ محمد باقی ہندہ المذکور تم الخ
 نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبداللہ النان
 العجل والی عن خواجہ محمد بابا السماسی
 وعن خلیفۃ الامیر سید کلل وخواجہ
 محمد بابا السماسی عن خواجہ عزیزان بن
 ما ذکرنا فی السلسلۃ الصحبۃ الامان
 ہر ہما شکتہ آخری ننبہ علیہا فالشیخ
 ابو علی الفارسی اخذ ایضاً عن خواجہ
 ابو الحسن الحرزانی عن الشیخ ابی بن یلہ
 البسطامی عن طریق الباطن لا طریق
 الظاہر فان وفات الشیخ ابی بن یلہ
 قبل ولادۃ خواجہ ابی الحسن بحدت
 مدیدۃ والشیخ ابو یزید عن سیدنا
 الامام جعفر الصادق صلی علیہ وسلم
 الباطن لا الظاہر لان ولادۃ الشیخ
 ابی بن یلہ بعد وفات الامام جعفر
 الصادق بحدۃ مدیدۃ والامام جعفر
 الصادق اخذ عن جہتین الاولیۃ لہ حقۃ
 ابابہ رضی اللہ عنہم وقد ذکرناہ والانیۃ
 انہ اخذ الطریقۃ عن ابی القاسم
 بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم
 اخذہا عن سلمان الفارسی عن سیدنا
 ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قلت واخذ للقام
 عن سلمان لا یکن ان یکن الا

مور باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ
 نقشبند سے حاصل کی خواجہ عبداللہ محمد و
 کی روح سے اور خواجہ محمد بابا السماسی اور شیخ
 امیر سید کلل سے اور خواجہ محمد بابا السماسی
 سے خواجہ عزیزان سے جیسا ہے سلسلہ
 میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک درختہ سے
 اوس سے آگاہ ہو بس شیخ ابو علی فارسی
 نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن حرزانی
 سے اور ہونے شیخ ابو یزید بسطامی سے
 باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ وہ
 شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
 سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
 ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
 باطن کے طریق سے ظاہر کی طریق کو نہیں
 اس واسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کے بہت
 مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
 صادق سے اور امام جعفر صادق سے
 حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
 رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
 کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم
 بن محمد بن ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قاسم نے
 حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہوں نے
 سیدنا ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم
 کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں کیا میں

من حجة الباطن بظهوره لك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري بنسب
المسندنا على رضي الله تعالى عنهم عند
اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذلك وقد
انصر الشيخ احمد الفتاشي لاهل
السلوك الكلام واف وشاف في
الكتاب العقل الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم - بايد دانست كه
كه گلياني بفتح كاف فارسي و ك و تشديد
نسبت به قبيله زافا غنه كميان و ابديشاور
سكونت دارند و با قوم يوسف زني بنو عمام
مي شوند هي كوت بتاين هندیين قريه
من مضافات جلال آباد و جلال آباد
بين كابل و پشاور بيني بفتح موحده النون
و مملكت به مجيها بالقصر بلده بصعيد مصر
الا و كنه - ملا كه بفتح الالف و
تشديد الكاف العربية و ملاك فارسيه
ابن بين تخلص كند - و او را ديوانه
است مشهور - چيرغان بضم فارسيه
مضمومه و با موحده مضمومه و را و مملكت
و غني چير بلده است بر دو مرجه ان بلخ -
شيرغان بغير اوست و معني چيرغان
بلفظ تركي چيريكه بجهدي و گيري در طول امتد
قطار بوده باشد عزيزان لفظ تعظيم مثل

چيريكه لسه ظاهر هوتی ہے اسماء الرجال
كه متبع سے واللہ اعلم۔ اور حسن بصری بنسب
کی گئی ہے مسندنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت نامید کی ہے شیخ احمد فتاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی و شافی سے
اپنی کتاب عقد الفريد في سلاسل اہل التوحيد
میں واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ گلياني بفتح
کاف فارسيہ و ك و تشديد دوم يانست
کی ہے قبيلہ افغانوں میں سے ہے جو پشاور
کے دوايہ میں رہتے ہیں اور قوم يوسف زنی
کے چچا زادوں میں ہیں ہی کوت و دون ملا
ہندیہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد
اور جلال آباد و ایک شہر ہے درميان کابل
اور پشاور کے بھگتی بفتح موحده النون اور
سين مملہ بالقصر و يانست کی ایک شہر ہے مجيها
ادنیٰ میں ملا کہ بفتح الالف و تشديد کاف
فارسيہ و ملاي فارسي ابن بين تخلص کرتے ہیں و را و نکا
و لوان مشہور ہے چيرغان بضم فارسي مضمومه
اور با موحده و را و مملکت ساکن اور غني چير
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شیرغان کی
تقریب ہے اور چيرغان لفظ ترکي میں اسے
کہتے ہیں جو چير ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزيزان لفظ تعظيم ہے جیسے

و میرا آن و سیرا و غیر آن و باقی سیرا بلقیس
 حرف نسبت است کہ اول کلمہ حی آید مانند
 یا نسبت کہ در آخر کلمہ حی آید پس قبل بیائے
 ہند یہ کہ اشام یا وار و بلکہ است و را
 نہر جہا و گنگا نزد یک جبال شرقی دارالخلافہ
 کاتب حروف گوید کہ حضرت والدہ قدس سرہ
 امی فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابوالقاسم
 مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ انشا
 نمی باشد دو صایا نمی نویسد و در طریق
 کتاب فقرات ست آنرا از شاہ خود غن
 اخذ کردہ ایم و شاہ با حفظ و عمل بآن وصیت
 میکردند شاہ از انسخہ من بنویسد پس
 حضرت ایشان آنرا بہ نسخا کردند و اجازت
 حضرت ایشان ابن فقیر شامل شد کتاب
 فقرات را و بعضی موافق اشکال در ان
 کتاب از حضرت ایشان استفسار نمود
 و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک
 تلقی نمود و الحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ
 تاج الدین سیہلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد مانی
 در باب اشغال نقشبندیہ سالہ از خدمت اہل کرام
 آنرا بغایت حمی پسند و آنرا بخط خود از نزدیک
 بعضی اصحاب شیخ تاج الدین نسخا کردہ بودند
 و طالبان را بہمان اسلوب ارشاد فرمودند این
 فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بجا و درایت
 خواندہ است

میرا آن و سیرا و غیرہ کے باقی سیرا بلقیس
 میں میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ حی اول آہر
 جیسے یا نسبت کی آخر میں آتی ہے پس قبل بیائے
 ہند یہ کہ اشام یا وار و بلکہ است و را
 او طرف قریب جبال شرقی دارالخلافہ کے
 کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ
 ابوالقاسم نے مجھے اجازت دی فرمایا کہ
 ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور
 وصیتیں نہیں کہتے ہمارے طریقہ میں
 عمدہ کتاب فقرات ہے وہ غنی ہی مشائخ
 سے بطریق غن کے حاصل کی ہے اور ہمارے
 مشائخ اس کے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت
 کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو
 پس حضرت والدہ نے وہ نقل کر لی اور ان کی
 اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اس میں بعض مقام
 مشکل اس فقیر نے اولیہ دریافت کئے اور
 اس کے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے واللہ
 کاتب حرف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سیہلی
 خلیفہ حضرت خواجہ محمد مانی کا ایک رسالہ ہے
 مختصر اشغال نقشبندیہ میں والدہ بزرگوار
 اس کو بہت پسند فرماتے تھے اور اسے شیخ
 تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر لیے
 ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسے بطور طالبان کو
 ارشاد فرماتے تھے اس فقیر نے وہ رسالہ
 ان سے بجا و درایت پڑھا ہے۔

خو اسٹم کہ آنرا بعینہ نقل کنم وبالبدن التوسیقی
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام
 علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ
 اجمعین اعلم وفقک الله تعالی ان
 معتقد السادة النقشبندية قدس
 الله تعالی اسرارهم هو معتقد
 اهل السنة والجماعة وطریقہم دوام
 العبودیة التي لا يتصور بخير اداء
 العبادة وهي عبارة عن دوام مع الحق
 سبحانه بلا مزاجية شعور بالغیر مع
 الذہول عن صفة الحضور بوجود الحق
 سبحانه ولا يحصل هذه السعادة العظيمة
 بغیر تصرف الجذبة الالهية ولا سبب
 فی طریق اجدبة اقوی من صفة الشیخ
 الذک سلوکه بطریق اجدبة قال الشیخ
 ابو علی الدقاق قدس الله سرہ الشیخ الذي
 تنبت بنفسه الاثر لها وان كان لها
 ثمر يكون بغير لذت وسنة الله تعالی جانیة
 علی به لا بد من السبب فكما ان التوالد
 والتماسل الصور لا يحصل بغير الالذ
 والولد ذک لك التوالد المعنوی حصوله
 بغير المرشد معتقد قال فی رسالة المکیة
 من لا شیخ له فالشیطان شیخه و
 هذا الطريقة العلیة النقشبندیة اخذها

بیٹے چاہا کہ اسکو بعینہ نقل کر دوں اور توفیق
 اللہ کی طرف سے ہے
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین
 جان تو جھکا تو فوضی عطا کرے امدت کے کہ عقیدہ
 حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ
 ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے
 اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے
 عبادت کے تصور نہیں اور وہ عبارت ہے
 اس کے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سجانہ تاملی کہ شعور
 بالغیر اداس کے مزاجیہ نہ ہو سادہ فراموشی کے
 صفت حضور بوجہ و الحق کے سجانہ تاملی اور
 یہ سعادت عظمی بغیر جذبہ الہی کے نہیں حاصل
 ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب
 نہیں ہوا ہے صحت ایسے شخص کے جکا سلو
 بطریق جذبہ کے ہوشیاری علی وفاق قدس سرہ
 نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود داغ کتابے اور
 ثمر نہیں ہوتا اور جو اویس پھل لگا بھی تو اس
 میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الہی جاری ہے
 اس پر کہ کوئی سبب ہو تو جسے ظاہری توالد و تماسل
 ہے مادہ بابت کے نہیں حاصل ہوتا اسی
 طرح توالد معنوی کا حاصل ہو نا بغیر مرشد کے
 مشکل ہے رسالہ مکہ میں لکھا ہے من لا شیخ له فالشیطان
 شیخه یعنی جکا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان
 پیر ہے اور اس طریقہ علیہ نقشبندیہ ہو حاصل

نقل رسالہ شیخ الحاج الدین بھٹی در باب اشغال نقشبندیہ

الحقیۃ الفقیر والنقصان والعاجز
فی معرفۃ الرحمن تاج الدین البطل
عن مہدی الزمان الخواجه محمد المناق
وهو اخذها عن المولى خواجہ محمد
وهو اخذها عن المولى درویش محمد
وهو عن المولى محمد زاهد وهو عن الغوث
الاعظم الخواجه عبد اللہ
احرار وهو عن الشيخ الشيخ يعقوب
البحرخی وهو من حضرة الخواجه الکبیر الخواجه
بهاء الحق والدي المعروف بنفشيد وهو عن
السيد كلال وهو عن الخواجه محمد بن الحسين
وهو عن حضرة الغر زان الخواجه علي الزيني
وهو عن الخواجه محمد بن الحسين الفغوري وهو عن
الخواجه حارث الديلمي وهو عن الخواجه عبد
الغفار وهو عن الفقيه يوسف بن يعقوب
بن ابوبكر الداني وهو عن علي الفارابي
وهو عن الحسين بن قاضي الفقيه ابو علي السبتي
النجدي والصفي والاسفاضة بالشيخ
ابو القاسم الكركاني ايضا وحيث عند
المحققين ان الشيخ ثلاثة شيخ الحرقه و
شيخ الذكر شيخ الصلح و شيخ الصلح و
اتم واكل في الارتباط وهو الشيخ الحقيقى
الحجاء ورد تائيد الشيخ ابو القاسم الذي
انتهى بها السلوك الشيخ اعلى وبين الشيخ
ابو القاسم والاقام على من موسى الصلح

الخواجه محمد

کیا ہے اس ایسے فقیر نے جو نقصان میں مل
ہے اور معرفت رحمن میں عاجز ہے تاج الدین
سنبلی کہ یہ حاصل کیا ہے مہدی زمانہ
خواجہ محمد باقی سے اور ان سے نہ ملا خواجہ
الکلی سے اوہوں نے ملا درویش محمد سے
اور اوہوں نے ملا محمد زاہد سے اوہوں نے ملا
خواجہ عبد اللہ احرار سے اوہوں نے ملا شیخ
یعقوب بحرخی سے اوہوں نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدين معروف بنفشيد
اوہوں نے ملا سيد کلال سے اوہوں نے خواجہ
محمد بابا سامی سے اوہوں نے حضرت علی
زینی سے اوہوں نے خواجہ علی راہیتی سے اوہوں
خواجہ محمود بن فغوری سے اوہوں نے خواجہ
ریوگری سے اوہوں نے خواجہ عبد الحارث بن عبد
سے اوہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ابوبکر
دانی سے اوہوں نے ابو علی فارابی سے اوہوں
ابو الحسن خضر قانی سے اور شیخ ابو علی السبتي
جذبہ صحبت اور استفادہ کے ہے شیخ ابو القاسم
کراکائی سے بھی اور اس سبب محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ حرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صلح اور شیخ صحبت اور ایک
میں کمال اور اتم ہے اور وہ ہی شیخ حقیقی ہے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم
کہ وہ ان جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک

و سائط شیخ ابو عثمان المغربي ابو علی
الکاتب ابو علی الروادری سید لطائفه
الجند بلادی والسر السقطی و مصر
الکثر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و لیس و قلاس
سره شنبہ آخری متصل ہا ارا و اوج الطاک
حزب الجہی الحسن البصری قدس اللہ بہ
اسرارہم و شنبہ مشرق و ارا و شنبہ اعظم
مصر و مشرقہم ہا الان ارجع الی
الکلام فاعلم ان شیخ الحسن قافی
عز و حایۃ ابی بنیاد البسطا کنبۃ و ہیں
قدس اللہ سرہ من منبع الانوار علیہ فضل
الصلوٰۃ و اکمل التیمات و ہذا الشنبہ
سلطان العارفین الروحانیہ متحقق
الصداق و المعرفہ مرخلۃ و محبتہ غیر
صحیح و الا فمعقر الصداق و وجود
انوار وراثۃ ابائہ الکرام متصل بحجۃ
لامۃ القاسم بر محمد بن ابی بکر الصدیق
رضو اللہ تعالیٰ عنہم و ہو من فقہ السبۃ
و النابغین کان مرآۃ کلہم و علمہ الظاہر و
الباطن و ہو منسوب الی سلیمان الفارسی
رضو اللہ تعالیٰ عنہ و سلمان مع شہرت و محبتہ
النبی صلی اللہ علیہ الہ و سلم المخلد للکثر
عن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنه و هو عن النبی صلی اللہ علیہ الہ و سلم
و الطیر الیخوی الامام جعفر با عرجی

در میان بین واسطی بین شیخ ابو عثمان مغربی
..... اور ابو علی کاتبی و ابو علی روادری ابو
الطائفہ جند بلادی اور سر سقطی و مصر و کثر
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سر و کثر قدس اللہ سرہ کہ
ایک و نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جالقی
ہے حبیبی عجمی سے او کو حسن البصری سے قدس اللہ
اسرارہم اور سر و کثر کی نسبت حضرت باب شنبہ
علم یعنی علی تاک مرد و مشہور اور شنبہ
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے +
پس جاننا چاہیے کہ شیخ ابو الحسن ہرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید کبطانی کی روح سے حبیب حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت
ہے روحانیت امام جعفر صادق اور وہ جو مشہور
خدمت و محبت ہے وہ صحیح نہیں ہو اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار
کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور سالین فقہا سے بین و
تا بعین بین علم ظاہر و علم باطن دونوں میں کامل اور
انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالیٰ
عنه اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف و محبت
نبی صلی اللہ علیہ الہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے اور دوسر طریقہ امام جعفر کو باب
سے وہ مشہور ہے دروازہ شہر علم یعنی حضرت

ال باب مدينة العلم معرفة ۴

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ۴

فصل

فصل

طریق الوصول الى الله تعالى على طريق
السادة النقشبندية اما الطريق الاول
الذکر بحضرة الصبية او بالذکر او
بالمرافقة وطریق ذکر هذه السلسلة
ان تذكر الكلمة الطيبة اعني لا اله الا الله
عجل رسول الله بحبس النفس وتراعى العدد
الوتر واذ اجاؤنى العدد واحد عشرين
مرة ولم يظهر للذکر اثر فهذا دليل
على عدم قبوله فتشرع في ابتداء الذکر
من اصله واثرا الذکر هو انك في زمان
النفي مستغنى عنك وجود البشرية وفي
الاثبات يظهر فيك اثر من اثار تصرفات
الحذبات الالهية والاثار متفاوت
بحسب الاستعداد فبعضهم اول ما يحصل
للغيبية عا سوي الحق وبعضهم اول ما
يحصل له الشكر والغيبية وبعد ذلك
يتحقق له وجود العدم وبعد ذلك
يتشرف بالقضاء كما قال الشيخ عبد الله
الانصاري في تفسير هذه الآية واذكر ربك
اذ نسيت اذ نسيت غيره ثم نسيت
ذکرک ثم نسيت في ذکر الحق اياک اكمل ذکرک

طریق وصول الى الله بطريق تحفيزات نقشبندیہ کے
یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے
اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے
کلمہ طیبہ کا یعنی لا اله الا الله محمد رسول الله جس
نفس سے اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت
رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ سے گذر جائے اور
اوسکا کچھ اثر ظاہر نہ ہو تو یہ دلیل ہو اوس کے
قبول نمونے کے پھر سترہ سے ذکر شروع
کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا اله الا الله
تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے لا اله
تو ظاہریوں کا اثار تصرفات جذبہ الہیہ کے اور اثر
اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعض
ایسے ہوتے ہیں کہ او کو پہلے غیبت ماسوائے
حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعض ایسے ہوتے
ہیں کہ او کو پہلے مکر اور غیبت اور اس کے
بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے
بعد فنا جیسے شیخ عبد الله انصاری نے اس
آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا
نسیت کہ جب بھول جائے تو ماسوائے حق کے
بھول چھوٹ جائے تو اپنے ذکر کو بھول جائے تو حق
کے ذکر میں اپنے نہیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

(اول طریقہ حضرت سید
نقشبند علیہ السلام)

واعلى الدراجا وامنهما الفتاة اعنى لا يلقى
 للسالك خبر عما سئل الله وكيفيته الذكران
 تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلتصق
 الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
 تحبس النفس وتشرح كلمة لا مبتدئا بها
 من السرة وتضع يديها الى جانب الدراع
 فاذا وصلت الى الدماغ ملت باله الى
 جانب الكف اليمين الا الله الى جانب
 اليسار فزميت بها على القلب الصوري
 بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها في سائر
 الجسد وتنبيل محمد رسول الله من
 اليسار الى جانب اليمين اي تاتي بها
 بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا
 الهى انت مقصودى ورضاك مطلوبى
 يعنى من هذا الذى ذكره توجه القلب على
 وجه يظهر اثره في القلب ويتاثر منه
 يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره
 حد كذا ولا يشعر به من كان يقربه و
 تحبس نفسه بذكر مرة او ثلاثا حرا عينا
 للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره
 فى معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه
 نقى الالهة الطبيعية والا لله
 اثبات المعبود محمد رسول الله
 معناه انت ادخلت نفسك
 فى مقام فاسبعونى بالحق

اور اعلى اور اتم درجہ ذکر کا فہم ہے یعنی مہربی
 زبان کو خبر نہ ہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
 ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تانوسے لگا سکے اور
 لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
 اور جس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
 لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
 جب دماغ کو پہنچے تو کہے اللہ کو دانتوں سے
 کی طرف الا اللہ کو بائیں ہونٹ سے کی طرف پھر او
 قلب صوبہ پر مارے ایسے زور سے کہ اونکا
 اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو
 اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے دماغی
 طرف کو یعنی اون کے درمیان اور اس کے
 بعد دل سے یوں کہے الهی انت مقصودى و
 رضاك مطلوبى یعنی اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود
 ہے اور میری ہی رضا میرے مطلوب ہے قلب
 کے توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
 اور دل اوس کے متاثر ہوا اور یہ سب اس طرح سے
 ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پکس
 دیکھا ہو وہ بھی تجا نے اور جس نفس کرے
 ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی برکت
 کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے
 کلمہ طیبہ کے متنیوں فرمائے ہیں لا اله
 نقى ہے انہوں کی طبیعت سے اور لا اله اثبات
 ہے مہبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنی میں کہ
 تو نے اپنے نہیں داخل کیا مقام فاسبعونى بالحق نہیں

اختلاف در فی کلمہ و فی عبارت و فی کلام و فی علم

وبعضا کابر هذه السلسلة قال في
معنى الكلمة الطيبة المبتدئ تصورها
فلا اله الا معبود والمتوسط يلاحظ
لا مقصود والمنتهى لا موجود الا الله
انكون ملاحظة وقال الاكابر المبتدئ
السيل الى الله وبوضع القدم في السيل في الله
تكون ملاحظة لا موجود الا الله كقوله
قبل معناها لا متصور في الملك والمملوك
الا الله وينبغي الاجتهاد في ملاحظة ذلك
لا تترك في حال ولا وقت لا في قيامك
ولا قعودك ولا في فعلك ولا
في نيتك وان حصل لك في ذلك
في محال التيقن كيفية فافرضها كالخط
المستقيم فان يخل هذا المعنى وشغل
الخيال بالمرء اجملا سما للتحقق وقال
بعض الاكابر اذا تغيرت متغيرة
من بذاتك بواسطة الخيال تاثيره
ينبغي ان تتبع تلك الشعرة حتى
يحصل لك التقطيل كما قال بعض الكابر
الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل
هو الشغل وقال المولى سعد الدين
رحمة الله عليه الشيخ عبد الكبار
سألتني وقال ما الذكر فقلت له لا
الا الله فقال ما هذا ذكر هذا

• • • • • عبادت • • • • •

اور اس سلسلہ کے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ
معنی کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدئ تصور کر
لا اله الا یعنی لامعبود اور جو متوسط ہوں خیال
کرے لا مقصود اور منتهی سمجھے کہ لا موجود الا
کا لفظ ہو کہ اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جب
منتهی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے سیر
فی اللہ کے اور لفظ کرے لا موجود الا اللہ کا تو
یہ کفر ہے اور بعضوں نے اس کے معنی کہ میں
فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور سب سے
کو شش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ
بائیں کرتے نہ سوتے اور جو ذکر میں یا شیخ
کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو فراموش
کرے کہ جیسے ایک خط مستقیم
اور جیسا یہ معنی خیال بندہ جاوین اور خیال
اسی ایک امر میں مشغول ہو جائی تو جمیع
وسطی بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگوں نے
کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے تنہ
ہو جائی خیال کے واسطے سے اور اثر معلوم ہو
چاہیے کہ اسکو چھوڑے نہ کہ یہاں تک کہ حاصل
ہو جائے تقطیل جیسے بعض بزرگوں نے کہا
کہ الشغل ہو عدم الشغل وعدم الشغل ہو الشغل
اور ملا سعد الدین کا شری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ
کہ شیخ عبد کبیر مین نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر
میں نے کہا لا اله الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہی ذکر

فقلت له أفدأمت فقال الذکران
 نقلاً عنك لا تقد رعل وحل نہ و
 قال المستیلاً الطائفة الجنید الصوف
 هو ان یحس ساعته متقطعة من بلا حظه
 کل شیء وقال شیخ الاسلام فی ملاحظه
 ذلک یحصل الوحید ان بغیر تفهیم شیء
 ورویه بغیر نظر و مقصود الطائفة
 العلیه الصوفیه حصول مشاهدۃ
 الحق کما ناک تراہ فتلاک الحضور فیها
 مشاهدۃ تكون بالقلب واما الرویۃ
 فیکون بعین الراس و الفرق بین
 الرویۃ و المشاهدۃ انک فی الرویۃ
 لا تقد ان متعدها عن نفسک
 و المشاهدۃ انت بالخیال

الطریقۃ الذانیۃ السادة النفسانیۃ
 و سبب الوصول و حصول المعرفة و هی
 ۱ سهل الطرق و قریبها التوجید و المراقبۃ
 و هو ان ذلک المعنى المقدس الذی یفید
 کیف و لا مثال المفهوم من الاسم الملیک
 اعوان اللہ بغير واسطه عبارة عربیۃ
 او عباریۃ او فارسیۃ او غیرها تلاحظه
 و تحفظه و خیالہ و تنویجہ بحسب قواک
 و مالکات القلب لصنوبری و تداو
 علی هذالک امر و تتکلف فی لازمه

نہیں ہے۔ یہ مینے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر
 یہ ہے کہ تم جا تو یہ کہ تم اوسکے وجدان پر قائم
 ہو اور سیلا طائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
 یہ ہے کہ ایک ساعت معطل بیٹھے کل شے کے لحاظ
 سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے لحاظ
 میں حاصل ہوتا ہے وصال بغیر جوتو کے اور
 ویدار بے نظیر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
 حصول ہے مشاہدہ حق کا کما تک خراہ اور
 اس حضور کا نام انہوں نے مشاہدہ القلب
 رکھا ہے اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سرکی
 آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
 مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر
 نہیں ہوتا کہ اوسے اپنے بے دور کرے
 اور مشاہدہ میں اختیار ہے +

و قسراً طریقی حضرات نفسانیہ کا
 وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں
 اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
 سو وہ کیا ہے توجہ و مراقبہ ہے اور وہ
 یہ ہے کہ وہ معنی مقدس جو بغیر کیف اور
 مثال نہیں مفہوم ہے اللہ کے نام مبارک کا
 ہو واسطہ عبارت عیسویہ یا عبریہ یا فارسیہ
 وغیرہ اوسکا لحاظ اور اوسکی حفاظت کرے
 اپنے خیال میں اور متوجہ تمام قوتوں اور حواس
 سے قلب صنوبری کے طرف اور اسکی یادداشت
 کری اور تکلف کرے اوسکے لازم کر لینے کو

توجہ اور مراقبہ
 (دوسرا طریق حضرت شمس الدین عظیمی کا)

حق تعالیٰ عیب الکلفة من الیمن و یصیر
 هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض
 الاکابر من النقشبندیة ان المعنى
 المقصود ان غشی علیک فتحمله بصوت
 نور بسیط عظیم یجمع الموجودات العلیة
 والنهیة واجمله فی مقابلة البصيرة
 ومع حفظ ذلك تتوجه الى القلب
 الصنوبری بجمع القوى و تدارك الى
 ان تقوى البصيرة و تذهب الصورة
 و یرتب علی ذلك ظهور المعنى المقصود
 قال حضرة الخواجه عبيد الله الاخرار
 ان المراقبة من المفاعلة فلا بد من
 التراقب من الجانبین مع هذا الابد
 المراقب ان یکون مرابطا لاطلعه علی
 اطلاع الحق سبحانه علی احواله و
 یبدا و مه علی ذلك او یکون مراقبا
 لاطلعه علی موجوده بلا فتور
 و تشتت خاطر

و الطريق الاخر ان یکون مراقبا بقلب
 الصنوبری ولا یتروک الخواطر متعل
 قبه حتی تیسر له الوبط بقلبه الحقیقی
 من غیر ملاحظة معنی المفاعلة و
 الطريق المراقبة اعلى من طریق الترقی

+++ والاثبات +++

+++

یہاں تک کہ کلمات و رمیان سے جانی رہے اور
 اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں
 نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ مئے مقصود کے
 یہ ہیں کہ بخودی ہو جائے پھر خیال کرے ایک
 ایک نور بسیط کے صورت میں جو احاطہ کلی
 ہوئی ہے سب موجودات علیہ و خدیہ کو اور
 اوں کو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
 اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
 ہو اپنے تمام قواسم اور رذراک کرے اس
 امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
 جانی رہے اور مرتب ہو اس امر پر ظہور مئے
 مقصود کا حضرت خواجہ عبيد الله الاخرار نے
 فرمایا ہے کہ مراقبہ باسب مفاعله ہے تو
 ضرور ہی تراقب دونوں طرف سے تو میں شہر
 کرنے والے کو ضرور چاہیے۔ یہ کہ ہو مراقب
 اپنی اطلاع کا حق پہنچانے کے مطلع ہونے سے
 اوں کے حال پر اور اس کی مداومت کرے اور
 یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجود پر
 بلا فتور اور پریشان خاطر کی اور ایک
 اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
 مراقب ہو اور اوں میں کوئی خطرہ نہ آنے دے
 یہاں تک کہ اوں کو اپنے قلب حقیقی سے ربط
 آسان ہو جائے بدون ملاحظہ مئے مفاعله
 کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے
 نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

غیبی خیاں تخت صورتہ فی الخیال و توفیق القلب
الصنوبری حتی تحصل الغیبة و الفناء عن النفس
لأن وقت علی التوفیق فی خیاں من یحصل صورته الشیم
علی کتفاله لا یمن و یعتن من کتفاله لا یمن
قلبک امر متلا و تالی الشیم علی ذلک علی
المتلا و یجعل فی قلبک فانی یجوزک بال
حصن الغیبة و الفناء *

فصل

فی الکلمات لقد سئل الما توفیق حضرت الخیر
عبدالخال خجندی وانی و هی احد عشر کلمة
بی طریق السادة النفسانية علیها و هی
یاد کرد - بازگشت - نگاہداشت
یادداشت - ہویش و دم - سفر
دروطن - نظر بر قدم - خجندی
دلچسپ - وقوف قلبی و قوف
زمانی - وقوف علی دم - وحیث
کان حضرت الخیر - عبدالخال خجندی
حلقه هناء الطائفة لتمام بی القاطه
المصطلح علیها فلنفس حامقہ مدین
بین لاجال و التفصیل و ضلانا انما
وقدلت -

یادکرد - و هو عبارة عن ذکر المسائل
والقلب یعنی کن اماناً فی فکر الانا لذلک

تو چاہیے کہ او کی صورت خیال میں رکھے
اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تاکہ
حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر
وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہیے کہ صورت
شیخ کی اپنے دامنوں پر رکھے کی طرف خیال کرے
اور اپنے قلب کو ایک امر متلا اعتبار کرے
دائیں موندھے تک و شیم کو اس امر میں
کے ساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے
اس سے حضور غیبت اور فنا کے

فصل

حضرت خواجہ عبدالخال خجندی کے کلمات
قد سئل الما توفیق حضرت الخیر
عبدالخال خجندی وانی و هی احد عشر کلمة
بی طریق السادة النفسانية علیها و هی
یاد کرد - بازگشت - نگاہداشت
یادداشت - ہویش و دم - سفر
دروطن - نظر بر قدم - خجندی
دلچسپ - وقوف قلبی و قوف
زمانی - وقوف علی دم - وحیث
کان حضرت الخیر - عبدالخال خجندی
حلقه هناء الطائفة لتمام بی القاطه
المصطلح علیها فلنفس حامقہ مدین
بین لاجال و التفصیل و ضلانا انما
وقدلت -

یادکرد - کہتے ہیں ذکر زبان - یا ذکر قلب
یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔

(پیرایہ فصل حضرت خجندی کے کلمات و طریق السادة النفسانية علیها)

الذکر المستقدرة من الشيخ الزکری
 يحصل ثلاث حصص الحق وطريقة
 تعليم الذکر ان الشيخ يذكرها ولا
 يقبله الكلمة الطيبة والمريد يحضر قلبه
 ومقابلة قلب الشيخ ويقف عينية
 ويطبق فيه كما في بيانه قال حضرت
 الخواجه بهاء الدين قدس سره :
 ان المقصود من الذکر ان يكون
 القلب مأخوذاً مع الحق بوصف
 المحبة والتعظيم لان الذکر
 طهر الغفلة :

بازگشت - یعنی ان الذکر کما ذکر
 يقبله الكلمة الطيبة قال عفيها بذلك
 الانسان الذي انت مقصودى
 ورضائك مطلوب بعينه من هذا
 الذکر ان هذه الكلمة تفيد في
 كل ما طر عن مليم وقيل حتى يخالط الذکر
 ويتفرغ السر عما سوى الخلق واذا
 لم يجد الذکر له اخلاصاً فهذا الكلام
 قال على سبيل التقليد من المحدثين
 فانه يحصل له بركة ذلالت الاخلاص
 ان شاء الله تعالى :

نگاہداشت - وهو عبق عن
 مراقبه الخواطر هي اذا ذكر الكلمة
 ونفسه يراعى ان لا يخطر بباله

جوشنم سے بتایا ہے تاکہ حضور حق محال
 ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
 آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
 قلب، لوح کے قلب کے مقابل کرے۔ اور
 اعلیٰ رکھی دونوں آنکھیں اپنی اور دہن بند
 کر لے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ حضرت خواجہ
 بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصد
 ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو
 محبت اور تعظیم کے ساتھ۔ اس لحاظ سے ذکر غفلت
 کو دفع کرتا ہے۔

بازگشت - یعنی اگر جب قلب ذکر کری
 کلمہ طیبہ کا اس کے بعد زبان سے کہے۔ الہی
 انت مقصودی و رضاک مطلوبی۔ یعنی
 اس ذکر سے الہی تو کی میرا مقصود ہو اور
 تیری ہی رضامطلوب ہے۔ اس واسطے
 کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھا و
 بُرے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے
 اور سر فارغ ہو جائے ماسوائے حق سے
 اور جو ذکر اخلاص نہائے اس کلام
 میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس
 کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا
 ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نگاہداشت - اور یہ عبارت ہے خدوہ کے
 مراقبہ کا یعنی جب دل میں کوئی فکر نہ کرے تو
 اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

خاطر و بخت و امان لا یخطر له خاطر
الغیر فی ساعة او ساعتین فان
ذات مهم عند الکا بر و بعض کل
الا و لیا احیانا ینم لهم هذا المفعول
یا و داشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه علی
سبیل الذوق و بعض الکا بر قال
فی شرح هذه الکلمات الاربع هكذا
یا ذکر دینے تکلف فی الذکر بانه گشت
یعنی رجوع الی الحق سبحانه علی وجه
الاکسار نگاہ داشت یعنی حافظ علی خدا
رجوع یا داشت یعنی سفر و سیر کا رجوع
و رجوع یعنی ان بناء الاما هذا الطریق
علی النفس فینبغی ان یجهد علی حفظها
للفسین فی الطبیعة حتی لا یدخل بغفلة
ولا یخرج بغفلة سفر و وطن یعنی ان سفر
السالت یكون فی الطبیعة البشریة یعنی
لیتقل من الصفات الذمیمة الی الصفات
الحمدیة کا قال بعض الکا بر ان
الشخص اذا انتقل الی اے محل لا
تفارقة الصفات الخبیثة ما لم تنتقل
عنه و قل و بیه الغیب فی الشہادۃ
نظر بر قدم یعنی ان السالت یعنی ان
کیون نظر لا علی قدم نہ مشیتہ
فی البلد و الصحراء حتی لا یفترق

اور اس میں کو شش کرے کہ اس کے
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک عبت
یا و ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرور ہے
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیا کو کہی
کہی یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ یا و داشت دوام
حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض
بزرگوں نے ان چار کلموں کی یوں شرح کی
ہے۔ یا و کر یعنی ذکر میں تکلف۔
باز گشت۔ یعنی اللہ سے رجوع از راہ عجز کے
نگاہ داشت۔ یعنی اس رجوع کی حفاظت
یا و داشت۔ یعنی سفر کو راسخ کرے
تجوش در دم۔ یعنی اس طریق کی بنا
اس امر پر ہے اس کی حفاظت کرے
در میان دو دن نفسوں کے کہ یہ غفلت سے
داخل ہو کہ فی نفس نہ لکے غفلت سے
کوئی سانس۔ سفر و وطن۔ یعنی سالک کا
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنی بری صفتوں کو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے
بعض بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان
کو جائے اسکی صفتیں بری اوسکے ساتھ
ہوتی ہیں جن تک اوسے نہ نقل کرے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھ شہادت میں
نظر بر قدم۔ یعنی سالک کو چاہئے کہ اسکی
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پہرے یا جنگل میں
اسلئے کہ اسکی نظر متفرق نہ ہو جاوے نہ کھینچا

نظرہ و مبصر مالا یبغی فیتفرق علیہ
قلیہ و یکن ان یکون المراد بال نظر الی
قدام ان یکون نظر السالک فی اول
دھلہ الی نہایت السلوک یعنی سال
حضرت الذات فقط کما قال فاراس
بن عیسیٰ البغدادی سالت الحلجہ
فقلت له من المرید فقال هو الراعی
باول قصیدہ الی اللہ فلا یخرج علی
شعہ حقہ یصل ویخجل ان یکون هذا المعنی
هو الذی قالہ السیفی روم ادب
المسافر ان لا یجاوہرہمہ قدہ و محلو
ورائہ یعنی ینبغی للسالک ان یکون
ظاهرہ مع الخلق و باطنہ مع الحق
الیہ بالتسلل و القلب بالحق و ما احسن
ما قبل فی ذلک شخص فمن داخل کن صاحبہ
غافل و من خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی هذه الطريقۃ
الجمعیۃ فی الملاء و التفرد فی الخلوۃ
وقوف زمانی یعنی بحاسب
اوقات نفسک هل مررت باعمال الخیر
و فشکرت باعمال الشر فستغفر علی
ما ابرہم فان حسنات اکابر اشریائہ
المقربین۔

وقوف عددی
هو عبارة عن

اوسے ندیکے اور اوسکا قلب متفرق ہو جائے
اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنی فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارر
بن عیسیٰ البغدادی کا قول ہے کہ میں
نے علاج سے سوال کیا تو میں نے کہا
مرید کون ہے تو انہوں نے کہا ہوا راہی
باول قصیدہ الی اللہ فلا یخرج علی نفق حتی
یصل۔ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ
معنی جو شیخ روم نے فرمایا ہے۔ ادب المسافر
ان کا بیجا و زہمتہ و نہ یعنی مسافر کا ادب یہ
کہ اسکی ہمت کا قدم نیچے نہ پڑے۔ خلوت در
انجمن یعنی سالک چاہے کہ بظاہر خلقت کیساتھ
اور باطن میں خالق کیساتھ ناتہ کام میں اور دل
حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر۔
فمن داخل کن صاحبہ غافل و من خارج
خالط کبعض الاجانب بعض بزرگوں نے کہا ہے
کہ اس طریق میں کہ جمیع مجلس میں اور تفرقہ و خلوت میں۔
وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے اگر
اعمال خیر میں گزرے اوسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد میں گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے
موافق کیونکہ ان حسنات الاہوا سنیات المقربین
یعنی تمکین ابراہیم مقربین کے برائیاں ہیں
وقوف عددی۔ یعنی رعایت عدد کے

۴۵

رعاية الجلاء في الذكر القلبي
الخواطر المتفرقة

وقوت قلبی۔ ہر عبارتہ من
القطعة ونفس من القلب مع جبا
انہی سبب انہ علی وجہ کیا کیوں للقلب
غیر الخی و قالوا ایضا فی مضاعف
ان الذکر من الخی ان یکون واقفا
تنبہ یعنی فی ثناء الذکر من الخی الی
القلب من الخی الذی یقال لہ قلبا
وهو فی الجانب الاویس مما ذبا للذکر
ویجملہ مشقولا بالذکر ولا یترک فی
حر الذکر ولا مفہومہ وحضر الخ
و نقسبذ لم یجعل حبس النفس لا
رعاية العلاء لازما فی الذکر اما
وقوت القلبی فہو لازم عندہ فی
ثناء الذکر والرابطة او غیر ہما و
المقصود من الذکر الوقوت القلبی
وما احسن ما قیل فی ذلک
علی بعض قلوب کن کائنات طائر
من ذلک الاحوال فیک لوالد

ذکر قوی بن جنیت کے ساتھ کہ متفرق خطر سے
نہ آئیں۔

وقوت قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا
اللہ جلانہ کے ساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب
غیر حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے
کہ ذکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے
درمیان قلب منور کی طرف متوجہ ہو جس کو
مجاہذا قلب کہتے ہیں وہ بائیں طرف ہے پس ان
مقابل او سکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے
غافل ہونے دے اور اس کے سامنے سے اور حضرت
خواجہ نقشبند نے جس دم نہیں لازم کیا اور نہ رشتہ
عدد کی ذکر ہیں لیکن وقوت قلبی اون کے نزدیک
لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیر ہما میں
ذکر سے وقوت قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے
یہ شعر اس سامنے ہیں

نہایت

علی بعض قلوب کن کائنات طائر
فمن ذلک الاحوال فیک لوالد
یعنی اپنے دل کے بغیر پروردگار ایسا جیسا پروردگار
اس امر سے تجربہ میں حال پیدا ہوں گے

فصل

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تشدد
یا دوسرا۔ یا بعض معلوم ہوتا ہے

اذا وقع لك فناء الذکر والاشغال
تفرقة او وسوسة او قبض فینبغی

نہایت

ان تغسل بالماء البارد وان لم تغسل
على ذلك لعدم مسألة المزاج بقا
النار وبعد ذلك تدخل الحارة ليصل
الركبتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وترجى لئلا يهلك وقتك
وان لم تغسل وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضن فخالص صلو
تتبعها المراتك فانه يوجب لك تبدل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فتال بالشدة وان لم
يرفع التفرقة بذلك فقل ان هذا
التفرقة منه تعالى وافق في ذلك المرفق
فيه فقصي في عين الجمع جنيد و
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الملاحظة متعلقة بها
لاعمال كمثل الميل المشرف من مخ
بما هو باع قدر عاقل يادر لفسله
او غير حيا من قلبه حتى تن تلك
الخطاة لعل يد ويدل جملده
قد دفعه عن ثلثة خراطم لازمه
المراحم المظنة النفسية والميتانية
والمالكية ونيت الخاطا لحقا في
معرفة الخاطرين ومنهما عسير
لغير البعض بيان فان حصول خاطر
النفس من ارض لقلب تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کرو اسلہ اور چہرہ
پانی پر قدرت نہ رکھو اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہاؤ اسلہ اسکے بعد غلو نہ کریں
داخل ہو اور وہ نہ گھٹیں پٹی اور بہت گرمی
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو
اپنا وقت نہائے اور وہی تفرقہ رہے تو
تضرع باندہ اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو
بڑا مربی ہے۔ کیونکہ امید ہے کہ اس کی
برکت سے تفرقہ جاتا رہے اور جمعیت حاصل
اور جو اس پر بھی تفرقہ بخائی تو کہے یا فعال
تشریک کے ساتھ اور جو اس سے تفرقہ بخائی
کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اس سے
موافقت کرو تو آپس میں جمعیت میں ہو جائے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رعیت اگر طے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اس کے اپنے قلب سے نکال دے
یہاں تک کہ اس خطرہ کو دشمن جانے۔ اور
کوشش کرو اور کو دفع کی اور تین خطروں کی فکر
کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانہ و خطرہ کلانیہ اور خطرہ خطائی کو قائم
رکھے اور خطرہ کو پہچانے اور تیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی انہیں

یہاں تک کہ اس خطرہ کو دشمن جانے۔ اور کوشش کرو اور کو دفع کی اور تین خطروں کی فکر کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ شیطانہ و خطرہ کلانیہ اور خطرہ خطائی کو قائم رکھے اور خطرہ کو پہچانے اور تیز کرنا بہت مشکل ہے اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی انہیں

یہاں تک کہ اس خطرہ کو دشمن جانے۔ اور کوشش کرو اور کو دفع کی اور تین خطروں کی فکر کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ شیطانہ و خطرہ کلانیہ اور خطرہ خطائی کو قائم رکھے اور خطرہ کو پہچانے اور تیز کرنا بہت مشکل ہے اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی انہیں

من يسار القلب والذى من الملك
 يكون من يمين القلب والذى من
 الشئ يكون من فوق القلب وهذا
 معرفة لمن يتجلى بالقوى والزهد و
 الورع والكل الحلال الطيب وكان
 دأبنا يراقب خواطره لا يترك طرا
 يمر به باله والمقصود ان يكون مرابطاً
 لوقت فليس شئ اخر من الوقت فان الوقت يسيف
 قاطع اذا فات الوقت لا يستردك ويكن حفظ الوقت
 بالذكر والمراقبة والصلوة والتلاوة
 واكابر النقشبندية اختاروا من
 جملة وظيفه تلاوة القرآن في الليل
 الفاتحة وقل يا ايها الكافرون وسورة
 الاخلاص والمعوذتين وخاتمة سورة
 الحشر وخاتمة سورة البقر ومن جملة
 وظيفه تلاوة القرآن في النهار سورة
 يس وقال حضرت الخواجه على الرازي
 اذا انقضت ثلاثة قلوب على امر حصل
 مراد العبد المؤمن بذات قلب القرآن
 وقلب العبد وقلب الليل يعني اذا قرأ
 يس التي هي قلب القرآن في التمجيد
 حصل ذات المعنى ومن جملة
 وظائف صلوة النواقل التمجيد
 والاشراق والاستخارة و
 الضمى والتبديد

اور خطرہ شیطان قلب کے بائیں طرف سے
 اور خطرہ ملک قلب کے دائیں طرف سے
 اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے
 یعنی اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اس سے وہ
 جان لیتا ہے جو صاحب تقویٰ اور زائد اور بزرگوار
 اور حلال طیب کہتا ہو اور ہمیشہ خطرہ کی نگہبانی
 کرتا ہو اپنے دامن خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود
 یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے
 وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت سیفِ قائم
 ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور ممکن ہے
 اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
 قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے سب وظيفتوں
 تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو
 الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو احمد اور
 قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
 اور سورہ حشر کا فائتہ اور سورہ بقرہ کا فائتہ اور
 کا وظيفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یس اور حضرت
 خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب
 کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ
 مومن بندہ کے مراد حاصل کرنے کو کافی ہیں
 قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن مجید
 کا یعنی تہجد کی نماز میں سورہ یس کو افلاص دلی سے
 پڑھنا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں سے
 ایک تہجد اور نماز اشراق اور
 نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد

وظائف حضرت نقشبندیہ

اتنا عشر رکعة فان امکن قرائتی کل رکعة
 تسین والا اتمہا فی ثانی برکعات علی هذا
 الترتیب فی الركعة الاولی الفاجر کریم و
 فی الركعة الثانیة الی وہم محسنون فی الركعة الثالثة
 جمیع دنیا محضون فی الركعة الرابعة اطلب سیوف ذلک
 الی ولا الی اہلہم یرجون و فی السادسة
 الی هذا صراط مستقیم و فی السابعة
 الی فہم لما لکون و فی الثامنہ الی آخر
 السورة و فیہ البقیہ یقرآن فی کل رکعة بعد
 الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا وان لم
 یحفظ سورة لیس فیصرہ فی کل صلوٰتہ بعد
 الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ولا یصلی
 المئید بعد التمجید اقل من اربع رکعات
 و وقت التمجید الثالث الاخر
 كما قال الله تعالی فمدا لیل الا
 قلیلا نصفہ او انقص منه قلیلا
 او زاد علیہ و قال صاحب قوت
 القلوب قال الله تعالی فتمجد بہ
 نافلة انت و قال تعالی کأنوافیلا
 من اللیل ما یجھون و الجھوع
 النوم و التمجید القیام فلا
 یكون التمجید الا بعد النوم و
 نہ کتاب الشیخ لا یكون
 التمجید الا بعد النوم و التمجید
 صلوٰۃ النوم

بارہ رکعتیں ہیں اگر ممکن ہو ہر رکعت میں
 سورہ یسین پڑھے اور نہین تو سورہ
 یسین کو آٹھ رکعتوں میں اس
 ترتیب سے پورا کرے کہ پہلے رکعت
 میں واجر کریم تک اور دوسری
 میں وہم جتدون تک اور تیسری
 میں جمیع دنیا محضون تک اور چوتھی
 میں فلک یسجون تک اور پانچویں میں
 ولا الیہم یرجون تک اور چھٹی میں بنا
 صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فہم لما
 لکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے
 آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے
 سورہ اخلاص میں تین مرتبہ اور جو سورہ
 یسین حفظ نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری
 نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور
 نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور تہجد کا
 وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منه قلیلا
 او زاد علیہ اور صاحب قوت القلوب کہتا ہے
 کہ خدا فرماتا ہے فتمجد بہ نافلة لك اور فرمایا ہے
 کأنوافیلا من اللیل یا مجھون اور جمعہ نیند کو کھتر
 میں اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہین جائز
 نہین اور کتاب میں بھی ہے کہ تہجد نہین ہوتی
 مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ ہے
 النوم ہے

وقد روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
سلمه قدم من الليل قدر حلبة شاة وإذا
صل صلاة المذكرة جلس للتشهد وصحبا
للتبليغ إلى الصلوة ويستغل في توجهه بمراقبة
أو ذكره وإن غلب النوم نام لكنه يقو قبل
الصلوة ويوضأ ثم يصل سنة الصلوة في بيته
ويستغل بالاستغفار بطريق الخفية كما هو
خبر عن هذه السلسلة وذهب السجدة مستغفرا
في طريقه وإذا صلى الصلوة مع الجماعة جليل
في موضع مستغفرا بوظيفة الباطنة أن وجد
الجمعة ولا أتى بيته واستغل بوظيفة إلى
أن تظلم الشمس وبعد ذلك يصلي ركعتين
بنية الإشراف وقرأته في كل ركعة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم بعد
ذلك ركعتين بنية الاستخارة ثم ياتى
بدعاء الاستخارة وهو هذا اللهم
خيرني واصرفني ولا تخلفني إلى اختيارى اللهم
اجعل الخيرة في كل قول وعمل اريد
في هذه اليوم واليلة اللهم وفقني
لما تحب وترضى من القول والعمل
في عافية ويسر وإذا كان له بعد
ذلك مهم ديني أو دنيوي كاسباب معيشة
ترجع إليه مع حضور اليقظة وقهر
هذا الدعاء اللهم كن وجمعتي في كل
وجهه ومقصدي في كل قصد وغايتي

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
تم من اللیل قدر حلبة شاة۔ اور جب نماز مذکور
پڑھنے سے توجہ سے جملہ انجیات کا قبلہ رو ہو کر
صبح تک اور مشغول رہے تو جس میں مراقبہ
میں یا ذکر میں اور جو نیند علیہ کرے۔ تو سوئے
بگر صبح سے پہلے اوتھ کھڑا ہو اور وہ کھڑے
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق
خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رہے میں
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھنے کے وقت
جائے میں عجایب مشغول وظیفہ باطن میں جو
جمیعت پائی اور نہیں تو اپنے گھر آجائے اور
مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین بار پڑھے اسکے بعد دو رکعت نماز
استخارہ پھر اسکے بعد دعائی استخارہ سو وہ مشہور
ہو اور اسکے بعد جو اسکے کوئی کام ضروری دنیا
کا ہو جیسے معاش کے لئے اور کئے لئے جائے
حضور اور پیاری کے اور یہ دعا پڑھے اللہ
کن وجمعتی فی کل چیز و مقصدی فی
کل قصد وغایتی فی کل سعی ومجاہد ومعاہد
فی کل قصد وقسم وقہد کئی فی کل امر
تو لینی تو لینی غیبیہ وغنیائی ہے

فی کل سنی و ملجای و ملاذی فی کل قضاء
وظم و کسلی فی کل امر و قولی قولی محبة
و عنایة فی کل حال و یکون دائماً متوجهاً
للقلب الصغیری کا قال تعالیٰ رجال لا
تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و
اذا فرغ من نعمات الدنیویة ترضوا وضوءاً
احد یلاد و دخل خلوتہ و اولاً یجلس لیتمیز
و یستحذہ ثم یتنفل بوظیفہ من المراقبہ
اولاً ذکر و اما صلوة الضعیفی فاثنی عشر
رکعة یقر فی کل رکعة بعد الفاتحة
سورة الاخلاص ثلاثاً و لا یصلیہا اقل
من رکعتین و لا ینبغی ان یصلیہا فی اول
وقت الضعیفی بل یؤخرها الی ان یمضی ربع
النهار کما جاء فی مشکوٰۃ عن زید بن ارقم
انہ رای قوما یصلون الضعیفی فقاموا لعلوا
بن الصلوة فی غیر هذا الساعة افضل
ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال
صلوة الاوابین حین ترمض الفصال
رواة المسام و معنی الرمض شدۃ حر لا یض
من وقع الشمس علی الرمل و غیرہ احوال
و بعد الفصیل حر الشمس و الفصیل ولد
الابل و بعد صلوة اذا حضر الطعام تناول
فان اکلہ مع الاصحاب کان احسن لا فم
اہلہ و اولادہ و لا یاکل وحده یقندر
الامکان و بعد ذلک یقبل ثم یخفی فی المسجد

کل حال ... اور ہمیشہ قلب صغیری سے متوجہ
رہے جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے رجال
لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله
اور حبیب دنیاوی کاموں سے فارغ ہو و غلو
کرتے تازہ اور خلوت میں داخل ہوا و پہلے
جب بیٹھے اپنے شیخ کی روبرو حاضر کرے
پھر مشغول ہوا اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے
یا ذکر سے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار
سورہ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھتے
اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ
تاخیر کرے اتنی کہ پھر پھر دن چڑھ جائے اس
ولے کہ مشکوٰۃ مشریف میں زید بن ارقم سے
تحقیق دیکھا انھوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت
پڑھتے تھے پس کہا لور لوگوں نے جانتا ہے کہ
تحقیق نماز اس وقت میں اس سے بہتر ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز افراہ
جو وقت گرہم ہو فصال پڑھنی چاہو ایت کی سلم نے
اور رمضان کے مہینے میں شریعت گرمی کی تاب آفتاب
سے ریت و غیرہ پرینے جو وقت پائے فصیل گرمی
آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد
نماز کے جو وقت موجود ہو کھانا کھاوے جو یا رسول
صلوات علیہ کھائے تو بہت پچھا ہے اور نہیں اپنے گھر
والوں کے ساتھ کھائے بیوی بچوں کے ساتھ اور
حق المقدور اکیلا نہ کھائے پھر اس کے بعد قبلہ کر و بیٹھو

اول وقت ایضا لصلاة العصر
 یجلس بعد صلاة العصر فی مکانہ
 ویستقل بوظیفۃ الباطنیۃ ولا یضع
 هذا الوقت بعد الامکان و
 یحاسب نفسه فیہ وحفظ ما بین
 العشاءین عند هم من اہم المہمات
 وبعد صلاة العشاء یقرأ فی خراشہ
 قل یا ایہا الکافرون وسورة الا
 خلاص والمعوذتین والاکھنوخ
 الحشر واخر سورة البقرہ مع الحنفی
 وینام مشتغلا بالذکر ویقول قبل
 نومه هذا الاستغفار ثلاثا استغفر
 اللہ الذی لا الہ الا هو الحق الیقوم
 والوب الیہ وهذا احوال صوفی
 ذی الشغل لا الصوفی الصانع
 البال فان ذلک ینشی لہ ان یکون
 فی لیلہ وینام و یتسلی قاصدا
 فی الحق سبحانہ ما قال الشیم الو العباس
 القصاب عندی لا مسام وکھیا
 فان باطنہ غارق فی لجۃ الغشال
 وظاہرہ حاضر لما یرصد من الاحوال
 والافعال اہل الفناء والبقاء بعد الطلح الماحق
 نشرق بالمولد طائیفۃ الوجدان والسمی الخ
 وھم فی غیر المذبح عن الماد بفراد و اللہ
 والکثر جہاد بعد منظر القلب من علی خطی واد

اول وقت اور عصر کو پہلی اول وقت حاضر ہو
 مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنی مکان میں بیٹھ
 اور شغل کری وظیفۃ باطنی کا اور حتی الامکان
 اس وقت کو ضائع نہ کرے اور اس میں اپنی نفس
 سے محاسبہ کرے اور مغرب و عشا کے درمیان
 کے وقت کے حفاظت اولیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ
 ضروری اور عشا کے بعد اپنے بستر میں بیٹھ ہے۔
 قل یا ایہا الکفرون اور سورہ اخلاص اور
 معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقرہ کا
 حضور کے اور سورہ شغل کرنا ہوا ذکر کرنا اور سب
 سے پہلے یہ استغفار تین بار پڑھے استغفر اللہ
 الذی لا الہ الا هو الحق الیقوم والوب الیہ اور
 یہ حال ہو لیے صوفی کا جو کاروبار میں رہتا ہو
 اس صوفی کا نہیں جو فانی بالہال ہو کر اس کو چاہئے
 کہ وہ رات دن مستغرق و متہلک حق میں ہو گیا
 کہا ہم شیخ ابوالعباس قصاب کا میری نزدیک شام
 ہے نہ صبح ہے کہ اس کا باطن غرق ہوتا ہے دریا فنا
 میں اور اس کا ظاہر حاضر ہی واسطے صادر ہونے
 احوال و افعال کے اور اہل فنا و بقا بعد طلب مجاہد
 کے مشرق میں وصول ہو طائیفۃ الوجدان اور سورہ اور
 مشام کے اور وہ اپنی عین مراد میں ہیں اور مراد سے
 پہلے کہ میں نہیں مراد کے اور انہوں نے مقامات
 کرامات کو حجاب سمجھا ہے اور اپنی شرب قلب کو بہت
 دور کر دیا ہے تمام حظ جسمانی اور روحانی سے اور
 فنا کا حصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے

و الوصول الى مرتبة الفناء علا متة الوصول
الى حقيقة محبة الذات ومقام الفناء
موهبة مختصة واختصاص الهی ولسنة
الالهية جارية على ان العطاء المحض لله
هو حقيقة الموهبة لا يكون عاريت
فلذلك كان لا يرجوع فيه ولذا قالوا
الغائي لا يرد الى اوصافه وقال ذو النون
المعنى قدس سره ما رجع من رجوع الامن
الطريق وما وصل اليه احد فارجع عنه

فصل في الفناء والبقاء

سأول حضرت الخواجه نقشبند قدس سره
الفناء على كد وجه فقال على وجهين وان
قال الا كبرانه اكثر من ذلك لكن مرجع الکی
الى هذا الوجهين الاول الفناء من وجود الظلمة
الطبيعية والثاني الفناء من الوجود النوراني
الروحی والحدیث النبوی باطنی یحذف
الوجهين ان الله سبعین الف حجاب من نور طمته
فالفناء الاول هو انه بواسطة ظمته المحی سبحانه
الثاني يذهب الفناء ايضا الى لا يبق للوجود
الروحی شعور لان الشعور من صفات الوجود الروحی
ولانه فاذا ذهب شعور بالشعور لزم ان يذهب
الوجود الروحی فی هذا المقام يكون النور ذاکرا
والقلب ساجدا وصحبة السموات فی هذا
المقام صحبة اما مرتبة وطلبه للمريد فخر
صحيح وذكر القلب به

وصول کے اور مقام فنا محض بخشش اور اختصار
الہی میں اور سنت الہی اس طرح جاری ہے
کہ عطا و محض کہ بخشش کے حقیقت دو ہی ہر عادت
نہیں ہوتی تو ایسے سبب سے اس میں رجوع
نہیں ہے اور اس پر اسطے کہا ہے او یار نے کہ
الغائی لا یرد الی اوصافہ اور کہ ہے ذوالنور
مصری قدس سرہ نے مارجع من رجوع الامن
الطریق وما وصل اليه احد فارجع عنه

فصل فنا اور بقا میں

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا کہ
فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ
بزرگوں نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہوں پر
ہے لیکن سب کا مرجع ان دو وجہوں پر ہے اولی
تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا
وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی
ان دو وجہوں پر مطلق ہے کہ ان لله سبعین الف
حجاب من نور و ظلمته پس فنا پہلے تو بواستط
ظہور حق سبحانہ ہے اور دوسری یہ کہ فنا ہی حقیقی
یعنی باقی نہ رہی وجود نورانی کے لگو کہ شعور اس کے شعور
روحانی کے صفات نہیں ہے اور اس کو لازم ہے کہ
جو وقت شعور کا شعور جائے گا تو لازم آیا و جوڑ جائے
کا جانا اس مقام میں روح ذاکر ہو اور قلب
ساجد ہے اور اس مقام میں سالک کے صحبت
صحیح ہے لیکن اس کے ترتیب اور مرید کو اس کے
طلب صحیح نہیں ہے اول ذکر قلب بہ

فصل فنا اور بقا میں

الشرعية من الأمر والنهي وهو دليل على
احصه حال الفناء والبقاء قال الشيخ
ابن سعيد الشرازي في هذا المعنى كل باطن
يبلغه الظهور فهو باطل وبعد التحقق
بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير
الى الله الذي هو بعد الفناء ويتحقق السير
الى الله وبالله الذي هو مقام النزول الى مبلغ
مغفلة الخلق لا تتوهم الى الحق وهذا مقام
الخواص من الانبياء والمرسلين وفي مقام
النزول هذا يرجعون في كل امر الى الحق متصرفين
مستغفرين والاولياء في هذا المقام هم
من متابعة الانبياء نصيب كما قال الله
تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعني لان الشيخ كالنبي
في فهمه وفي هذا المقام طلب المريد و
الزنية هي شرط اجازة الشيخ وفي هذا
الامر كل تصرف بقطعه وان كان منسوبا
اليه لكنه ليس منه لانه غير ان تصرفا
الشرعية بالكلية ودار صيت اذ صيت
ولكن الله وحده يمكن ان يكون بهذا المعنى

شرعیہ امور و عہدہ کے تجاویز سے اور یہ دلیل ہے
صحت حال قیام بقا کی شیخ ابوسعید خدری
نے کہا جو اسی معنی میں کل باطن میں الخلفہ الظہری
فیہ باطل اور بعد تحقیق قیام بقا کے یعنی سیر الی اللہ
و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہی محقق ہوتی ہے
سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہی
خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرنے
میں حق کی طرف، اور یہ مقام ہے خواص انبیاء
اور مرسلین کا وہ مقام تنزل میں یہ رجوع ہوئے
ہیں ہر امر میں حق کی طرف، زاری اور استغفار
کرتے ہوئے اور اولیاء کو اس مقام میں انبیاء کی
مجاہد میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے
قل ہذا سبیلی استعوا لی اللہ علی بصیرۃ انام
من ابغضہ اسوائے کہ شیخ ایسا جو تپا ہے۔
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب
اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور
اس مقام میں ہر تصرف اس کے فعل کا اگرچہ اُس کی
حرف مشورہ ہے لیکن وہ اس کا نہیں اسوائے کہ وہ
صرفات بشریہ سے بالکل محروم ہو و ماریت اذ
میت و لکن اللہ رفی ممکن ہے کہ اسی معنی

فصل

فضل

و طريق التصرف في باطن المريء
ودفع المرض الدخول في جمل السليم عن الناس

مرید کے باطن میں تصرف کرنے کی طریق
میں اور دفع مرض میں

عالم میں اور
جہاد باطل ہے
ظالم کے خلاف
اللہ عظیم

میں نے واسطے اور
بلجئے ہیں کہ
انہی طرف
میں نے اس پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اور میں نے
 یہ سچ سچ لکھا ہے

سید الشہداء علیہ السلام

مجلس کے اہلینِ حق کے اوج میں ہیں

له طریقان فالطریق الاول انه اذا وقع
 شخص مرض او ابتلى بمعضیة فلیتو صناد
 یصلی رکعتین یتوجه بالتقریر ولا نکسا
 الی الله تعالى ولیطلب فیہ ان یتطهر الشخص المذکور
 یتبتم المذکور ما عرض له ویزیل عنه والثانی ان
 یجعل صاحب المرض والمعضیة نفسه یتبها
 مقام صاحب العارض المذکور ویشغل خاطر
 هذا المقدار یتوجه عنه الی رفع ذلک قبل
 نزول حضرت غزالی فانہ بعد نزوله رجوعه
 خالیاً بحال کلا بد من بدل ففند ذلک بثبت
 المرض مکان اعضائه یتوجه بجملة والمذکور
 فی المرض الواسع الاول ان یتوجه بجملة الی رفع
 ذلک المرض ودفعه عنه الثانی ان یتجمل ذلک
 عنه فی نفسه الثالث ان یتوجه فی دفع الحواظ
 المتفرقة عنه من غیر ان یتعرض لدفع المرض
 لما فیہ من رفع الدراجات لان المرض من
 موجب للتقیة والتصفیة القویة
 الدماغیة فاذا انتقی الدماغ صار متعلق
 هذه القوة الدماغیة ذلک النور المطلق
 البسیط المحیط بجملة الموجودات الذی هو
 مقصود جمیع المكونات والحواظ بالغة
 لحصول هذا المعنی والمقصود فی کتاب
 الحقیقی هكذا ایضاً ان یجلسه مقابلته و
 یقول له فرغ نفسك من کل خاطر ثم یتوجه
 بجملة لرفع الحجاب الظلمانی

اوسکے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جو وقت
 کسی کو بیماری ہو یا کسی گنہ میں مبتلا ہو جائے
 تو وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور اسے
 سے بہت عجز و انکسار کے ساتھ رجوع ہو اور
 اوس میں طلب کری اس سے کہ اوس شخص کو
 پاکی کر دے اوس سے جو اسے عارض ہوئی
 ہے اور دور کر دے اوس سے اور دوسرا
 طریق یہ ہے کہ اپنے تئیں صاحب مرض و معصیہ
 بنائے اور اوسکی جگہ آپ ہو اور شغل ہو
 اور متوجہ ہو اوس سے اوسکے دفع کا پہلے نزول
 حضرت غزالی کے کیونکہ جب وہ نازل ہو
 تو انکا خالی جانا محال ہی اور ضرور یہ بدل اور
 اسوقت نہ رخصت ثابت کر کے عضا کی جگہ اور متوجہ
 ہمت کے ساتھ اور بیماری میں مدد بہت طرح ہی اول
 یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیا تہ واسطے اوس بیمار کو نازل
 ہونیکو دوسری طرح یہ کہ اوٹھائی ہو اوس سے بیماری
 اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطر کو دفع کر نیکو
 اور مرض کو دفع کر کچھ متعرض نہو اسلئے کہ بیماری میں
 درجہ بلند ہو میں اسواسطے کہ بیماری بہت ترقیہ اور
 تصفیہ کا قوا کو داغیہ اور جو وقت پاکی صاف ہو گیا
 دماغ تو اسوقت دماغ سے مطلق ہو گا اور مطلق بسیط
 جمیع موجودات الی کہ وہی مقصود تمام کائنات کا خطر کو
 مانع ہیں اس کو خطر کو اور تصرف کو طالب حقیقی میں اسلئے
 ایضاً اوس کو اپنے ساتھ لے آو کہو کہ کل خطر کو دور
 کوفانی کر دے یہ متوجہ ہو ہمت کیا تہ واسطے اوٹھائے و نازل ہو

بشر فی الجہان النورانی واذا حصلت له
الغیۃ لا یتوجہ نہ الا ان حصلت له
عقدۃ فی قلبہا والذی ینسب الی شخص
من الاحوال الایۃ ہوانہ اذا حضر اجنبی
وہو فی الخاطر لا یلم من الايمان او صلوات
او صومہ او تحصیل علمہ دینی یقولون
حاصل من نسبتہ الاصلام والدیانۃ والعلم
والحاصل انہ ظہر بسبب هذا الوصول
هذا المعنی وكان وجودہ فی الخاطر مقتضیاً
انفاسہ وان ظہر من وصولہ الحجۃ
والعقۃ یقولون ظہر منہ نسبتہ المجدۃ
فی معرفۃ احوال المیت یجلس محاذی القبر
و یقرأ آیتہ الکرسی مرۃ وسورۃ الاخلاص
انما عشر مرۃ وتحتل نفسہ من کل خاطر
فکل ما لاجلہ بعد ذات فہو منہ واذا
وقع من المرید سوء ادب فلا ینبغی
للمتبحر ان ینبغی فی سلب حالہ لکن یتوجہ
بہتمہ علی الطریق المعمود فی دفع الظلمۃ
والکدورۃ عنہ او یا مرۃ بذاکر النفس
الانبات فترفع عنہ ثلاث الظلمۃ بهذا
الطریق بان یناظر فی جانب النصف
حسبہ المحدثات بنظر انشاء و
فی جانب الاثبات بمقصور ذات
المعمود بالحق بالبقاء و

فصل

پہر حجاب نورانی کے۔ اور جب آئینہ غیبت
حاصل ہو جائے تو اس کے واسطے توجہ نہ کرے
مگر جو کوئی گرہ پڑ جائے تو اس سے کہول ہے
اور وہ نسبت کی جاتی ہے کسی شخص کی طرف
احوال آنے واسطے سے وہ یہ ہے کہ جو ذات
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر میں حاصل ہو ایک
جگہ ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم و دین کی
تو کہتے ہیں اس سے نسبت اسلام اور دین
و علم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر
ہو البیہاس اصل کے یہ معنی اور جو وجود اس کا
خاطر میں اس کے انفس کی مقتضیات سے اور جو
اس کے فتنے سے محبت و عشق ظاہر ہو کہتے ہیں نسبت
جذبہ اس ظاہر ہوئی اور نسبت کے حال کی معرفت
کے واسطے یوں ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور آیتہ الکرسی
ایک بار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے اور اپنے نفس کو
سب خطر و فتنے خالی کرے تو پھر جو کچھ دل میں چلے گا تو وہ
اوسے سے ہے اور جب یہ یاد ہو کوئی بے ادبی ہو جائے
تو شیخ کہ نہیں مناسب کہ اس کے سلب حال کے واسطے
کوشش کرے لیکن توجہ ہو اپنی ہمت سے طریق معلوم
کے موافق دفع کر تین اس کی ظلمت اور کدورت کے یا
اوسکو امر کرے کہ نفی اثبات کا ذکر کرے تو اس سے
اوسکی ظلمت جاتی رہی اس طرح سے کہ ملاحظہ کری جانب نفی میں
تمام محذرات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات میں
تصور کرے ذات معبود و حق کو ساتھ بقا کے

فصل

محقق احوال میت

سلب ملکات مرید

فصل اول

فی الآداب الآداب الظاہریۃ مع الحق سبحانہ ہی ان یکون قائما بالا وامرو النواہی الشرعیۃ ویکون دائما علی الطہارۃ مستغفرا محمدا طافی جمیع الامور ویکون متبعاً لا تار السلف الصالح عاملاً بها وادب الباطن هو ان تحفظ قلبک من خطور الہتیار سوائے کان خیرا وشرافانہما فی الحجاب سواء وادب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ہذا القیاس وادب الاولیاء ہی انک فی مجالسہم تحفظ خواطرتک ولا تتکلم فی حضورہم بصوت عال ولا تشغل فی حضورہم بصلوۃ التوافل وان صلیت معہم فحسن ولا تتکلم فی أثناء کلامہم بل لا تتکلم معہم من غیر ان یسئلوک وکل ما یرکونہ اجعلہ مکر وھک ولا تنظر فی بیتہم الی اسبابہم وحوالہم ولا یخطر ببالک رواحۃ الشیخ الاخر وخذک منہ بل اعتقد ان شیخک ہذا هو موصیلتک الی مولاک ولا تلتق قلبک بسواء فان ذلک موجب لغیر ذلک والحاصل ان کل ما یرکھ الضمیر الانسانی فارقہ وتجنبہ فان سوء الآداب مع الشافخ خاصیۃ تقتضی سدا الطریقۃ وعد موصول فیض

آداب میں آداب ظاہرہ حق سبحانہ کے ساتھ یہ ہیں — کہ قائم ہوئی امر و نہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پر رہے اور سب امور میں احتیاط کرنا رہے اور آراستہ صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اوپر عمل کرے اور باطن کا ادب یہ ہو کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اوس میں غیر کا خطر نہ آئے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اسے کہ حجاب ہونے میں وہ تو برابر ہیں اور ادب بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیاء کا ادب یہ ہے کہ ان کی مجلس میں اپنے خظرون کی حفاظت کرے اور ان کے حضور میں میں بلند آواز سے نہ بولے اور ان کے حضور میں نماز نوافل نہ پڑھے اور ان کے ساتھ اگر پڑھے تو بہت احتیاط اور ان کے کلام کے درمیان بول نہ اوسے بلکہ جب تک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے اور جب کہ وہ مکر وہ جانیں اوسے آپ بھی مکر وہ سمجھے اور اوس کے گھر میں اس کے اسباب اور اخراجوں کی طرف نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطر نہ لاو کہ اوس شیخ کی خدمت میں جاوے اور اوس سے فیض حاصل کرے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ میرا میرا بھگوار پتہ ہے کا تیرے مولا کے پاس اپنی پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کیونکہ میرا تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل یہ ہو کہ جس کے کوطبعت انسانی مکر وہ جانے اوس سے الگ ہو اور بچے اوس سے کیونکہ بے ادبی مخصوصا مشائخ کی راہ خدا کی مان ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا

وَيَبْنِي لَكَ اَنْ لَا يَكُونَ فِي قَلْبِكَ وَنَظَرِكَ
عَدْلًا حَقًّا وَاسْمُهُ وَكُنْ دَائِمًا مَعَ الْحَقِّ لَا تَخْذَلْ
الْعَقْلَ الْبَيْتَ سَبِيلًا وَمَا لِحَسَنِ مَا قِيلَ

ترجمہ

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بحقيقة
فان دمت في ذی الحال صاحب غفلة
فانت للاسلام سبب بحقيقة

وخطر الاعیاء من روية الالوان و
الاشكال المختلفة وکیون ایضاً من مطالعة
الکتاب ومن الصحیفة المفارقة فیبنی السالك
ان يكون ایا ما بنی ملاحظه الاعیاء
فی صحیفة صاحب دولة تمت له السعادة
الجمعیة لتصل له بركة ملكة المحضو
الجمعیة من ملكة المحضو يحصل الرضاء
والسليم اللذان هما نهاية العبودیة
والعبادة وكمال الاسلام فی التسليم
التفویض فان صاحب التسليم لو طوق
فی رقبته طوق اللعنة كابلین فكان
راضیاً به حیث انه قضاء الحق وتقديره كمثل
رضاءه بايمانه واسلامه لان الطالب الصادق
راض بقضاه الله وقدره ولا يفعل نفسه واذا
وقع الطالب مكره حصل التفاوت عنده
فهو عبد لنفسه فان لم يحصل عنده تفاوت
كان عبده اصل كل امر واساسه

اور تجھے چاہیے کہ تیرے دل میں اور نظر میں حق
اور اس کے نام کی ہوا اور جوشہ رہے با خدا کہ
غفلت راہ نہ پائے اور کیا خوب کہا ہے شدت
اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بحقيقة
فان دمت في ذی الحال صاحب غفلة
فانت للاسلام سبب بحقيقة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے بین رنگ اور
سکلیں مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ
سے اور ایسی صحت سے جو تفرقہ دالے تو مالک
کو چاہیے کہ کچھ دنوں سے خطہ اختیار کرے کسی
ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جہو پوری پور
سعادت ہو جمعیت کی کہ اس کی برکت سے مالک
کو ملے حضور اور حقیقت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور
حاصل ہو تا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے
میں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہی اور
تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لغت
کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راہ
ہوگا اس سے اس حقیقت سے کہ وہ قضا ہی حق کی
اور تقدیر الہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے
راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے تقاضا
قدر سے اس کا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکر
یہونچے اور اس کو تفاوت ہو تو وہ اپنے
نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اس
کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

صفت کہ تیرے
دل میں حق
اور اس کے نام
کی ہوا اور جوشہ
رہے با خدا کہ
غفلت راہ نہ پائے
اور کیا خوب کہا
ہے شدت اذا كنت
في الوقت عن الحق
غافلا فانت في
الكفر لكن بحقيقة
فان دمت في ذی
الحال صاحب غفلة
فانت للاسلام
سبب بحقيقة

هذا فليتي لك ايها العالم ان تكون
 دائما عبدا كما انه تعالى دائما ربا و اذا
 كان في مدح و ذم تفاوت فزايد
 اصنا محبنا لك جملة سائر الخواص التواضع
 قد ذكر والله الموفق الحمد لله رب
 العالمين والصلاة والسلام على سيد
 محمد سيد الاولين والاخرين وعلى اله
 واصحابه والتابعين بهم باحسان
 الى يوم الدين انتهى كاتب الحروف
 گوید کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید
 بن شیخ احمد السهروردی را در بیان اشغال
 طریقه احمدیہ مکاتیب ست بنایت متین
 از انجمله مکاتیب کہ ایشان آنها را نوید نمایند
 بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاده
 بودند و در آخر آنها بخط خود این عبارت را
 نوشتم کہ مخدوم عرفان پنا یا ہر سہ مکتوب
 این خاکسار را بمطالعہ گرامی مشرف سازند
 و اما فقیر عبد الاحد غنی اللہ عنہ درین رسالہ
 بعینہا نقل کرده می شود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد لله على كل حال
 بمشيرة غزيرة خاسر است از لطائف
 انسانی پر سیدہ بودند معلوم نمایند کہ لطائف
 چنگانہ انسانی کہ قلب و سر و
 غنی و غنی باشت از عالم امرند مقام
 آنها فوق العرش است کہ بلاسکانیت

(مکتوب اول از شیخ عبد الاحد صاحب)

یہ ہے۔ تو اسے ساکب سمجھ جائیے کہ ہمیشہ
 بندہ ہو اور سکا جیسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ رب ہے
 اور جب مدح اور ذمت میں فرق ہو تو حجاب
 اپنے دل کے بتوں کی کرتا ہر سب سر خواص و
 عوام کا ذکر کر دیا گیا اور اللہ توفیق و نیوالا ہے
 الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام
 على سيدنا محمد سيد الاولين والاخرين
 وعلى اله واصحابه والتابعين لهم باحسان
 الى يوم الدين انھي كاتب حروف كاتبا ہے
 کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ
 احمد سهروردی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال
 کے بہت عمدہ مکتوب ہیں ان میں سے
 تین مکتوب خواہوں نے لکھو اگر حضرت والد
 بزرگوار کو بھیجے۔ اور ان کے آخر
 ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی کہ مخدوم
 عرفان پنا یا اس خاکسار کے تینوں مکتوب
 اپنے مرطالعہ سے مشرف کرنا۔

راقم فقیر عبد الاحد غنی اللہ عنہ
 وہ مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کئے
 جاتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد لله على كل حال۔ بمشيرة غزيرة خاسر است
 نے لطیفہ انسانی پوچھتے۔ سو معلوم
 کریں کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و سر و
 و سر و غنی و غنی باشت از عالم امر سے ہیں ان کا
 مقام فوق العرش ہے۔ جسے لامکان کہتے ہیں

موصوف و عالم ارواح نیز انرا گویند حق جل
و علا کمال قدرت خویش آن لطائف تشتی
و تعلق بدن انسانی دادہ از انجا فرو آورده
ہر یکے را بموضع خاص از بدن کہ مناسب
آن بود جا دادہ است قلب را جانب
چپ از سینہ بہ پستان جا دادہ است
روح را کہ لطیف تر از قلب است و مقابل
آن بجانب راست او۔ اخفی کہ لطیف و حسن
لطائف است در میان حقیقی سینہ و
بتر را در میان قلب و اخفی و غنی را در میان
روح و اخفی و ولایت ہر یکے ازین لطائف
زیر قدم پیغمبر اولہ العزم است چنانچہ ولایت
قلب زیر قدم آدم است علی نبینا
و علیہ السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت
ابراہیم است علی نبینا و علیہ السلام و ولایت
سر زیر قدم حضرت مرے علی نبینا
و علیہ السلام و ولایت اخفی زیر قدم حضرت
عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام و ولایت اخفی
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء و علیہ و علیہم
الصلوات و التسلیمات۔

باید دانست کہ تفاوت اقدام اولیا از
راہ حقین لطائف است پس ہر کہ زیر قدم
حضرت آدم است علیہ السلام و ولایت
وی ولایت قلب است و وحی صاحب
استعداد ایک درجہ ولایت است ۵

اور عالم ارواح ہی او سے کہتے ہیں حق جل
و علی نے کمال قدرت سے اپنے او کو لطائف
کو بدن انسان سے تشتیق اور تعلق دیکر وہاں سے
نیچے اتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ میں انسان
کے بدن میں جو اس کے مناسب تھا جائے دی ہے
قلب کو سینہ کے بائیں طرف لپٹائیں جائے دی ہے
روح کو جو قلب زیادہ لطیف ہو اور مقابلہ دینے والا
اخفی کہ لطیف اور حسن لطائف ہو در میان حقیقی سینہ
کے سر کو در میان قلب اور اخفی کے۔

خفی کو در میان روح اور اخفی کے

اور ولایت اس میں سے ہر ایک لطیف کے زیر قدم
ایک اولو العزم پیغمبر کے ہی چنانچہ قلب کی ولایت
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر
قدم ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور سر
کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے
زیر قدم ہے۔ اور اخفی کی ولایت حضرت عیسیٰ
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء و علیہ و علیہم
الصلوات کے زیر قدم ہے۔

جانتا چاہیے کہ اولیاء کے قدموں کی تفاوت
انہیں لطیفوں کو راہ سے ہے تو جو زیر قدم
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اس کی ولایت
ولایت قلب ہے۔ اور وہ صاحب استعداد
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

روح اخفی و قلب حقیقی (تحتی لطائف انسانی)

از درجات خمسہ و کسی کو زیر قدم حضرت ابراہیم
ست ولایت وی ولایت روحی ست و وی را
استعداد و درجہ است از درجات خمسہ و کسی
کو زیر قدم حضرت موسی است ولایت و
ولایت سرست و وی خداوند سے درجہ
است از درجات مذکور و کسی کو زیر قدم
حضرت عیسی ست ولایت وی ولایت خفی
ست و وی مستعد چار درجہ است از ان
درجات و کسی کو زیر قدم حضرت سرور عالم
کائنات است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیم
ولایت وی ولایت اخفی است کہ اعظم و علی
را حسن درجات ست و صاحب این ولایت
را قابلیت ہر پنج درجہ ولایت ست۔ باید
دانست کہ تفاوت اقدام انبیاء علیہم السلام
بینہم ازین راہ نیست بلکہ از راہ نبوت ست
پس ہر کہ ازین بزرگواران درین راہ پیش قدم
باشد همان از دیگران افضل خواہد بود چنانچہ
حضرت موسی از حضرت عیسی در مقام نبوت
پیش قدم ست بنا بر ان از حضرت عیسی
افضل آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت
عیسی از حضرت موسی غالب ست چنانچہ
بالا تنہوم گفت دیگر باید دانست کہ اگر مرشد
و مرولی طالب صداق المشرب باشد می تواند
کہ وی را براسے کہ خود قطع منازل نمودہ ولیکن
فرماید و کمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے۔ اور جہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اوس کی ولایت
ولایت روحی ہے اور اوس کو دو درجوں کی ولایت
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے۔ اور جہ
زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے ہے اور کسی کو ولایت
ولایت سر ہے وہ ولایت کے تین درجوں کی
استعداد رکھتا ہے درجہات خمسہ سے۔ اور جہ زیر قدم
حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے اور کسی ولایت ولایت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے
اون درجوں پر سے اور جہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے زیر قدم ہے اور کسی ولایت ولایت اخفی
اعظم و اعلیٰ اور احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت ہے۔ اور جہ
چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت اور کسی
اوس میں اس راہ سے نہیں ہو بلکہ نبوت کے راہ سے
ہو جس جوان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم
ہو گا وہ ہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت
موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے مقام
نبوت میں پیش قدم میں ایسے حضرت عیسی سے
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسی حضرت
موسی سے غالب ہیں جیسا اور پر گھبراہ۔ دو تہرے
بر امر جانا چاہئے کہ اگر مرشد و مرولی طالب کا صداق
المشرب ہوگا تو اوس سے ہو سکتا ہے کہ جس سے
آپ قطع منازل کئے ہیں اسی راہ طالب کو بھی جیسا
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہنچائے

اور ان میں یہ اگرچہ خود استعداد فروزین استعداد
داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض و طول
داریمند و در اندر ہر وقت دیگر موقوف
فرمایند و اگر از احوال و احوال لطایف پر سید و
بودند معلوم نمایند کہ ہر کس مدافعی کشف و
دید خود چیز سے گفتہ و نوشتہ است و بران
بیاقتنا تعبیر و تالیف و تفسیر معاملات
منوہ اما انجامہ از حضرت عالی درجات خود معلوم
منوہ و در منصب شری آرد باید دانست کہ توفیق
نور ز دست و نور از روح نور سرخ است و نور
سرخ و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز ظاہر
و حقیقت و باہیت نفس پر سیدہ بودند معلوم
شریف باد کہ نفس خبیثہ است از عالم خلق و محل می
و باع است بالذات بشرارت و خباثت متصف
است و خود را در رنگ لطایف لطیفہ نفیسہ
و المنوہ است و دعوی ریاست و کیاست
کردہ بر تمامی اجزاء و لطائف تصرفات فاسد
منوہ و باخواہی ملہیں پر تبلیس علیہ اللعنتہ سائر
لطایف و اجزاء باوصاف و نمیمہ خود متصف
ساختہ است و از توجہ بخیاب قدس خداوندی
محروم دانستہ تجارت ابدی و مباحثت سر
رسانیدہ ہر کرا غایت ازلی و سنگیری و نہونی
منوہ و بشرارت و خباثت وی اطلاع یافتہ
از مکارہ و مفسدوی ردی تافستہ متوجہ
از مکارہ قدس گنہ بسادت ابدی پیوستہ

اور وہ میرید اگرچہ خود اپنی استعداد و کمزری گناہوں
یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد سے
زیادہ ہے مندر رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف
فرمائیں اور احوال و لطایف کے رنگ پر چسے تھے
معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے
موافقی کچھ کہا اور رکھتا ہے اور اسکے اوپر بنا تبیر
و تالیف اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں اب تو
حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے۔ لکھتا ہوں۔
جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے۔ اور روح
کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور
خفی کا نور سیاہ و اخفی کا نور سبز ظاہر
و باہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو
کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اوس کا محمل
و باع ہے بالذات شرارت و خباثت سے متصف
ہے اور اپنے تئیں لطایف کی طرح لطیفہ نفیسہ
کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعوی کر کے تمام
اجزاء و لطایف پر تصرفات فاسد کر کے شیطانیان
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزاء کو
اپنے اوصاف و نمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور
درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے غایت
ازلی سے جس کی دستگیری و نہائی کی اوس نے
اوس کی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اوس کے
فریبوں اور مفسدوں سے موندھ پھیر کر متوجہ اس درگاہ
پاک کا ہوا اور مساوت ابدی کو پہونچایا۔

رہبان رنگین لطایف

رہبان حقیقت و باہیت نفس

و چون نفس منکی تو مظهر گرد و دوازده اوصاف و
 رذائل خود با کل بیرون آید پیرائینه بفضل
 سبحانه بر مرتبه عظیم از ولایت و قرب و مشاہدہ
 و بمقام رضا مشرف می شود و از جمیع لطایف
 انسانی بالا دست میگردد و سیر و می از ہم بلند
 میرود و می را بعد حصول برکت حد را جلا
 میفرماید و ریاست و کیاست لطایف و سے
 را می بخشد و عجیب صبر است اجتناب الاشیاء
 بعد از تطہیر و تنویر اشرف الاشیاء می گردد
 اعلیٰک یدل الله سیدانہ حسنات قابل
 علیہ السلام و خیار کہ فی الجاہلیۃ خیار کہ فی الاسلام
 فقہود الاسلام عن من یقع الھدے
 بسم الله الرحمن الرحیم
 و سلامه عنی عبادہ الذین اصطفی اما
 بعد چون سالک از حجاب هستی و خویشین پرستی
 بیرون شود و ویدہ باطنش کجیل الجواهر معرفتہ
 کتمل گردد و لا محالہ آیات و کرامات کہ در نفس
 و می حکم و فی نفسکم افلا تبھرون امی فی انکم ابدا
 عظیمہ افلا تبھرون مبصر البصیرۃ موعود است
 مشاہدہ نماید بعد از ان بمقتضی من عرف نفسه
 عرف ربہ بار و بار گاہ قدس یا بد برنے از
 حقایق و آیات کہ در قالب انسانی تعبیر نموده
 مذکور میگردد و بگوشت و پوست استماع نمایند
 بدانند کہ انسان کہ عالم صغیر عبارت از ان است
 مرکب از اجزاء عشرہ است کہ اصول آنها

او جب نفس پاک و مظهر ہو جاتا ہے اور اپنے
 سبب صف رذائل بالکل چھوڑ دیتا اور البتہ اللہ
 سبحانہ کو فضل و کرم سے مرتبہ و ولایت کے اور قرب
 اور مشاہدہ اور مقام رضا کو مشرف ہوتا ہے اور سب
 لطائف انسانی سے بالا دست ہو جاتا ہے اور اسکی
 سیرت بلند ہوتی ہے اور اسکو حصول برکت بعد تخت حد
 پر اجلاس فرماتے ہیں اور ریاست کیاست سب
 لطائف کی اسکو ملتی ہے عجیب بصیرت کہ جو سب سے
 خبیث زیادہ ہے بعد پاک اور منور ہونے کے اشرف
 سب سے ہو جاتا ہے اور انکے پہلے اللہ سیدانہ حسنات
 فرمایا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیار کہ فی الجاہلیۃ
 خیار کہ فی الاسلام انفقہوا الاسلام علی من اتبع
 الھدی - بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام
 علی عبادہ الذین اصطفی - اس کے بعد جانا
 چاہئے کہ جب سالک اپنی رستی اور خود پرستی سے
 نکل آتا ہے اور اسکو باطن کی آنکھ معرفت کو کھل جاتا
 ہے سرمد سا ہو جاتی ہے تو خیر و رشتین اور کرامتین
 جو اسکو نفس میں چشم بصیرت میں امانت رکھی
 ہوئی ہے وہ بموجب فی انکم افلا تبھرون امی فی انکم
 آیات عظیمہ افلا تبھرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہے اسکی
 بعد بمقتضی من عرف نفسه فقد عرف ربہ بارگاہ
 قدس میں داخل پاتا ہے و قالب انسانی میں جو حقایق
 اور آیتیں تعبیر ہیں کچھ انہیں سے مذکور کرتی ہیں مگر
 ہوش سنو جان لو کہ انسان کہ اسکو عالم صغیر
 کہتے ہیں اس اجزاء سے مرکب ہے جنکی اصلین

مشاہدہ و دور
 رذائل کہ بدلتا ہے
 اسے شایستگی
 پیکون کی بیرون
 سے
 واسلام
 میں
 میں بھی اجازت
 میں

(نصہ و تہذیب)

دور عالم کبریاست عالم کبر عبارت از مجموعہ کائنات
 ہے یہ خلق پر امر و نہیجہ از ان از عالم خلق است
 کہ نفس و عناصر اربعہ است یعنی از ان از عالم امر
 باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق
 موجود است چنانچہ اصول لطائف خمسہ مذکورہ
 در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است
 و عالم کائنات معروف و مستحق است و فوق عرش
 مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا
 قلب را بر رزخ و ربیان عالم خلق و امر
 و مودہ اندر چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید
 است و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم
 خلق است و روبرو با مردار و دوسے را نیز بر رزخ
 گفته اند و فوق اصل قلب اصل روح است
 و فوق آن اصل سر و فوق آن اصل خفی و
 فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علا
 خواست کہ انسان را بقضائے حکمت بالغہ
 باین نوع ترکیب و تدبیر از تسویہ قالب
 ہر یک ازین لطائف خمسہ را لقی و تعقی
 باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش و دو
 آورده ببقایم خاص کہ ہر یک بآنان مقام نسبت
 بر زمین ساختہ لطیفہ قلب را درین
 مضغہ کہ در تہ پستان چپ است و قلب
 صنوبری کہ خوانند جادادند و صنوبری
 نقشب برائے آن کنند کہ دسے مانند ثمر
 صنوبر مقلبت و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبریاست ہے اور عالم کبر مجموعہ کائنات
 ہے خلق ہو خواہ امر و نہیجہ از ان دس میں پانچ
 عالم خلق سے میں ایک تو نفس اور چار عنصر اور پانچ
 پانچ عالم امر سے میں چار عناصر کے اصلین
 عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ مذکورہ
 اصلین عالم امر میں جو عرش کے اوپر لائے
 مشہور ہے مستحق ہیں اور فوق عرش مجید
 اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی
 سبب قلب کو بر رزخ و ربیان عالم خلق و عالم امر
 کے فرمایا ہے اس واسطے کہ عالم خلق کے انتہا عرش
 مجید ہے اور اس وجہ کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا
 منتهی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اور یہ بھی
 بر رزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح
 اور اس کے فوق اصل سر اور اس کی فوق اصل خفی اور
 اس کی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ
 انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضائے اس نوع
 سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان
 لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے
 تعلقی اور تعقی دیگر فوق العرش سے اور تاکہ
 مقام خاص میں جس کو جس مقام سے مناسب تھا
 ممکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو رزخ
 پستان چپ ہے اور اس سے قلب صنوبری
 کہتے ہیں جائے دی اور اس سے صنوبری اس واسطے
 کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہے جو کثرت
 ہوا ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

صفت اصنافی حق است کہ عبارت از فعل و
 کمون است کمال این آنست کہ در فعل حق جل
 و علا فانی و متہنک گردد و بہمان فعل بقایا بلین
 زمان سالک خود را سلوب الفضل خواہد یافت و
 افعال خود را درست منسوب بحق جل و علا خواہد یافت
 فنا و قلب و تجلی فعلی کنایہ از ہمین است و نشان آن
 آنست کہ تعلق علمی وحی بشیر حق نماید یعنی قلب با حق
 را مطلقاً فراموش سازد بحدیکہ اگر سالک تکلف
 نماید یک لحظہ یاد اسوای نتواند کرد درین
 هنگام چنانچہ علم اشیا از وی زائل شدہ محبت
 اشیا از وی ازل شدہ محبت اشیا بطریق اولی
 رخت بر بستہ باشد و چون سالک بفناء
 قلب مشرف شد و دل جماعت اولیا گشت
 و این فنا و قلب بی قطع تمام دائرہ امکان کہ
 عبارت از مرکز فرش تا عرض تا افق تا تمام عالم
 امر باشد و بی قطع مراتب عشرہ یعنی
 زبدہ - مشرب - توکل - رضا - تسلیم - قناعت - یاس
 از ناس - فقر - فراغ - ریاضت - کہ صوفیہ علیہ
 بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بند و نور
 قلب را نور زد فرمودہ اند ولایت این
 لطیفہ زیر قدم آدم است علی شینا و علیہ
 الصلوٰۃ و السلام و ہر کہ آدمی المشرب
 است وصول دس بجانب قدس از را
 ہمیں لطیفہ خواہد بود و اگر تشر و کشش
 پیر کامل و صاحب این مشرب را

صفت اصنافی حق کی ہے کہ اوسے فعل اور
 کمون کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے حق جل و علا
 کے فعل میں فانی و نہیت ہو جائے اور اسی فعل
 سے بقا پائے اسوقت را کہ اپنے تئیں سلوب
 الفضل پا لگے اور اپنے افعال حق علی علا سے درست
 نسبت کر لگے فنا و قلب و تجلی فعلی اسی سے کنایہ ہو اور
 نشان یہ ہو کہ علمی وحی تعلق اور نہ غیر حق سے ہوگا
 یعنی قلب سو کو بالکل فراموش کر دیگا یہ ہاں تک کہ
 اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ ماسوا کو یاد
 کر لگا اور سوقت جیسا علم اشیا دوس سے زایل ہوگا
 ہو۔ محبت اشیا بطریق اولی جاتی رہے گی اور جب
 سالک فنا و قلب سے مشرف ہوا۔ اولیا کی
 جماعت میں داخل ہوگا۔ اور یہ فنا و قلب بدو
 طے کرنے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش
 سے عرض تک اور عرض سے تمام عالم امر
 تک ہے اور بغیر طے کرنے مراتب عشرہ کے
 یعنی زبدہ - مشرب - توکل - رضا - تسلیم - قناعت -
 یاس لوگوں سے فقر - فراغ - ریاضت جو
 صوفیہ علیہ نے لکھا بیان کیا ہو حاصل نہیں ہوتا
 اور نور قلب کو نور ز فرمایا ہے اس لطیفہ
 کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
 و السلام کے زیر قدم ہے

اور جو آدمی المشرب ہے۔ اسکا وصول درگاہ
 قدس کی طرف اسی لطیفہ کے راہ سے ہوگا
 کہ زبردستی و کشش پیر کامل سے اور اس مشرب کا

استعداد حصول ایک درجہ از درجہ تہیجکند و لا
خواہد بود و مگر بقدر قاسم لطیفہ روح چون
الطیفہ است از قلب مناسبت بر آستان زیادہ
بودن بآستان و در انجا منبہ راست از سینہ درون
زیر پتان جادو اند و اصل الاصل ابن لطیفہ
صفات ثبوتیہ حق است و یک گام بحضرت
ذات از فعل نزدیکتر است مالمک بعد از
حصول قنار ابن لطیفہ کہ مربوط بجمعی صفاتی صفات
خود را از خود مملو بہ خواہد یافت بلکہ منسوب
بجناب قدس خواہد دانست و نور ابن لطیفہ را
نور سرخ فرمودہ اند و ولایت ابن لطیفہ زیر
قدم حضرت ابراہیم است علی نبینا و علیہ الصلوۃ
و السلام و ہر کہ ابراہیمی الشرب باشد سیر و
بجائے قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود و بعد از
قطع مراتب قلب و صاحب این مشرب را
استعداد حصول دو درجہ از درجہ تہیجکند و لا
تہیجکند است الا بقدر من القاسم و لطیفہ سر
کہ الطیفہ از روح است وی را نزدیک وسط
سینہ جانب قلب جادو اند و اصل الاصل
وی ابن ثبوتات ذاتیہ است کہ کامی از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول قنار
ابن لطیفہ مربوط بجمعی ثبوتات است و
ولایت ابن لطیفہ زیر قدم حضرت موسی
است علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام و ہر کہ
موسی الشرب باشد وصول او بجناب

صاحب کو استعداد حصول ایک درجہ کی پانچوا
درجوں ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زبردستی
کے کسی زبردست کے اور لطیفہ روح جو
بہت لطیف ہو قلب کے او کو مناسبت راستوں کے
زیادہ تھی اس واسطے او کو سینہ کے راستہ کی طرف
زیر پتان جادی اور اصل الاصل اس لطیفہ کی صفات
ثبوتیہ حق ہے۔ اور ایک قدم حضرت ذات کی
طرف فعل سے نزدیکتر ہے۔ مالمک بعد حصول
قنار اس لطیفہ کے مانتہ جمعی صفاتی کے اپنی صفات
کو اپنے سے مملو بہ پائے گا۔ بلکہ جناب قدس
سے منسوب جائے گا۔ اور اس لطیفہ کا نور سرخ
فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت
ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام کے زیر
قدم ہے اور جو کوئی ابراہیم الشرب ہوگا وہ
اس کی سیر جناب قدس کی طرف اسی لطیفہ سے
ہوگی بعد از قطع مراتب قلب کے اور اس مشرب
وائے کو استعداد حصول دو درجہ کی تہیجکند مراتب
ولایت سے ہوگی مگر زبردستی سے کسی زبردست کے اور
کالطیفہ کہ روح کے لطیفہ سے بہت لطیف تھا او
کو نزدیک وسط سینہ کے قلب کے جانب جگہ ہوا و اصل
الاصل ثبوتات ذاتیہ ہو کہ ایک تہیجکند صفات حضرت
ذات کی طرف نزدیک ہوا و حاصل ہوا اس لطیفہ کی قنار
کا ثبوتات کی جمعی سے ربط رکھتا ہوا اس لطیفہ کی
ولایت حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام کے
زیر قدم ہوا و جو موسی مشرب ہوگا اور کا وصول جانا

لطیفہ روح

لطیفہ روح

قدس از رابعین لطیف خواهد بود و اما بعد قطع
لطف الله سابق و صاحب این مرتبہ را استعدا
حصول شد مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت
الالبقر من القاسر و نور این لطیف را پسید
تقین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سرالطف
ست باین روح و وسط جادو اند و اصل لایزال
این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ نور
شیونات ذاتیہ اند و حصول قنار این لطیفہ
و حصول بہان صفت است نور این لطیفہ را
نور سیاہ تقین فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسیٰ است علی نبیا و علیہ السلام
و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است راہ و کجیاب
قدس از رابعین لطیفہ خواهد بود و بعد از قطع
لطف الله سابق الالبقر من القاسر و صاحب
این مشرب را استعدا و حصول چار مرتبہ
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ
اخفی کہ لطف و احسن و اجل لطائف
عالم امرست و اقرب است بحضرت اطلاق
ویرا در وسط حقیقی سینہ کہ مرکزست
و مناسبت تمام دار و بحضرت اجمال
جادو اند و اصل الاصل این لطیفہ مرتبہ
است کہ کالبرزخست در میان مرتبہ
شتر ہیمہ و در میان اہدیت مجرودہ و قنار
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحت بہان مرتبہ مقدسہ
است و نور این لطیفہ نقیبہ را

(لطیفہ خفی)

(لطیفہ اخفی)

قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد
قطع پہلے لطیفہ کے اور اس مرتبہ والیکو مستعد
تین مرتبہ کے ہو کے مراتب پنجگانہ ولایت میں
الالبقر قاسر اور اس لطیفہ کا نور سفید تقین
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف
ہے در میان روح اور وسط کے جاوہی ہے
اور اصل الماصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ
کہ شیونات اتیہ کہ فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کا
کا اسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور
سیاہ تقین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت
حضرت عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے
اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے اس کو راہ و کجیاب
قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطف
سابق کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے
صاحب کو استعدا و حصول چار مرتبہ کے ہے
پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ
اخفی کہ بہت لطیف اور احسن اور اجل لطائف
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق
او سکونینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکزست
اور بہت مناسبت کہتا ہے حضرت اجمال سے
جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے در میان شتر ہیمہ
اور در میان اہدیت مجرودہ کے اور اس
لطیفہ کے قناری مربوط اسی مرتبہ مقدسہ کے
تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے نقیبہ کا

نور سبزیان فرمودہ اند و ولایت این
 معنیہ زیر قدم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
 علیہ السلام و صاحبان مرتبہ عالیہ ابالذات
 استعدا و حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت است
 از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب
 شہید م حضرت مجدد الف ثانی روزیہ جلیز
 گوہر فشانند کہ اورائے صلوة صوم و روزه و غلیر
 ستر نثار اخصی است باید دانست کہ عروج
 لطایف خمس عالم انداد اثرہ اولی ولایت کبر
 است کہ تتضمن سہ دائرہ و یک قوس است
 خواہ بود چون از ان دائرہ معاملہ بالارز
 و در دائرہ اصل اصل الاصل سیر افتد
 معاملہ بالنفس خواہد افتاد و نفس بحصول فناء
 اتم و بقا اکمل و بشر صدر و اسلام حقیقی
 و بہ حصول و اطمینان و بار تقاب مقام
 رضا مشرف خواہد شد بعد از ان کہ سیر در
 ولایت علیا افتد مقابلہ با سہ عنصر یعنی
 ناری۔ آبی۔ و ہوائی خواہد افتاد و اگر
 از انجا بفضل اللہ ترقی واقع شود در کمالات
 نبوت سیر واقع بود و معاملہ با جزا و ارضی خواہد
 افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہد
 در کمالات رسالت خواہد در حقایق ثلثہ یعنی
 حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت
 صلوة معاملہ با ہیئت و جدائی کہ از مجموع اجزا
 عشرہ عالم خلق و ابر بعد ۶۶

نور سبزیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کے
 ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والیکو بالذات
 استعداد و حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت ہے
 حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کے زبان الہام
 بیان میں ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف
 ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز انہم میرے پڑھے
 تو قضا اخصی حاصل ہوتی ہے جانتا چاہو کہ لفظ
 خمس عالم امر کا عروج و اثرہ اولی ولایت کبر ہے
 تک جو تتضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے
 ہو گا جب اس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور
 دائرہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے
 نفس سے معاملہ پڑے گا اور نفس حاصل ہو نیسے
 پوری فنا اور کامل بقا کے اور کٹاؤ گی سید
 حقیقی کی اور حصول اور اطمینان کے مقام رضا
 کے ترقی سے مشرف ہو گا اس کے بعد جب ولایت
 علیا میں سیر ہو گی تین عنصر سے معاملہ پڑے گا یعنی
 ناری۔ آبی۔ و ہوائی سے اور اگر وہاں سے
 خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات
 نبوت میں سیر واقع ہو گی معاملہ اجزا ارضی پڑے گا
 اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات
 رسالت خواہ حقایق ثلثہ میں یعنی حقیقت کعبہ
 و حقیقت قرآن و حقیقت صلوة میں
 معاملہ ہیئت و جدائی سے جو مجموع اجزا
 عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات ہر یک فراوی فراوی حاصل شدہ خواہذاً و بغير از ان بمعاظمه از عقل و فہم ما و ثما بر ترست اللہ سبحانہ و تعالیٰ بحض غایت بیست خویش ازین کمالات بہرہ تمام غایت فرایدا نہ قریب مجیب بجد اللہ سبحانہ کہ بظیل حضرات عالی درجات قدس اللہ با سرار ہم العالمہ باین مراتب مذکورہ و دیگر معاملات کہ نسبت باین معاملات کالسا و من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد کرامت فرمود این فہدہ را از خاک مذلت برداشتہ ہمنان آفتاب ساختہ تکرارین مرتبہ اگر ہزار سال بعد ہزار زبان بہر زبان ادا اظہار نماید یکی از ہزار بر منصفہ نمود و ثلہ الحمد والمئۃ کسا یلین بٹانہ و بحر می والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ البرۃ النقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موجب تمجید و مہمات است اما بموجب اظہار النعمۃ من الشکر لایسا عند الاحیاء المخلصین المطہیین علی الاسرار المشائین لذلک الامار وال اخبار مذکورہ نمودہ شد رہنا لا تو اخذنا ان شینا و اخطانا بحرمتہ سیدنا محمد النبی الامی العزلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔
آخری شیخ محمد کبیر معلوم نمایند کہ قریب افضل عبارت از ان است کہ سالک خود را فاضل مابد

ہوئے کمالات مجاہد اسیر ایک کے پرستے کا بعد از ان ہماری تھاری عقل و فہم سے معاملہ برترست۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ محض غایت بے سہار سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پورا عینیت فرمائیے۔ انہ قریب مجیب اللہ سبحانہ کا ٹکڑ ہے کہ بظیل حضرات عالی درجات قدس اللہ با سرار ہم کے ان مراتب مذکورہ اور اور معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لاین کلمہ استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اوجھا کر آفتاب کی برابر کر دیا ہے۔ اس مرتبہ کا ٹکڑ اگر ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ کر سکے ثلہ الحمد والمئۃ کسا یلین بٹانہ و بحر می والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ البرۃ النقی اس قسم کی باتوں کا ظاہر کرنے سے اگر فخر و بڑائی کا دہم ہوتا ہے لیکن بموجب اظہار النعمۃ من الشکر کے خصوصاً ایسے دوستوں سے جو مخلص اور محرم اسرار اور اسکے مشاق ہوں اس آثار و اخبار کے مذکور کیا گیا رہنا لا تو اخذنا ان شینا و اخطانا بحرمتہ سیدنا محمد النبی الامی العزلی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔
الذین اصطفیٰ میرے جانی شیخ محمد کبیر معلوم کریں کہ قرب نوافل اسی قسم میں کہ سالک اپنے انہیں داخل فرمائیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

وہی راکت چنانچہ بی بی بیبہ اشارہ است
 بان و قرب فرائض عبارت است از ان کہ
 ساکب خود را کہ یا بدحق را فاعل چنانچہ الحق
 بظن علی لسان علم اشارت است از ان و
 اس قرب شمر فناء وجود ساکب است بخلاف
 قرب سابق و جمع بین القربین آنست کہ ساکب
 خود را در میان شیخ نیاید نہ فاعل نہ آل
 چنانچہ بعض اہل دل از ان مقام چند اشارہ
 نموده اند

عشق است در میانہ بر ما نمد بہانہ - و آیہ
 کریمہ و ماریت اذ ریت و لکن العدرے
 گو یا مشعر بہر سہ مقام است چہ ماریت رمز
 از قرب فرائض است و اذ ریت کنایہ از
 قرب فاعل و لکن العدرے اشارہ بہ جمع
 بین القربین والسلام علی من اتبع الہدی والقرم
 متابعتہ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم
 اعلیٰ انتہای الکتاب اشارتہ و در آخرین
 اوراق شیخ عبد الاحد بخط خود این فائدہ تحریر
 فرمودند عادت مشائخ کرام آنست کہ ساکب
 مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر
 و ملک شود بعد از ان ذکر روح فرمایند بعد از ان
 ذکر اخفی بعد از ان ذکر نفس و محلہا الدماغ
 بعد از ان اگر خواہند ذکر سر و خفی فرمایند بعد
 از ان سر بران و تمام اعضا تا حصول ملک و
 سلطان ذکر شود و بناشت کہ بر ذکر قلب ملوح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی بی بیبہ
 او ساکب اشارہ ہے۔ اور قرب فرائض او سے
 کہتے ہیں کہ ساکب اپنے تنہیں اعضا پائے اور
 حق کو فاعل جیسے الحق نیطن علی لسان علم۔ اور
 سب کی طرف اشارہ ہو اور یہ قرب شمر دیتا ہے
 فناء وجود ساکب کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع
 بین القربین یہ ہو کہ ساکب اپنے تنہیں در میان ہیں
 کچھ پائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل
 نے اس مقام سے ایسا اشارہ کیا جو مہر صحرہ
 عشق است در میانہ بر ما نمد بہانہ

اور آیہ کریمہ و ماریت اذ ریت و لکن العدرے
 گو یا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے۔ کیونکہ ماریت
 قرب فرائض سے ہے۔ اور اذ ریت کنایہ
 قرب فاعل سے و لکن العدرے اشارہ جمع
 بین القربین سے جو والسلام علی من اتبع الہدی
 والقرم متابعتہ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم
 اعلیٰ وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان درویش
 کے شیخ عبد الاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
 تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی عادت ہو کہ ساکب مبتدی
 کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور
 ملک ہو جائے اسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
 بعد از ان ذکر اخفی بعد از ان ذکر نفس اور اسکی جگہ
 دماغ ہو اسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر و خفی فرمائیں
 بعد از ان سر بران تمام اعضا تا حصول ملک و سلطان
 ذکر ہو جاوے اور اکثر ایسا ہو کہ ذکر قلب روح

فائدہ جلیلہ از مولوی عبد الاحد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

واضحی کفایت کنند و گاہ بد قلبت بنا الکفا
نمائند اما شرط آنست که ذکر جوهر قلب گردد
و بسا ویدہ شدہ است کہ بخود ذکر قلبتین
سلطان ذکر و سر بیان و در سایر اجزا و اعضا
محقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مبتدی
سلوک باید نمود و السلام علی من اتبع الهدی
ما روایا ایرادہ من کلام الشیخ عبد اللہ مقدس
سرہ کتاب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ
کہ بجانب امیر موسیٰ ہشتی کوئی کمی از بزرگان
خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند
و امیر موسیٰ انرا احتیاج کردند و یاران خود
تقدیر کہ نقل بہا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ
و فصلی و سلم خدام ولایت پناہ ہدایت و شگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ
سلمہ ربہ سلام دوتانہ و تحیت خالصانہ
ازین فقیر حقیر محمد مادی عفی اللہ عنہ
مطالعہ فرمایند و در ویزہ گرد دعوات
سلامتی خاتمہ و عفو و عافیت دنیوی و
آخری شمرند فقیر چون ضعیف بدن
بسیار داشت ازین جهت بد انچه مامور
بود و نبرد اخت الحال بارے تخفیف
یافتہ تحریر می نماید کہ چون طالب صاوق
پیش شیخ کامل و مکمل رود اول بذکر
دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است
امر فرمایند چون این ملکہ شود بدگر روح کہ بطرف

(۱) ترجمہ فقیر محمد مادی عفی اللہ عنہ

واضحی پر التفکر کرتے ہیں اور کبھی فقط ذکر قلب
پر التفکر کرتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلبیک جوہر
ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب
کنہ سے سلطان ذکر اور سر بیان تمام اجزا و اعضا
میں تحقیق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتدی
سلوک چاہئے کہ اذ اسلام علی من اتبع الہدی تمام
وہ جگہ جہنہ ارادہ کیا تھا شیخ عبد اللہ مقدس سرہ
کے کلام سے کہ کتاب الحروف کہتے ہیں ملا محمد دلیل
ذکر کیا ہے کہ امیر موسیٰ ہشتی کوئی کمی کو ایک بزرگوں
سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا اور امیر
موسیٰ نے اسکی بہت سی تفریف کی اور لکھا کہ یاران
سے کہا اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہ
و فصلی و سلم خدام ولایت پناہ ہدایت و شگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ
سلمہ ربہ سلام دوتانہ اور تحیت خالصانہ اس
فقیر حقیر محمد مادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ
فرمائیں اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ
اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا گنین
فقیر کو جو ضعیف بدن بہت تھا اس
سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجالا سکا
اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے
کہ جب طالب صاوق شیخ کامل و مکمل
کے رو برو جائے اول ذکر دل کا کہ
اوس کا ہنگامائیں ہاتھ کی طرف ہے امر
فرمائیں جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر بروم کہ اوسکی

درست است دلالت فرماید چون آن
 ملک نیز ملک خودی باید کہ بد کہ سرکہ متصل
 است لیکن بین قلب است حکم فرماید و چون
 آن نیز ملک شد بد کہ حقی کہ پہلوئی روح ایاجاب
 یار روح مقام دار دامور سازد و چون
 آن نیز ملک شود بد کہ راجحی کہ متوسط بہت
 و در وسط صدر جائے اوست محکوم سار
 و این جوہر راجحی از سایر جوہر عالم امر اعلی
 است چنانچہ بیاید آثار البقیعے و چون
 اخصائیر بد کہ گو یا شود امر بد کہ نفس نماید کہ
 دماغ جائید اوست و چون این لطائف ستہ
 بجز بد کہ نہ امر بد کہ نفی و اثبات فرماید بطریق
 معنوی و چون بعد است یکبار بر سر نصائش تمام
 شود و فنا قلب کہ اول قدیم است و اطوار ولایت
 ظهور فرماید و فنا قلب اثران تجلی افعال است کہ صل
 اوست چہ قلب افعال آہی است و آن مری ولایت
 حضرت آدم است علی بنیاد و علیہ السلام پس از ان
 لغا قلب بارہ افعال ایزدی است جل شانہ کہ
 ہر ظلال باصل خود شاہراہ است بالفناء فیہ
 و البقاء فیہ بعد از ان معاملہ فنا روح است
 بعد از اہل خود کہ صفات حق است و صفات مری
 ولایت زمی و ولایت ابرہمی است علی بنیاد
 و علیہا السلام و صلوٰۃ کہ ہر دو ولایت مربوط ہر دو
 است و باصل اوست کہ صفات است باعتبار
 مختلفہ کہ ولایت ابرہمی تفصیلی است و ولایت

و این طرف ہے ارشاد کریں جب وہ ذکر ہی
 ملک ہو جائے تو ذکر سر جو دل کے متصل ہے
 لیکن و این طرف تینین اور جب وہ ہی ملک
 ملک ہو جائے تو کہ ذکر حقی کا جو روح کے پہلو
 نین ہے مگر بائین طرف روئے ہے مامور فرامین
 اور جب وہ ہی ملک ہو جائے ذکر راجحی کا کہ سب کے سب
 ہے اور وسط سینین او سکے جائے اسے حکم کریں
 اور یہ جوہر راجحی تمام جوہر و فی عالم امر کو اعلی
 ہے چنانچہ آئینا آثار البقیعے اور جب
 حقی ہی ذکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ
 نفس کا مقام دماغ ہے اور جب یہ لطائف ستہ
 ذکر سے سحر ہو گئے تو ذکر نفی و اثبات فرماید بطریق
 معلوم اور جب عدد دین الکیں تک پہنچے او کو نصائش
 ہو کر ہو گئے اور فنا قلب جو اطوار ولایت میں
 قدم ہو ظهور فرمائی اور فنا قلب اس تجلی افعال کا
 اثر ہو جو اسکی اصل ہو کیونکہ قلب افعال الہی ہر دو
 مری ولایت حضرت آدم کا ہر علی بنیاد علیہ السلام
 بعد بقاء قلب ایک تہو افعال ایزدی ہے جل شانہ کہ
 کہ ہر ظلال کو اپنی اصل کے رشتہ ہو او میں فنا ہو گیا
 اور اس باقی ہو گیا اسکی بعد معاملہ فنا روح ہے اور
 اسکی بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور
 صفات مری ولایت زمی و ولایت ابرہمی ہر علی بنیاد
 و علیہا السلام کہ ہر دو ولایتیں مربوط ہر دو
 سے ہیں اور اسکی اصل ہے کہ صفات ہیں باعتبار
 مختلفہ کہ ولایت ابرہمی تفصیلی ہے و ولایت

نوح جان مجاہدات و من بعد معاملہ بہترست
و فنا و بقا باصل اوست کہ شیون ایزدست
تقائے شانہ و شیون در اصطلاح ما عبارت
مندرجہ حضرت ذات تقائے را گویند کہ معانی
زاید بر ذات نباشد و صفات است انکہ معانی
زاید بر ذات سبحانہ باشند و در خارج موجود
باشند و ولایت سر ولایت موسوی است علی
بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامم بالحقنی
و فاع یا صمد و هو التقديسات و التکون
السبحانہ و هذا الولاية ذلالتہ علیہ
علی بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم
الامم بالاختصاص و فناء و بقا باصل و
شان جامع الاسماء و الصفات و نشون
و الاشارات و الترميمات و التقديسات
هذا کالایة و لایة کھنہ علی صاحبہا
السلام و صلوات و سلام و صربی ہذا
الولاية حقیقہ الحقائق و اقرب العالیات
و اجمعہا و اعلاها و اشرفہا و افضلہا و
مستحق للولایات الحسنہ و مقصیہ لوزال
العین و الاثر یا من المعارف و لیتبع المحبوبہ
ثم الامم بالنفس و فانیہا اتم و بقا ہما الاکل
ثم الامم باصولہا و اصول احولہا حقینہ
لے الذات تقائے و انتہی حقائق
لیس بالمقضاء بل باخر

ترجمہ اردو

نوحی اوست سے مجمل ہے اس کے بعد معاملہ بہتر ہے
اور فنا و بقا اس کی اصل ہے کہ شیون ایزد ہی ہے
تقائے شانہ اور شیون ہماری اصطلاح میں اس
کہتے ہیں جو عبارتین حضرت ذات و اعلیٰ بنی
منہم ہوں کہ معانی زاید بر ذات نہ ہو اور صفات
وہ جو معانی زاید بر ذات سبحانہ ہوں اور خارج
موجود و ہوں اور ولایت سر ولایت موسوی ہے
علی بنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ خفی سے ہے
اور اس کے بعد فنا و بقا اس کی اصل سے ہے اور
وہ تقدیس و ترمیمات سبحانہ ہے اور یہ ولایت
ولایت موسوی ہے علی بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
پھر معاملہ اخفی سے ہے اور اس کی فنا و بقا اس کی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء و صفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات ترمیمات
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اور ہرگز
ہرگز درود و سلام اور صربی اس ولایت کا
حقیقہ الحقائق اور اقرب الولاية اور
اجمع الولاية ہے اور اعلیٰ اور اشرف اور
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت غرہ
ہے اور اناضہ کرنے والی سے زوال عین کا
اور اثر معرفت کا پھیلنا پھیلنا ہے اور پھر وہی حق
کے پھر معاملہ نفس سے پڑتا ہے اور اس کی فنا و بقا
تمام اور اس کی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ اولیٰ و اصول
سے اور اصول کی اصول سے پڑتا ہے پھر ہاں تک کہ پہلی ہاں
ذات حق تعالیٰ تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں بلکہ

ایک اور امر یہ ہے کہ وہ اپنی مقام میں ظاہر ہوگی اور سلام
والاکرام۔ کاتب حروف کتابی کہ لوگ طریقہ احمدی
این مکتوبوں میں فی الجملہ واضح ہو گیا اب تھوڑی روشنی
طریقہ احسنہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سے
ذکر کرتا ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبد الباقی سیام
چوہر سی کا کہ جو اس نامہ میں احسنہ طریقہ کے مقتدا
ہے اور سب اس طریقہ والا بن گیا خاص کیا عام
ادن کی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے
متفق ہیں اس امر پر کہ انکوسا لکون کی ترتیب
میں اس طریقہ کی روش میں قدم رنخ تھا ایک غیر
صلحہ نہ کہ مستنبطین ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد الباقی
ہے اور ان کے کام کی بنا اس پر تھی ہم نے
اون کے پاس سے لکھ لیا و اللہ اعلم بالصواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ و سلام علی عباده
الذین اصطفیٰ لخصو صفا علی نبیہ محمد وآلہ و صحابہ
اجتہتین۔ جان خدا شجہ کو رشیدی کرے کہ
طریقہ احسنہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت قریب
ہے وصول سے اور سا لکون کے لئے اوسکی
تفصیل ضرور ہے تھوڑی سی بطریق اجال
ان سطرون میں لکھے جاتے ہیں۔ جاننا
چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی
توفیق سے کسی غریزہ سے اس طریق کے بزرگان
میں سے متصل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ
فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہ ہے
کہ بعد نماز عشاء جب سونے کا وقت ہو

ایک آخر میں فی موضعہ والسلام فلا کو امر
کاتب حروف کو یہ سلوک طریقہ احمدیہ بطریق
این بکاتب فی الجملہ واضح شد حالانکہ
از روش طریقہ احسنہ کہ منسوب ہے شیخ
آدم بنوری نیز درین ضمن مکتوب شیخ عبد الباقی
سیام چوہر سی کہ درین روزگار مقتدا
طریقہ احسنہ بودند و جمہور اہل این طریق را
چہ خاص و چہ عام توجہ بایشان بود۔ و جمہور
این طریق متفق اند بر آنکہ ایشان را در ترتیب
سا لکان بر روش این طریق قدم رنخ بود ذکر
بینامید غریزی صلحہ در مکملہ ذکر کرد و این
مکتوب شیخ عبد الباقی سیام و بنار کار ایشان
بر این بود و من عندہ کتبنا ہذا المکتوب اللہ
اعلم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام
علی عباده الذین اصطفیٰ لخصو صفا علی
نبیہ محمد وآلہ و صحابہ اجتہتین بدان۔
از شدک اللہ تعالیٰ چون طریقہ احسنہ
در طریقہ نقشبندیہ یہ اقرب الی الوصول
وسا لکان را تفصیل آن ضرورت بارہ
بطریق اجال درین اسطر ترقیم می یابد باید
دانست چون طالب صادق بہ توفیق
سبحانہ متوسل بفرزیدی از بزرگان
این طریقہ می شود اولاً اورا استخارہ
می فرمایند و طریقہ استخارہ انیست
کہ بعد نماز عشاء چون وقت خفتن شود

و مکتوب ہے یہاں طریقہ احسنہ کی

و تکلم معاش نہاند و ضوئنا نذرہ کند بعد
وضو یک سجده و یکبار استغفر اللہ ربی من
کل ذنب و التوب الیہ بصدق تمام بخواند
بہ نیت آنکہ از مبع تقصیرات بدنی و روحی
اچہ از من بود خود آمدہ اند توبہ کردم و از
سیر نو مسلمان شدم بعد بر خاستہ دو رکعت
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز
استخارہ میخوانم تاحق تعالیٰ ہر ابر متابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہوا
حصول رضایہ خود محکم دارد و رکعت اول
بافتح آیتہ الکرسی یکبار و در رکعت دوم
بافتح قل یا ایہا الکافرون یکبار بخواند و
بجستہ تمام خود را حاضر کند و بگوید زاری
بر داند و بعد نماز یک حد و یکبار در و بخواند
بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تحمید بخواند بعدہ تمام
عجز و انکسار دست برداشته دعا بخواند بعدہ
چون خواب غلبہ کند بر زمین نشیبد و اگر معذور
است اختیار دارد و بعد اچہ در خواب از بشارت
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز
اول بشارت نیاید تا سہ روز استخارہ میکرده
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم
بچنان میباید کہ قبل ازین بود مین بشارت
ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم
ذکر اسم اللہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہوتا زہ وضو کرے و نذر
کے بعد ایک سو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب و التوب الیہ بہت صدق سے پڑھے
اس نیت سے کہ تمام تقصیر و بدن و روحی سے
جو مجھے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور تیرے سرے
سے میں مسلمان ہوا پھر آگے کر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز
استخارہ کہ حق تعالیٰ ان کو متابعت پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضائے
پیر کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد کے
بعد آیتہ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایکبار خوب
خشوع کے ساتھ اپنی تین حاضر کرے اور گریہ و
زاری کرے بعد از نماز ایک سو ایکبار درود شریف
پڑھے اور ایک سو ایکبار کلمہ تحمید پڑھے پھر خوب عجز و
انکسار سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے بعد اس کے
جب بنید غلبہ کرے زمین پر سوزے اور معذور
ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر نہوے بعد اس کے
خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد ظاہر کرے اور بخواب
روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ کرے تا کہ
یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسای
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہ ہی بشارت
ہے مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں اللہ کا نام
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے یا

باین طریق کہ زبان خود را بکام چسباند
و نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر
ظاہری بہ بند و مقام قلب صنوبری نیریت
چسبست قدر دو انگشت و یقین بند کہ
مضغہ لطیفہ نورانی اور او دلعت نہاوند
کہ قلب میگوند پس خود را متوجہ مضغہ
نماید و از بطن مضغہ اسم ابراجل شانه
گویند نہی کہ این اسم را غیر ذات نداند
و این ہیئت را بوسع خود در نشست و
برخواست از دست نہدہ بعد در مشررا
باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ
آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید
برگمارد و وہن قلب خود را بر وہن قلب
مرید تصور نماید نہی کہ خطرہ دیگر را در میان
قلب خود آمدن نہد و بخشع تمام بجناب
خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل
ساکل قوی پیدا کند و بجزبہ قلبی ہمت باطنی
قلب بیدار شود کہ تا یک ساعت کم و زیادہ
برین حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارجح متبرکہ
اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این
تصرف را روشن امداد و اند فی الحال فی الاستقبال
بعد از مرید ہفتار نماید اگر خوب فہمیدہ آرام
یافتہ فاتحہ خواند و دست اورا و دست خود گرفتہ
بہت نماید و اورا بخدا سپارد و آگاہ کند کہ این طریقہ
احسین در طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگا کے
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر
ظاہری کو بند کرے اور قلب نوبر کا مقام نہیریت
چسبے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ
مضغہ لطیفہ نورانی اسکا امانت رکھا ہے کہ
اوسے قلب کہتہ بین پہر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ
کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ کو جھلکانہ
کہوئے اس طرح سے کہ اس اسم کو سوکڑا نکالنے
اور اس ہیئت کو حتی المقدور اہتہ شیبہ چھوڑے
نہیں پہر مشرر کو چاہئے کہ خود متوجہ اس کے
قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی
ہمت مرید کے قلب کی طرف لگا لے
اور اپنے قلب کا وہن مرید کے قلب کے وہن
پر تصور کرے اس طرح سے کہ اور کوئی خطرہ نہ
قلب میں نہ آئے وے اور خوب خشع سے جناب
سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نورنا لک کے
دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی
سے مرید کے قلب کو اپنی خاطر نیچے ایک ساعت کم و زیادہ
اسی طور پر یک حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے
بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے
اس تعبیر فلکوا لکی امداد جانے اب ہی اور آیندہ ہی
پہر مرید دریافت کرے کہ اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام
پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اسکا ماتہ اپنے ماتہ میں
بیعت کرے اور اسو خدا کو سوچے اور آگاہ کر دے کہ
یہ طریقہ احسینہ نقشبندیہ طریق میں حضرت سید

زمان حضرت سیدی شیخ آدم بنوری ست قدر
السیرۃ العزیز بعد و چون مرید ذکر اسم ذات
لذت پیدا کرد تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق
مشہورہ بہ نسبت ایک رساند و اثر تعلق پیدا
در دل خود یافت شکر حق تعالی بجا آورد بعدہ
تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آن لطیفہ در
زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید بچو
بیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانچہ
در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام مینمودہ باشد
و در هیچ اوقات این سبق را تکرار نیکردہ باشد
تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجانب را حاصل
نماید و گاہی میباشد کہ سالک درین دو لطیفہ
تجلیات روحی و مہند اما باید کہ بوح اسکان
خود را مغلوب تجلی اسانز بکنہ تشریہ او تعالی را
بنظر قلبی متیقن سازد بعدہ تعلیم لطیفہ سرری نماید
و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است
در میان دو پستان و بفرماید تا ذکر اسم ذات
بنہجی کہ قبل مذکور گشت تکرار بیگفتہ باشد و
بالکلیہ خود را در هیچ اوقات برین ذکر نگمارد
خشے کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعدہ تعلیم
حق تعالی ہمین نہج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در
پیشانی است و اسم ذات را درین محل جمعیت
مذکورہ گویند بعدہ جمعیت این لطیفہ تعلیم
لطیفہ اخفی نماید و مقام این لطیفہ فوق
سر در کام سالک واقع است بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس السیرۃ العزیز
اسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں
لذت پیدا کر تعلیم نفی و اثبات بطریق مشہور
اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے پایا
شکر حق تعالی کے پیر لطیفہ روحی کے ذکر کی
تعلیم فرمائی اور اسکی جائے زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید بچو
جیسے گہر سفید تصور کر کے اسم ذات کے ذکر کو بجا
لطیفہ قلبی میں لکھا گیا ہے خوب خشوع کیا کر تا
روحی اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہیہا تاکہ
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں بھی
حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان
دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہو میں مگر جابجائے
تابعہ و ران تجلیوں کا مغلوب نہ ہو جائے بلکہ حق
تعالی اسے تشریہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اسکی تعلیم
لطیفہ سرری کرے اور اسکان خاص اس لطیفہ کا وسط
سینہ ہو و دونوں پستان کی بیچ میں اور فرماوے کہ ذکر اسم
ذات جسطورہ مذکور ہو چکا ہے کرتا رہی اور
بالکل اپنے تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رہیہا تاکہ
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جاوے پیر تعلیم
حق تعالی کی کرے اسکی طور سے اور اسکا خاص مکان
پیشانی میں ہو و اسم ذات کا وسط طرح پیشانی میں
کرے بعدہ جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے
اوپر تا اوین ہے بطریق مذکور

تکرار اسم ذات اینجا تیر اندازے حاصل کنند
 یہ بیان است حدیث قدسی را کہ فرمود
 ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ
 قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سد و فی السد
 خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من
 در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند
 اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک موافق
 استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر دست
 دید باید کہ باز او را بر لطیفہ قلبی آرد و تعلیم
 یادداشت اسمی نمایند زیرا کہ پیش ازین
 تکرار اسمی نبود و طریق یادداشت اسمی است
 کہ اسم اندر از قلب اندرونی کہ آن نور
 محض است بگویند بنحی کہ قصد تکرار نکنند
 بلکه بر اسم اندر بدوازند کہ مثل آواز آرنند
 مسمی و همان یک آواز را هر قدر کہ بخواهند
 تواند نگاہ دارد و قطع شدن ندید و اگر
 قطع شود باز از سر گیرد و برای قوت یادداشت
 اسمی نفی و اثبات را نیز باید دراز بے جبرم
 یا با جبرم اختیار میکنند چون این نسبت
 با حق قوت گرفت کہ در قوت خود بلکہ در جمیع
 لطائف بلکہ در تمام بدن نبوازیت تمام آن
 آواز محض یکسان میباشد و ذکر لطائف کہ بواسطہ
 جبر بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بواسطہ
 الفاظ است باید کہ شدید پس بعد یادداشت
 اسمی یادداشت اسمی تعلیم باید کرد یعنی

بیان ہی و اصطلاح ذکر کردی بیان ہی لذت حاصل کردی
 یہ بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہ ہے -
 ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ
 قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سد و فی السد
 خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من
 انکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں
 مگر جب تکرار سے یہ سیر تمام ہو جائے اور سالک اپنی
 استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
 حاصل ہو جائے تو چاہئے کہ پھر اس لطیفہ قلبی پر لائیں اور
 تعلیم یادداشت اسمی کی کریں اس واسطے کہ پھر اگر
 تکرار اسمی ہوتی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہ ہے
 کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض
 ہے کہ اس طور کہ قصد تکرار کا نہ کرے بلکہ اسم
 اللہ پر بدواز کینچے مانند ایک تانبے کی برتن
 کی آواز مسمی اور اسی ایک آواز کو جہاں تک
 ہو سکے محاذ قوت نگاہ رکھے اور قطع نہ کرنے دے
 اور جو قطع ہو جائے تو پھر نئے سرے شروع کرے
 اور یادداشت اسمی کی قوت کی واسطہ نفی و اثبات ہی
 دراز مد کے ساتھ جبرم یا جبرم یا بے جبرم کہ
 اختیار کریں جب یہ نسبت ایسی قوت پکڑے کہ اپنے
 قلب میں بلکہ جمیع لطائف میں بلکہ تمام بدن میں نبوازیت
 کیساتھ اور آواز محض کو یکسان پکڑے اور ذکر لطائف
 بواسطہ جبرم کے تھا تمام ہوا اب لطائف کو ذکر کریں جو
 بواسطہ الفاظ سے ہی کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت
 اسمی کے یادداشت اسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنی

(طریقہ جبرم)

محل مخصوصہ قلب اور نظر داشتہ و راندن
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالاند کو رگشت
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالیٰ حاضر
بے پردہ یقین نماید انابہ بے کیفی و بے حجبہ و چہا
ستہ را از میان نظر براندازند کہ او تعالیٰ حاضر
ست بے کیف و بے حجبہ پس این دانست را
بسیج و قحط از اوقات از دید و دانش مگر ارد
اگر غفلت رود و باز حاضرین سخن گرد و حجبہ کہ
نور مشاہدہ از سرتاپا تمام را فرگیرد و دست
تمام پیدا کند نہی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود
بسیج نماید درین نسبت اگر استیاء بالغلیہ شود
اعاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق در بایز
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی گویند
و اگر اشبار اگم کرد و مشاہدہ جمال ذوالجلال
در ارشیا حاصل شود و اشبار از نظر انداخت
توحید شہود میخوانند باید دانست کہ این
ہر دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیا
است است روحی نماید و پیش ازین
کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطایف تا
یادداشت اسمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیا بود اگر چہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما هنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک
را باید کہ برین تجلیات

(توحید وجودی)

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھ کر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا او پر بیان ہوا
نظر ڈال کر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے حجبہ کر اور
جہات میں کو نظر سے گرا دی اور جانے کہ حق تعالیٰ
حاضر ہے یکسلف بے حجبہ پس اس جاننے کو
کسی وقت اپنی وید و دانش سے بچوڑے اگر
غفلت ہو جا تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہاں تک کہ
نور شاہدہ سر سے پاؤں تک گمیرے اور پورا شہدائی
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنی تلبیس اور
غیر کے تلبیس کچھ نہ پائے وہی ایک نور حق ہی پائے
اگر حق تعالیٰ کے اعاطہ اور معیت شہود کے غلیہ کے
سبب اشیا کو عین حق پائے اسکو انی اصطلاح میں توحید
وجودی کہتے ہیں اور جو اشیا کو گم کیا اور جان ذوالجلال
کا مشاہدہ و ارشیا حاصل کیا اور اشیا کو نظر سے
گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں۔ چنانچہ چاہیے کہ یہ
دونوں مرتبہ ولایت خاصہ میں جو کہ ولایت امتی
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
و غیرہ سیر لطایف سے یادداشت
اسمی تک پیش آتی ہیں اولیا کے
ظل ولایت میں ہیں اگر چہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اس ولایت کے اہل ظل
کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن اپنی وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیا ہے سالک کو
چاہیے کہ ان تجلیات

و مشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشو و بلکہ طالب
ترقی نشو و بلکہ اگر پیر کامل خواہد بود و از ورطہ
ہیں طغیان بحضرت توحید خود مدبر را بر آوردہ
و در زمین کہ از تجلیات و مشاہدات و توجہات
بود حالی خواہد ساخت و تعلیم مایافت این آنچه
در زمین از حق و دون حق استقرار می یابد
و تصور می پذیرد اگرچہ لطیف و الطیف باشد
در بے دفع آن نشو و مراتب ترقی را از ظلمت
آہنا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را
در فقدان توحید سابقہ برگمارد تا پیچ در بطن
او از توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا
نشود بلکہ یہ بے توجہی یقین صاف بمطلوب
بلکہ حتی کہ معلوم پیچ مانند سحر نور یقین چون
درین معاملہ سالک تازمانی کہ در دفع توجہات
سالک تبتہ ولایت اخص است و چون حاجت
لغی مانند و مراتب از آمد و رفت توجہات و
تصورات صاف شد و بے توجہی کے تکلفی دست
داد و اصل کمالات ولایت اخص شد اما هنوز
توجہ تصور این اصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود است
اما ذکر فی المکتوب الاول ان ولایت بالا صالت
خاصہ چار ملک عرب است علیہم السلام و بتبع
اولیاء است است اگر متابعت استعدادی
پیدا نشو و باید دانست کہ در مرتبہ
ولایت خاصہ و توجہ وجودی
و توحید

توجہ

و مشاہدات سے لذت پا کرے پر داند ہو جائے
بلکہ ترقی کا طالب ہوا سکے بعد اگر پیر کامل ہو گا تو
ان غلبات کے بہنور سے محض اپنی توجہ ہی میں
لنگال لیگا اور زمین کو اون تجلیوں اور مشاہدات
اور توجہات خالی کر دیگا اور تعلیم اسکے مایافت کی
جو زمین میں حق اور غیر حق کے قرار پکڑی تھی اور
تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف و الطیف ہی ہو
او سکے دفع کے در پی ہو اور آئینہ تہری کو اونکے
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے
باطن میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے
کچھ نہ ہو بلکہ یہ توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہاں تک کہ معلوم کچھ نہ رہے بخیر نور یقین کی
جیسا معاملہ میں سالک جہتک کہ توجہات کے
دفع کرینے ہی سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور
جب حاجت لغی کی نہ رہی اور آئینہ آمد و رفت توجہات
و تصورات صاف ہو گیا اور بے توجہی و بے تکلفی
حاصل ہوئی و اصل کمالات ولایت اخص کا ہو گیا
مگر ابھی توجہ و تصور اس اصل کا معلوم نہیں ہوا بلکہ
مقصود جیسا ذکر ہوا پہلے مکتوب میں وہ ولایت
بالا صاف خاصہ چار ملک عرب میں علیہم السلام کا ہے اور
اولیاء امت کو بتبع نصیب اگر متابعت استعدادی
پیدا ہو جائے۔ اور جانتا چاہئے کہ ولایت
خاصہ کے مرتبہ میں توحید وجودی
و توحید

شہودی کہ بیان کر دیم توحید و وجودی از نفس
لطیفہ قلبی برمی خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ
روحی رودی نماید بنسبت نایافت خاصہ لطیفہ
سری مست و اندام کار از ہزاران بیان
نور از ذاکب فضل الہیوتیہ من یشا و اندام
نور از فضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ
نایافت حقیقت نایافت روحی نماید و آن
آنست کہ چون مالک لطیفہ سری را از تعلیمات
خالی ساخت و اگرچہ تخلیل مشاہدہ باشد در خل
و اثر حقیقی شد و اما چون از حقیقت این
نسبت مطلع نیست ازین جا ست کہ از
ارباب چہلست پس از فضل او تعالی
بعد فضل اول دستگیری نمود کبارگی خود را
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد
و می باید کہ واسل این نسبت حقیقت شود و آن
قابلیت است از قابلیت نور اول کہ آن نور
محمدریست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و میران
را شہود اول سے گویند و نیز می یابد بتعلیم
مرشد یا نادر می تعلیم غیبی کہ وصول من
بمطلوب کہ در ولایت خاصہ بود معلوم خود
بود و بخصوصیات علم خود درینولا کہ مرابین
علم نواخته اند حصول این نعمت بر علم او
تعالی و بخصوصیات علم او درینولا علم از
خصوصیات خود توقف و تعقل محض است
برچہ علم من می دانہ بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

شہودی کا ہر جیسے بیان کیا ہے توحید و وجودی
لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے
اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہر ہر
کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذاکب
فضل الہیوتیہ من یشا و اندام و الفضل العظیم جاننا
چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مالک نے
لطیفہ سری کو تعلیمات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا
ہی تخلیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہو لیکن اس نسبت
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا کسی مرتبہ سے کہ وہ
ارباب چہلست ہیں پس اگر فضل الہی سے کسی
دستگیری کی ایک بارگی ایسے تین تمام مراتب عنصری
و نوری سے فوق پاتا ہو اور چاہیے کہ اس نسبت
کا واسل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت نور
اول کی قابلیت میں سے اور نور اول نور محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم اور اسے شہود اول بھی کہتے
ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے یا کوئی کوئی
تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب سے جو والا
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی
خصوصیات سے۔ ان دونوں جو بھیجے اس
علم سے نوازنا اس نعمت کا حصول خاتمالی کے
علم اور اس کی خصوصیات سے چہ اب میرے
علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض برکات سے
جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے ساتھ

علم حق تعالیٰ ہی دائرہ چون ہمیدہ در ہر وقتہ جمیع
مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ خود را از منظر
ذات و صفات و کمالات او تعالیٰ ہی بیند
و نیز منظریت محض بیچ نہی یا بد من
لحدیثی لحدید ر قضیہ مقررست
چون ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا
دارد و پس در ابتدا ہر مرتبہ علیہ اخیرہ کہ
سہمی بولایت انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ
و التسلیمات محض سہی در خلو باطن من حیث
حقیقت از یافت حق و دون حق است و
در وسط این مرتبہ خلوسیرت و اطلاع
بر حقیقت خلو حقیقت اطلاع است
بر حقیقت منظریت صفات خود مر
صفات و اجہی را درین مرتبہ اگر چہ می داند
کہ علم او تعالیٰ عالم ہستم و بصیر او بصیر
و قدرت او تعالیٰ قادر م الی غیر ذلک
اما بنور حقیقت نسبت صفات با ذات
او تعالیٰ کما حقہ این عارف را مفضلا و
علما ظاہر نگشتہ پس چون خواہد دانست کہ
صفات او تعالیٰ زاید بر ذات نیست کہ عالم
بعلوم و بصیرہ بصیر الی غیر ذلک توان گفت
بن ذات بذاتہ علیم است و علم قابلیت ذاتیہ
ذات است و ذات بذاتہ بصیر است
و بصیر قابلیت ذاتیہ اوست کہ الذلک فی
جمیع الصفات بی الطلاق عینیت و

علم حق تعالیٰ کا جاتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت
اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کو
ذات و صفات و کمالات حق تعالیٰ کا منظر
دیکھتا ہے اور سو منظریت محض کے کچھ نہیں
یا نامن لحدید ر قضیہ مقرر و مشہور
ہو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا و وسط اور
انتہا کتنا ہے تو بیچ ابتدا مرتبہ بلند اخیرہ کے جبکہ
نام ولایت انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ
و التسلیمات فقط کو کشش باطن کے خالی کر سنیں
ہے حقیقت کے رو سے یافت حق اور غیر حق کے
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلوسیرت و اطلاع
حقیقت خلو و حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت
اپنی منظریت صفات کے صفات حق تعالیٰ
کے واسطے اس مرتبہ میں اگر چہ جاتا ہے کہ اللہ
تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں اور اس کے
بصر سے بصیر ہوں اور اس کی قدرت سے
قادر ہوں علیٰ ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت
صفات کے ساتھ ذات حق تعالیٰ کے کما حقہ اس
عارف کو مفضلا اور علما ظاہر نہیں ہوئی پس
جب جائے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلوم و بصیرہ بصیر
و غیرہ علیٰ ہذا القیاس کچھ کے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصیر قابلیت ذاتیہ
اور کسی سے کہ الذلک فی جمیع الصفات بی الخلق عینیت

المعین و اجازت و خرقہ و صحبت با والد بزرگوار
نور دست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ و ایشان را
خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز
و ایضا وصیت و اجازت استعال از جد
ابو الام حویش سے شیخ رفیع الدین
محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ
عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السینوی
عن الشیخ عبد العزیز عن الشیخ عبد العزیز
لحمہ عن احمد بن عبد العزیز عن الشیخ یوسف قافو
خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید برآ
حامد شہ عن الشیخ حسام الدین الما
نکوری عن الشیخ نور قطب العالم عن
ابیہ الشیخ علاء الحق عن الشیخ سراج الدین
عثمان اکو دہی عن الشیخ نظام الدین
اولیا و الثانیہ عن السید عبد الوہاب
الغامری عن ابیہ السید محمد عن ابیہ
سراج قتال عن اخیرہ عن السید صلا
الدین عن السید جلال الدین
محمد و مہمانیان عن الشیخ نصیر الدین
سراج دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیا
و ایضاً

حضرت ایشا خرقہ و اجازت و صحبت با سید
عبد العزیز سے عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت سے
ابن و والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے پورا
او کو خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے
او کو اپنی الد سے اور او کو اپنی والد سے او کو
شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت اجازت
اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے او کو
اپنے والد شیخ قطب العالم سے او کو شیخ
عبد العزیز سے او کو شیخ نجم الحق
سینوی سے او کو شیخ عبد العزیز سے
پیر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے
ایک شیخ یوسف قاضی خان سے او کو شیخ
حسن بن طاہر سے او کو سید راجی
حامد شاہ سے او کو شیخ حسام الدین مانکپوری
سے او کو شیخ نور قطب العالم سے او کو
اپنے والد شیخ علاء الحق سے او کو شیخ
سراج الدین عثمان او دہی سے او کو شیخ
نظام الدین اولیا سے اور دوسری جہت
سے سید عبد الوہاب بخاری سے او کو اپنے
والد سید محمد سے او کو اپنے والد سراج قتال
سے او کو اپنے بہائی او کو سید صدر الدین
سے او کو سید جلال الدین محمد و مہمانیان
سے او کو شیخ نصیر الدین سراج
دہلی سے او کو شیخ نظام الدین اولیا سے اور
حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت
سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ

آدم البغدادی عن الشیخ احمد بن محمد بن
 عن ابیہ الشیخ عبد الواحد بن الشیخ رکن
 الدین عن ابیہ الشیخ عبد القدوس عن
 الشیخ محمد بن عارف عن ابیہ الشیخ عارف
 عن ابیہ الشیخ احمد بن عبد الحی عن الشیخ
 جلال الدین پانی پتی عن الشیخ نفس الدین
 ترک عن المحدث وم علی صابر عن شیخہ وخالہ
 الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر و ابن فقیر
 را رباطے و دیگر تیرہ مست کہ حال گرامے
 ابن فقیر اخرتہ وادہ ونامتہ خواندہ عن ابیہ عن
 جدہ عن جد جدہ عن الشیخ نظام الدین
 النارنوی عن خولجہ بخانوہ الدو الیاری عن
 خواجہ اسمعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ
 حسن مرصت عن ابیہ خواجہ سالار
 فاروقی عن شیخہ خواجہ اختیار الدین
 عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ
 نصیر الدین والمذکور فی الکتاب الاخبار
 الاخبار ان خواجہ خاتون اخل الطریقہ عن
 خواجہ شہاب الدین اکوری ویتال ان
 خواجہ شہاب الدین شیخہ بالصحبہ
 والاقل شیخہ بالابیعہ واثبتہ احمد
 ثم الشیخ نظام الدین اولیا الخ
 الطریقہ عن الشیخ فرید الدین
 مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب
 الدین بختیار اکا و شقی عن خواجہ

آدم بن محمد بن سے ادرن کو شیخ احمد بن محمد بن
 سے ادرن کو اپنے والد شیخ عبد الواحد سے اور
 کو شیخ رکن الدین سے ادرن کو اپنے والد
 شیخ عبد القدوس سے ادرن کو شیخ محمد بن
 سے ادرن کو اپنے والد شیخ عارف سے
 ادرن کو اپنے والد شیخ احمد بن عبد الحی سے
 ادرن کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے ادرن
 کو شیخ نفس الدین ترک سے ادرن کو مسعود
 علی صابر سے ادرن کو اپنے شیخ اور امون
 شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس
 فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
 جرس ناموں نے اس فقیر کو ختمہ دیا اور فائدہ بھی
 اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے
 انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے شیخ
 نظام الدین نارنوی سے انکو خواجہ خاتون کو الیاری
 ادرن کو خواجہ اسمعیل بن حسین سے اور کو اپنے
 والد خواجہ حسن مرصت سے ادرن کو اپنے والد خواجہ
 سالار فاروقی سے اور کو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
 عمر سے اور کو خواجہ محمد رساوی سے اور کو خواجہ
 نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخبار میں مذکور
 ہے کہ خواجہ خاتون نے اخترتہ کیا خواجہ شہاب گری
 اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین ادرن کو شیخ نصیر
 اور شیخ شہبیت میں نامہ علم پیکر نظام الدین
 کو ادرن کو قطب سے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
 انکو خواجہ قطب الدین بختیار اکا و شقی سے انکو خواجہ

عبدین الدین حسن السجری
عن ابن اجمہ عثمان ہارونی عن الحاجی شریف
زندانی عن خواجہ قطب الدین مودود
البحثنی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الجشتی
عن ابی اسحاق الشافعی عن الشیخ علوالدیوری
عن خواجہ صہبانی البصری عن خواجہ
عبد الرزاق النیشی عن السلطان ابراہیم بن
ادھم البلیخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
سیدنا بکر بن سہیل وسکون شمشیر
وفتحہا واخران نون است
بلدہ است از مضافات دارالخلافہ دہلی
راجا زبان بند شاہ راگویند وسیدہا شاہ
را را جامی گفتند بطریق تعظیم ببلد خٹہ آنکہ
آباد کر ام ایشان ریاست دیار مانگ پور
وانتقد مانگ پور شہری است در پورب
واوراکثرہ مانگ پور نیز گویند اوڈھ
بفتح الف وفتح واو وسکون دال ہنوب
کہ اشنام ماوراد بلدہ ست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریہ قبیلہ ست عظیم
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ
علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین
چند گاہ در بخارا بودہ ست ایشان را ابا الدین
بخاری می گفتند و سادات بخاریہ نسبت ست

اونکو خواجہ معین الدین حسن سجری سے اون کو
خواجہ عثمان ہارونی سے اون کو حاجی شریف
زندانی سے اون کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اون کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اون کو ابو اسحق شامی سے اون کو
شیخ علو دیوری سے اون کو خواجہ صہبہ بصری
سے اون کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اون کو
سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی سے اون کو شیخ
فضیل بن عیاض سے اون کو شیخ عبد الواحد بن زید
اونکو حسن بصری سے اونکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
سیدنا بکر بن سہیل وسکون شمشیر وفتح
کے نون ایک شہر ہے دارالخلافہ دہلی کے
مضافات سے۔ راجا بندی زبان میں دہلی
کو کہتے ہیں اور سیدہا شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اون
کے آباد کر ام نامک پور کی ریاست رکھتے تھے
نامک پور ایک شہر ہے پورب میں اوسکو
کڑا نامک پور بھی کہتے ہیں اوڈھ بفتح الف و
بفتح واو وسکون دال ہندی ماسے علی ہوتی ایک
بڑا شہر ہے پورب میں سادات بخاریہ ایک
قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی بن رضا رضوان
اللہ علیہم کی اولاد سے چونکہ ان کے جد سید
جلال الدین کچھ مدت بخارا میں رہے ہیں۔
اون کو جلال الدین بخاری کہتے ہیں
اور سادات بخاریہ نسبت ہے

جبلال الدین بخاری راجو نامی ست ہندی
 مشتق از راج یعنی بادشاہی و قال السبب نسبت
 نفس میگفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین
 بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند و دہلی
 پائی پت شہریت سے منزل از دہلی بجانب لاہور
 تارنول شہریت از مضافات دہلی گواہ شیراز
 از مضافات اکبر آباد اوش فرغانہ قصبہ ست
 از توابع اند جان سجری بکسرین و سکون جیم
 و کسر رائے مجھے نسبت بسیتان سیتان را
 بزبان عربی حستان و سخر گویند و این لقب
 است و ابدال سین بزا از لغات قریب
 است ظاہر نزد فقیر است کہ نام وطن خواجہ عثمان
 ہر نو است و ہارونی نسبت با دست بخلاف
 قیاس شہور بزبان مردم ہشتی است بکسر
 جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری لفتح جیم
 فارسیہ ضبط کردہ اند سمان بکسرین و سکون
 و سکون یم و عین ہملہ در شجرات مشائخ
 چشتیہ شیخ علو مشاد دیوری حی نویسد
 و مقفی وے است کہ شیخ مشاد در شیخ
 علو یک شخص باشد و ظاہر کلام این نسبت
 کہ درین سلسلہ شیخ علو است و غیر
 شیخ مشاد است علو بکسر عین ہملہ و سکون لام
 ہمیرہ بضم نا و فتح موحده و سکون تحقہ و فتح
 رائے ہملہ مرعشی بفتح یم و سکون رائے ہملہ
 و فتح عین ہملہ و کسرین مجھے نسبت

سید جمال الدین بخاری سے راجو ہندی نام
 مشتق راج سے یعنی بادشاہی کے اور قال السبب
 کے ریاضت کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب شیخ نصیر
 کا اسلئے کہ دہلی میں یہ صاحب ارشاد تھے۔
 پائی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف
 تارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات گواہیار ایک
 شہر ہے مضافات اکبر آباد سے اوش فرغانہ ایک قصبہ
 توابع اند جان سجری بکسرین و سکون جیم
 و کسر رائے مجھے نسبت بسیتان اور سیتان عربی
 زبان میں حستان و سخر کہتے ہیں اور یہ تقریب
 اور بدلنا سین کا زائے تقریب کی لغات سے
 ہے ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن
 کا نام ہر نو ہے اور ہارونی نسبت اوش سے ہے
 بخلاف قیاس لوگوں کے زبان میں شہر ہشتی بکسر
 جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بضم جیم فارسی
 لکھا ہے سیتان بکسرین ہملہ و سکون یم
 و عین ہملہ مشائخ چشتیہ کے شجر و نمین شیخ
 علو مشاد و دیوری کہتے ہیں اور اوش کا
 مقتضایہ ہے کہ شیخ مشاد و شیخ علو ایک شخص
 ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے
 کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر
 مشاد ہے۔ علو بکسر عین ہملہ و سکون لام
 ہمیرہ بضم نا و فتح موحده و سکون تحقہ و فتح
 رائے ہملہ مرعشی بفتح یم و سکون رائے
 ہملہ و فتح عین ہملہ و کسرین مجھے نسبت ہے

موتی شہریت از توابع شام و این فقیر
مستلح کہ کتاب عزیزہ را کہ تصنیف شیخ
عبد العزیز است و اشغال و اورا و صبح و شام
و اوراد و مواسم و رتے و عزائم و در آنجا مذکور
است از خط ملا محمد شاکر کہ عظیم فضیلتی شہر خود
بود و در زمان خود از سائر فرزندان شیخ
عبد العزیز یاد و ذکر کثرت تدریس ممتاز
بودند و مطالعہ کردم عزیزہ را و نسخہ کہ شیخ
بخط جیدہ بنی بخط خود از شیخ عبد العزیز
نقل کرده بود و والدہ اعلم و حضرت والد
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ
دارند و امتثال کردم کتاب مفتاح الغیض
را کہ تالیف شیخ حسن ظاہر است و رسم
سلوک و آن کتاب ہے است نفیس و باب
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم
از تبرکات احد از ایشان قال الشیخ عبد العزیز
فی العزیزیتہ چون کسی بخواد کہ کے را تلقین
دکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ دار و
اگر روز پنجشنبہ باشد اوکی البعدہ اورادہ باز
استغفار و ذہ بار و دو گویند و بگوید
ہر عبادتے کہ بہت موقت است
مکرر کر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق
نہائے فرض عین است کہ العطایہ حرام
یک لحظہ کوئی یاد دور ہے در مذہب عاشقان حرام است
و حق تعالی میفرماید یاد کرون اللہ قیاما و

معرض سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزہ کو جو تصنیف
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال و اوراد و صبح و
شام کے اور اوراد و مواسم کے اور رتے و عزائم
اور اس میں لکھی ہیں ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
سے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاء و مین تھے اپنے
زمانہ میں اور سب فرزندان سے شیخ عبد العزیز کی
کثرت تدریس میں زیادہ اور متابع تھے اور عزیزہ کا
مطالعہ کیا ہے اس نسخہ میں جو شیخ حسن ظاہر جیدہ بنی
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
والدہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
اس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا
ہے کہ کتاب مفتاح الغیض کو جو تالیف شیخ حسن ظاہر
کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت نفیس
کتاب ہے اس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے
پاس پایا میں نے تبرکات ابدال سے انکے کہا ہے
شیخ عبد العزیز نے عزیزہ میں کہ جب کوئی چاہے کہ
کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہے کہ اوکو فرمائے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے
اس کے بعد اس سے دس دفعہ استغفار اور دس
دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مکرر کر کہ ہمیشہ
رات میں یاد حق تعالیٰ فرض عین ہو کہ العطایہ حرام
یک لحظہ کوئی یاد دور ہے در مذہب عاشقان حرام
اور حق تعالیٰ فرماتا ہے یاد کرون اللہ قیاما و

و خط جیدہ بنی خط خود از شیخ عبد العزیز

تقود او اعلیٰ جنوہہ یعنی یاو کسند حق
تعالیٰ را ستادہ و شستہ و پہلو غلطیدہ پس
آدمی ازین سہ حال خالی نیست یا بدل یا زبان
یا دخی لازم ست پس چون ذکر این چنین
عبادت و حرفت کہ اصلا ساقط نہ شود
استاد باید کہ اورا بیاموزد و گوید کہ دل چپا
سینہ است بصورت حضور لقا ست و دور
دارد یکے بالا دوم پائین و ہر دو در بستہ
شدہ اند برائی کشا دن در بالا ذکر ہم میفرماید
و برائی کشا دن در پائین ذکر خفی یا جس
نفس می فرماید و مثل دل بچو آئینہ
است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گیری
پایہ کہ آنرا آن ہند آرموزد و والا آئینہ
را خراب سازد و قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم لکی مصقلۃ و
مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال
دل بچو شک آہنی است کہ از و آتش
بد رمی آید پس چون آہن زدن و کشیدن
آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید و الا
بشکند و مقصود حاصل نہ شود و آتش
از شدہ چارہ نیست چنانچہ حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سوال
کرد کہ یا رسول اللہ دلتی الی اقرب للطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسمہا

نکات
الکرامات اور بہت
فضل اللہ کے نزدیک

تقود او اعلیٰ جنوہہ یعنی اللہ تعالیٰ کا
توکر کرین کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو
آدمی ان تین حال سے خالی نہیں یا دل ہی یا زبان
سے حق کی یاد لازم ہے توجہ کر الہی عبارت
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی اور ستاد
کو چاہئے کہ او کو سکھائے اور بتائے کہ دل
سینہ کے بائیں طرف ہے حضور کی صورت اور
اسکے دور وازہ میں ایک اوپر کو ایک نیچے کو
اور دو نو دور وازہ بنہ میں اوپر کا دور وازہ کھٹنے
کو ذکر جہ فرماتے ہیں اور نیچے کے دور وازہ کھٹنے
کو ذکر خفی یا جس نفس فرماتے ہیں اور دل کی
مثال مثل اوس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا
ہے اس کے واسطے صیقل کرنیوالا چاہئے کہ او کو
دھنر سکھائے اور نہیں تو آئینہ خراب
ہو جائے گا نہ یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یہ
لکی شیخ مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر
اللہ تعالیٰ یا دلی مثال حقیق کی جو جس سے اگل نکلتے ہیں
توجہ لیا تھیری پر بار ناسیکھے اور اگر نکالیں کچھ تو ان کو
اور نہیں تو کو ذوالے اور غلط نہ لائے غلط نہ کر مشر بغیر
گذارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سوال کیا کہ
یا رسول اللہ دلتی الی اقرب للطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسمہا

جہ سے کہ خود را نیز نفی کند و تاکف است
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حق تعالی را
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جدید
شدہ الا اللہ را بول ضرب شدہ یکند تا سنگ
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب بانو
داند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ حق
اثبات می کند و خود را از میان بکشد
یا آمد در میان ما از میان بر خاستیم
اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنی کلمہ در دل
البتہ باید تا تحت وعید ورنہ یاد من ذکر فی
بالغفلۃ ذکرتہ باللغۃ و اذا ذکر عبدی
عشنا اہتزعر شی غضباً مطلوب دیگر
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند
بہرہ ذکر گوید الوفقیم الطریق در حق
ایشان است برائی نفی خواطر اثر می تمام
دارد بلکہ حضرت سلطان الموحیدین - و
برہان العاشقین حجتہ المتوکلین شیخ جمال الحق
والشرع والہدین محمد مولانا قاضی خان
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ
ظاہر اویدہ میشود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالی
است در پردہ آب و گل و اما صورت
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن مشاہدہ
حق تعالی سبب ہے پردہ آب و گل کہ ان اللہ
خلق آدم علی صورۃ الرحمن و من

جو کلمہ غفلت سے یاد
کرسن ان کو غفلت
سے یاد ان کو غفلت
تجربہ مرشد اور
بعد سے سبب
یاد کرسن
یاد کرسن
یاد کرسن

یہاں تک کہ اینی ہی نفی کرے اور دائیں نمود
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حق تعالی
کو بین نے دل سے نکال دیا اور پس مثبت پھینکا پھر
دم نیلے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل
لگانے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت
اثبات کے مطلوب اپنے ساتھ جانے بلکہ بالیا تصور
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہ ہی اثبات کرتا ہے
اور اپنے متین در میان سے نکال دے
یا آمد در میان ما از میان بر خاستیم
مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی دل میں ضرور
ہوں تا اس وعید میں نہ آجائے کہ حق ذکر فی
بالغفلۃ ذکرتہ باللغۃ و اذا ذکر عبدی
عشنا اہتزعر شی غضباً اور یہ مطلوب ہے مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اس کے بعد
ذکر کرے الوفقیم الطریق انہیں حق میں
اور نفی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ
حضرت سلطان الموحیدین برہان العاشقین
حجتہ المتوکلین شیخ جمال الحق والشرع والہدین
محمد مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس
اللہ سرہ العزیز ای فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ
ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالی کا ہے
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق
سبحانہ تعالی کا ہے بے پردے آب و گل کے
ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن و من

ابو علی وفاق رحمۃ اللہ علیہ کہد کہ دفعہ ولایت
است ہر کر اتوفیق برادر داند بر سیکہ بشیر
بد و داند یعنی بشیریت ولایت انتم اولیاء
حقا مشرف گردانید و از ہر کہ سلب کردند
بد بر سیکہ اور از مقام ولایت معزول کردند
ایں جنین در باب ذکر گفته اند کہ ذکر خدا تعالی
شیخ مریدان ست چون ہست بر ہلاک دشمن
گمارند و یا دفع بلیہ خواہند و دل بان گمارند
آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال
اللہ تعالی و اذکر ربابت اذ انسیت
یعنی یا کن بر و ر و کار خود را و قتیکہ فراموش
کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت
اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ
سر ہمہ عبادتہا است زیرا کہ پیچ دشمن قوی
ترا و نیست کہ ما قال المشایخ
رحمہم اللہ مخالفتہ النفس را اس
العبادۃ و موافقۃ النفس اس اس الکفر

ترجمہ

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزین
زاکہ از لغت قوی تر پیچ دشمن و نیست
از نیجاست کہ بزنگے فرمودہ ہزار
رہ گنگ گرسہ در رہ گوسفندان آن
نہ کند کہ یک شیطان کند و حد ہزار شیطان
آن نہ کند کہ یک نمیشین بد کند و حد ہزار نمیشین
بد آن نہ کند کہ یک نفس برتن آدمی زاد کند

ابو علی وفاق رحمۃ اللہ علیہ کہد کہ ذکر
مشیر ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ہے اسکو
مشور ولایت ملکہ یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء
حقا سے مشرف ہو گیا اور جس سے توفیق دل
کی سلب کر لے بیشک اسی مقام ولایت سے معزول
کیا ایسا ذکر کہ باب میں فرمایا ہو کہ ذکر خدا تعالی
مرید و مکی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کرے
یا دفع بلا چاہیں اور اس طرف دل لگا لیں دشمن
ہلاک ہو جائیگا اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ
تعالی و اذکر ربابت اذ انسیت یعنی یاد کر اور فراموش
کو جو قوت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس
کی فراموشی اور کسی مخالفت میں ہر چاہے کہ اپنے
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادت تو مکی سرور
ہے اس واسطے کہ کوئی دشمن اس سے زیادہ
قوی نہیں ہے یہاں فرمایا مشایخ رحمہم اللہ تعالی
نے مخالفتہ النفس را اس العبادة و
موافقة النفس را اس الکفر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزین
زاکہ از لغت قوی تر پیچ دشمن و نیست
اسی سبب سے ایک بزنگے فرمایا ہے
کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیہ نہ کار بر بکر یونین ایسا
نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے
اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک
بڑا نمیشین کرتا ہے اور سو ہزار بڑا نمیشین ایسا
نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں

نفس کی مخالفت عبادت
کام ہے اور نفس کی
موافقت الکفر کی بنیاد ہے
نفس کی مخالفت عبادت
کام ہے اور نفس کی
موافقت الکفر کی بنیاد ہے
نفس کی مخالفت عبادت
کام ہے اور نفس کی
موافقت الکفر کی بنیاد ہے

بدرستیکہ کہے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد
کنم من اور را بہ لعنت پس چون گناہگار ان
یاد کند مرا بغفلت من یاد کنم ایشان را
بہ لعنت این وعید است و روح گناہگاری
کہ غافل باشد پس چگونہ حال باشد چون
جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم
گفت ابو یزید رحمۃ اللہ لقائے روزے
مربیان خود را یا قیام دم اشب تا صبح
کو شش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ یگویم پس
قدرت نیافتم بد و گفتہ شد چرا گفت با یزید
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم و در کوہ کے
یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از
قول لا الہ الا اللہ و چہ عجیب تراست از کسی کہ
یاد میکند اللہ لقائے را و حال آنکہ او موصوف
باشد بحیثیکہ از صفات بشریہ کذا فی

العوارف

ہزار بار شستم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال ہے اویست

بعدہ مراقبہ فرماید گوید کہ مراقبہ شتیق ازنی

رقیب است معنی رقیب نگہبان ست یعنی پاسا

دل کند غیر حق را در دل جاندا ہے ریاضی

پاسان دل شوند رکل حال

تا نیا بدہیچ دزد آخجا مجال

ہر خیال غیر حق را دزد دان

این ریاضت سالکان افروض دان

کہ جبجہ غفلت سے یاد کرے مین او سکو
لعنت سے یاد کروں تو جو گناہگار جبجہ غفلت
سے یاد کرے مین او نکو لعنت سے یاد
کروں گاہیہ وعید ہے اوں گناہگاروں کے
حق مین جو غافل نہیں تو کیا حال ہوگا اوںکا جو
غافل ہی ہوں اور گناہگار ہی ہوں کذا فی
احیاء العلوم ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک روز اپنے یاروں سے کہا کہ آج شب کو
مین نے صبح تک کو شش کی کہ لا الہ الا اللہ
کہوں مین گر جبجہ قدرت نہ ہوئی یاروں نے
کہا کیوں کہ اپنے لئے کہیں مین تو ایک فکر کہا تھا وہ یا
اگیا اوس سے وحشت ہوئی اور اوس نے نہ
کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اُس
شخص سے جو اللہ لقائے کو یاد کرے اور
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے
کذا فی العوارف - شہر

ہزار بار شستم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال ہے اویست

بعدہ مراقبہ فرماید خرائین اوس کہیں کہ مراقبہ

مشتق رقیب سے رقیب معنی نگہبان ہے یعنی

دلکی پاسان کرے کہ بلین غیر حق کو جائز نہ رہا

پاسان دل شوند رکل حال

تا نیا بدہیچ دزد آخجا مجال

ہر خیال غیر حق را دزد دان

این ریاضت سالکان افروض دان

ہر حال میں قول کا
نہیں رہا کہ کوئی
چور دہان حال نہایت
خدا کے قریب نہ ہو
سویہ خیال کر
کہوں کہ واسطے
ہر ریاضت سالکان
جان دوز

پس بدل اندیشہ اسد خاضری

اسد خاضری اسد شاہ کے اسد محی ہمیشہ
حق تعالیٰ را با خود و خود را با حق تعالیٰ دانہ
جدائی از خدا محال است قال اللہ تعالیٰ فی
الفسکما افلا تمہدون یعنی در دلہا کے
نماست پس چرا انہی بنیدہ حق تعالیٰ کے
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر
اعطاست بیشتر قال اللہ تعالیٰ الا انہ کل
شیء محیط یعنی دانا و آگاہ ہاں بدرستیکہ
آن حق تعالیٰ ہر شے محیط است چنانچہ
اعطاست روح با جسکہ بیچ جزوے از اجزای
جس نیست کہ روح با آن نیست با آن
بہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج
است و نہ داخل فائدہ چون خواہد کہ
اربعین بنشیند بیابید کہ چون پای است
در وزن حجرہ بہند نحو و تسبیح گوید و
وقل اعوذ من ملئنا من سہ بار بخواند پس
پائے جب در وزن حجرہ بہند و گویہد انت
ولیی فی الدنیا والاخرۃ لیکن کما کنت
لتحمدا علیہ السلام وارزقنی حبک فی الدنیا
ارزقنی حبک فی شغلی واجعلنی بحوالک
وجعلک واجعلنی من المخلصین اللهم
اخر نفسی بجنات ذاتک یا انیس من لا
انیس لہ رب لا تذرنی فی الازمان
خیر الوارثین

پس دل میں خیال کے اسد خاضری اسد شاہی لاشہ ہری
اسد محی ہمیشہ حق تعالیٰ کو ساتھ لیتے اور اپنے تئیں حق
حق تعالیٰ کے بلکہ جدائی خدا سے محال ہے قال اللہ تعالیٰ
فی الفسکما افلا تمہدون یعنی ہمارے دلوں میں ہی کیوں نہیں
اسلئے کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے جس قدر لطافت یہ اتنی رحمت
زیادہ قال اللہ تعالیٰ الا انہ کل شیء محیط یعنی
آگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالیٰ ہر شے کا محیط ہی
جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہی کہ جسم کا
کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اس کے
نہیں ہے با وجود اس کے نہ متصل ہی منفصل
ہی نہ خارج ہی نہ داخل ہے۔

فاسپردہ۔ جب چاہے کہ چلے میں
نیشے چاہے کہ جب دایان پائون حجرہ
میں رکھے اعوذ اور یسہم اسد کہے اور قل
اعوذ یرب الناس تین دفعہ پڑھی
پھر دایان پائون حجرہ میں رکھے۔
اور کہے انت ولی فی الدنیا والاخرۃ
کن لی کما کنت ل محمد علیہ الصلوۃ والسلام
وارزقنی حبک اللہم وارزقنی حبک فی
شغلی واجعلنی بحوالک وجعلک واجعلنی
من المخلصین اللہم اخر نفسی بجنات
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب
لا تذرنی فی الازمان
انت خیر
الوارثین

پس در مصلى بايد مستقيم قبله بخت و يكبار
بار ان وجهت وجهى للذى فطر السموات
والارض حنيفا وما اتانا من المشرکين نجوا
پس دو رکعت نماز اجملا لامد نقاسے بگزارد
در رکعت اول بعد از فاتحہ آیت الکرسی و
در رکعت دوم آمین الرسول تا آخر بخواند بعد
فراغ سر سجده بند و این دعا بخواند
اللهم کن لی ایسا فی خلوقی ومعینا فی
وحد فی اللهم اجعل خلوقی هذا موجبہ
لمشاهدتک ووفقنی لما تحب وترضی
اللهم انی اعوذ بک من سخطک واسألك
رضاک اللهم جنبنی ان اعبد الهوی
اللهم اکشف الخطاء عن عیبی وارفع
الغبین عن قلبی حتی اشاهد جمال الله لا
الله پس دو گانہ ہا کے مذکورین بگزارد
ایک دو گانہ بروح مادر و پدر اگر وفات یافتہ
باشند و الا برائے سلامتی ایشان بگزارد
و چهار رکعت بیک سلامت نہ بگزارد
و در ہر رکعت بعد از فاتحہ پنجہ بار
سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا
در پناہ حق تعالی محفوظ ماند و یا قصد
یا زیادہ فتاح بگوید بعدہ در ذکر ثقی و
اثبات یا بارادہ خاص یا خاص فی الامور
مشغول شود و گاہ نیز کراسم ذات بالملاحظہ
و مفہوم ملاحظہ

پھر مصلی پر کھڑا ہو رو قبلہ کنیں بار پڑھے الی
وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما اتانا من المشرکین نجوا
پھر دو رکعت نماز اجملا لامد نقاسے پہلی رکعت
میں بعد از الحمد کے آیت الکرسی اور دوسری میں الحمد
بعد آمین الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدہ میں بار
اور یہ دعا پڑھے اللهم کن لی ایسا فی خلوقی
ومعینا فی وحدتی اللهم اجعل خلوقی هذا موجبہ
لمشاهدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللهم
انی اعوذ بک من سخطک واسألك رضاک
اللهم جنبنی ان اعبد الهوی اللهم اکشف
الخطاء عن عیبی وارفع الغبین
عن قلبی حتی اشاهد جمال
لا اله الا الله پھر
دو گانہ جگہ ذکر موجود ہے پڑھے اور ایک دو گانہ
مان یا پکی روح کو جو وفات پا گئے ہوں پڑھے اور
تھیں تو اول کی سلامتی کے واسطے پڑھے
اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے پھر کثرت
میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ
اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے
تاکہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور یا سوا بار
یا فتاح کہ بعدہ ذکر ثقی و اثبات سماعتہ
ارادہ خاص یا خاص یعنی لاموجود کے مشغول
ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے سماعتہ
ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

دو واسطہ مشغول ماند و جہانچہ یک خطہ از ذکر نفی
 و اثبات خالی نماند بحدیکہ در حال وضو و اکل
 و رقص و آن باشد ہر تہ موسی علیہ السلام حضرت
 خیرت جل جلالہ مناجات کہ کہ الہی بہم اوقات
 یاد کردن سے تو انہم مگر دو وقت یکی در پانچ
 دوم در حالت جنابت فرمان شد۔ اذکونی
 فی کل حال یعنی یاد کن مراد ہر حال سے پس
 درین وقت ہم از وضو خالی نباشد بکا قالت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیان
 یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دوم
 بزبان و اول لئے است و ہمین مراد است
 بحديث وقوله تعالى اذکروا اللہ ذکرا
 کثیرا و ان ان است کہ فراموش
 نکند خدای تعالی را و دیگر جائے و بود و مری
 را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شیعہ کامل
 ازین دو نوع مگر در حالت جنابت و غول
 خلا پس بد استی کہ آن حضرت اقتصار
 نمیکرد در آن دو حال بنوع آنکہ نیست
 اثر در آن مرتبہ جنابت را یعنی

بدل یاد می کرد دوم

ازین جہت -

و فتیکہ پیران

آندی از خلا

ے نفی غفرانک پس حالت خلا ہمین -

واسطے کے مشغول ہے چنانچہ ایک خطہ ذکر
 نفی و اثبات سے خالی نہ رہے بیان تک کہ
 وضو کے وقت اور کھانے کے وقت اس
 کے تصور میں ہے ہر تہ موسی علیہ السلام
 نے حضرت عزت جل جلالہ میں مناجات کی
 کہ الہی میں سب وقت بھگو یاد کر سکتا ہوں
 مگر دو وقت ایک تو پانچانہ کے وقت اور ایک
 جب غسل کی حاجت ہو حکم ہو اذکونی فی کل
 حال یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اس وقت
 بھی تصور سے خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کان النبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیان
 یعنی ذکر و قسم ہے ایک دل سے دوسر زبان سے
 اور پہلا علی ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی
 سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکرو
 اللہ ذکرا کثیرا اور وہ یہ ہے کہ فراموش
 نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جائے اور حضرت
 بنی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو نوع قسم
 میں کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے
 بیت اخلا کے سو جان لیا تم سے کہ اوس
 وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ایک قسم پر اقتصار کرتے تھے ایسی قسم جس
 میں جنابت کو دخل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور
 اسی سبب سے جب بیت اخلا سے باہر کرتے
 تو فرماتے غفرانک پس حالت خلا میں ہی

بہر کیے ازین شجرہ ارتباط واقع است
 پس ارتباطین نصیر والد خود شیخ عبدالحکیم
 قدس سرہ عن الشیخ غلامہ عبدالکبیر بادی عز
 ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالغفر عن ابیہ
 عبدالوہاب البیاضی عن السید عبداللہ
 راجو قتال عن اخیه السید جلال الدین عن
 چہ بیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن
 ابیہ الشیخ صدر الدین عن ابیہ الشیخ
 بہاؤ الدین زکریا عن شیخ الشیوخ شہاب الدین
 عمر سہروردی وایضا عن فقیر خرقہ از دست
 شیخ ابو طاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن
 الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد لشناوی
 عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالوہاب
 الشعراوی وھو لبسا من ید الشیخ الاسلام
 زکریا بن محمد الانصاری وادخی لہ العذیہ
 بلباسہ لھا من ید الشہاب احمد من الفقیر علی
 ابن محمد الدمیاطی الشہید الزلیانی بلباسہ
 من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
 الوصایا القدسیہ بلباسہ لھا من ید الشیخ
 نور الدین عبدالرحمن المصری بلباسہ لھا من
 ید الشیخ جمال الدین یوسف الکوری بلباسہ
 من التبعین حسام الدین الشمشیر وجم الدین
 الاصفہانی بلباسہ عن الشیخ نور الدین عبدال
 الطاہری بلباسہ عن الشیخ نجیب الدین
 علی بن بزغش بلباسہ لھا

ابی والد شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے اول کو
 شیخ غلامت اندر اکبر بادی سے ان کو اپنے
 والد سے لکے دادا شیخ عبدالغفر سے ان کو
 سید عبدالوہاب بخاری سے ان کو سید عبداللہ
 راجو قتال سے لکوا ابی ہانی سید جلال الدین محمد جانیان سے لکوا
 شیخ رکن الدین ابو الفتح سے لکوا ابو الفتح صدر الدین زکریا عن
 شیخ بہاؤ الدین زکریا سے لکوا شیخ شہاب الدین ہروردی
 سے اور ایضا اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر مدنی کے
 سے لکوا زکریا عن شہاب الدین زکریا عن شہاب الدین
 سے اوہون نے شیخ احمد لشناوی سے لکوا
 نے اپنے والد ان کے دادا شیخ عبدالوہاب شعراوی
 سے اور اوہون نے خرقہ پہنایا ہاتھ سے شیخ
 الاسلام زکریا بن محمد الصامی کے وارجی لہ
 العذویہ بلباسہ لھا شہاب احمد کے ہاتھ
 سے نقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلیانی سے
 اوہون نے ہاتھ سے ابو بکر بن محمد الخوافی صاحب
 وصایا القدسیہ کے اوہون نے ہاتھ سے شیخ
 نور الدین عبدالرحمن مصری سے اوہون نے
 شیخ جمال الدین یوسف کو لکے کے
 اوہون شیخ حسام الدین شمشیری
 اور نجم الدین اصفہانی کے بسبب وہنے
 شیخ نور الدین عبدالحمید طنری کے
 اوہون نے شیخ نجیب الدین علی بن
 بزغش سے
 اوہون نے

من المعارف بالله الشيخ شهاب الدين
 عمر السهروردی روضہ اللہ روحہ وارواحہم
 ورحمتہا بھم فقد حصل لها وجه ثالثا في
 المحرفة السهروردية والله اعلم والشيخ
 عارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردی
 له جرتان احدی ہما انہ لیس المحرفة عن عہ
 القاضی وجیہ لارین عمر بن محمد المعروف بعمویہ
 بلباسہ لما من والدة المعمر محمد عمویہ بن عبد
 سعد ومن الشيخ اخي فرج الزنجانی بدلا حرا
 مشارکة للاخير بلباس ابيه من الشيخ احمد
 الاسود الدينوری بلباسہ من المشاغل الدينوری
 ولباس اخو الفرع الزنجانی لما عن ابي العباس
 النہاوندی بلباسہ من ابي عبد الله محمد
 بن شفيق الشيرازی بلباسہ من ابي شمس
 رويہ بن احمد البغدادی بلباسہما عن مشاد
 رويہ من سيد الطائفة ابي القاسم الجعفي
 البغدادی والثانية انه اخذ التلقين عن عہ
 بي نجيب السهروردی عن الشيخ احمد
 الغزالي عن الشيخ ابي بكر المنساہ عن الشيخ
 ابي القاسم الكركاني عن الشيخ ابي عثمان
 المغربي عن ابي علي الكاتب عن ابي علي
 الرودباري عن ابي القاسم الجعفي
 البغدادی في التفات نقلا عن الفرغاني
 شيخ الشيوخ شيخ شهاب الدين السهروردی
 نسبت فرقة لآبوالقاسم جنيديش ثبات مکررہ است

عارف باسم الشيخ شهاب الدين عمر السهروردی روحہ
 روحہ وارواحہم ورحمتہا بھم پس تحقیق حاصل اچنی
 فرقہ سهروردیہ کی ستردی وجہ واسدالمم اور
 شیخ عارف باللہ شیخ شهاب الدین عمر سهروردی کے
 لئے دو جہتیں ہیں ایک تو اوکھون سے پہنا فرقہ
 لپے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرفت عمویہ
 سے اوکھون لئے لپے والد عمر محمد عمویہ بن عبد
 سعد سے اور شیخ اخي فرج الزنجانی دونوں کے
 ہاتھ مشارکت میں اوکھون لئے لپے والد شیخ
 احمد اسود دینوری سے اوکھون لئے مشاد دینوری
 سے اور اخو الفرع زنجانی سے اوکھون لئے ابو العباس
 نہاوندی سے اوکھون لئے ابو عبد اللہ محمد بن شفيق
 شیرازی سے اوکھون لئے ابو محمد رويہ بن احمد
 بغدادی سے اور مشاد اور رويہ سے سید الطائفة
 ابو القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت
 شیخ شہاب الدین عمر سهروردی کی تیس کہ اوکھون
 لئے تلقین پائی لپے چچا ابو نجیب سهروردی سے
 اوکھون لئے شیخ احمد غزالی سے اوکھون لئے
 شیخ ابو بکر منساہ سے اوکھون لئے شیخ ابو القاسم
 کرکائی سے اوکھون لئے شیخ ابو عثمان مغیری سے
 اوکھون لئے ابو علی الكاتب سے اوکھون لئے
 ابو علی رودباری سے اوکھون لئے ابو القاسم
 جنید بغدادی سے تفات میں فرغانی سے
 نقل کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سهروردی نے
 نسبت فرقہ لآبوالقاسم جنید تک کی کرگاہیں کی

دار جنید تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بصحبت نسبت داده است نہ بقرقہ اناج
 مجد الدین بغدادی در کتاب تحفہ البرہ آورده است
 کہ نسبت قرقہ بمقتل است پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بر ریت در دست متصل مغبین منتهی انون الحق
 ما قالہ السہروردی واین فقیر اور ادوخال
 بر اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد و درین
 عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاهر عن
 ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن احمد
 القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ
 عن جلال عن الشیخ عبد الوہاب
 الشعراوی عن الزین زکریا عن الحافظ
 شہاب الدین اسماعیل بن حجر العسقلانی
 عن ابی الحسن بن ابی الجلال الدمشقی عن
 القی سلیمان بن حسنۃ المقدسی عن الشیخ
 القدوة الشیخ شہاب الدین عبد
 السہروردی در ضمن وصایا سے قدسیہ
 رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذكور
 الی شیخ زین الدین - دمیاط بکسر اللال
 الہملہ و قبل بکسر اللال الحجۃ و سکون
 المیم و تحقیف التختیۃ بلاد مشہور مصر
 کوران بضم الکاف التجمیۃ قبیلۃ
 من لا کرد - نطنزی بضم نون و

طاسے

مہملہ

اور جنید سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
 صحبت سے نسبت دی ہے قرقہ سے بنین
 دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب
 تحفہ البرہ میں لکھا ہے کہ نسبت قرقہ متصل
 ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث در
 متصل مغبین سے آتی ہیں کہتا ہوں حق
 وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور ان
 فقیر نے درود و وظیفہ و مثل و اعمال طریقہ سہروردیہ
 کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے
 شیخ ابو طاهر سے اوھنون نے اپنے والد شیخ
 ابراہیم کردی سے اوھنون نے احمد شناوی
 سے اوھنون نے احمد شناوی سے اوھنون
 نے اپنے والد ان کے دادا سے شیخ
 عبد الوہاب شعراوی سے اوھنون نے زین
 زکریا سے اوھنون نے حافظ شہاب الدین احمد
 بن حجر عسقلانی سے اوھنون نے ابو الحسن
 بن ابو الحمد دمشقی سے اوھنون نے قتی سلیمان
 بن حمزہ مقدسی سے اوھنون نے شیخ پیشوا
 شیخ شہاب الدین سہروردی سے اور وصایا
 قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوانی کا
 سند مذکور ہے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر
 وال ہملہ اور بعضوں نے کہا ذال تجمہ اور
 سکون یم اور تحقیف یا ی تحتیہ ایک ہر مشہور
 گواران بفتح کاف تجمیہ ایک قبیلہ ہے کردون
 میں سے - نطنزی بفتح نون و طاسے مہملہ

و سکون نون و کسر زای مجھے بر غش بضم یای
 بضم یای موحده و سکون زای مجھے و
 ضم عین مجھے و شین مجھے بضم عین اہملہ و ضم
 سین مشدہ و سکون داود تشدید یای تھتہ
 کذا قال ملا عبد الغفور و فیہ نظر بل الظہر نظر
 تحقیق الباء التھتہ مثل اہویہ و بدیہ و
 غیرہما اخی فرج یفتح فاء فتح راہلہ و جیم
 زنجانی یفتح زای مجھے و سکون نون و
 فتح جیم و الف و نون مکسورہ و یای نسبت
 و فتحات ابوالعباس ہنارندی براشاگرد
 جعفر خلہی گفتمہ است ووی شاگرد
 جنید بغدادی است قلہ بضم اخاء محکمہ بغداد
 قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب
 الوصایا القدسی ومنها الفہر یوزعمان
 الاوقات و یصرفون کل وقت بما ھو
 الاثقی بہ فاذا اطلع الصبح الصادق یبلغ ان
 یجئہ و الشہادۃ و یقولوا اللھم انی
 اصبحت اشہدک و انت شہد حجتہ عنک
 و لا تکتک و انبیاءک و رسالتک و جمیع
 خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک
 لا شریک لک و ان محمد عبدک و رسولک
 اللھم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
 و لا اطاق نفع ما ارجو و اصبح الامری بید
 غیری و اصبحت من تھنا للعلی
 فلا فقیر

و سکون و کسر زای مجھے بر غش بضم یای
 موحده و سکون زای مجھے و ضم عین مجھے
 و شین مجھے بضم عین اہملہ و ضم سین مشدہ
 و سکون داود تشدید یای تھتہ ایسا کہا
 ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام
 ہے بلکہ ظاہر تحقیق یای تھتہ کے ہی مانند
 راہنہ بدیہ و بدیہ و غیرہما کے اخی فرج
 یفتح فاء فتح راہلہ و جیم زنجانی یفتح زای
 مجھے و سکون نون و فتح جیم و الف و نون
 مکسورہ و یای نسبت اور فتحات میں ابوالعباس
 ہنارندی کو شاگرد جعفر خلہی کا لکھا ہے اور
 وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں خلہی بضم
 خای مجھے ایک محکمہ بغداد میں کہا ہے
 شیخ زین الدین الخوافی نے کتاب وصایا پر
 قدسی میں و منها الفہر یعنی وہ اپنی اوقات
 کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت
 اپنا جو اس وقت کے لائق ہو تو سبح صادق
 طبع ہوتی ہے کہ تجھ پر شہادت کی اور
 کہیں اللھم انی اصبحت اشہدک و انت شہد
 حجتہ عنک و لا تکتک و انبیاءک و رسالتک
 و جمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت
 وحدک لا شریک لک و ان محمد عبدک و رسولک
 اللھم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
 و لا اطاق نفع ما ارجو و اصبح الامری بید
 غیری و اصبحت من تھنا للعلی فلا فقیر

اس دعا کا ترجمہ مفید ہے اور ہر کس کے لئے ہے اور ان کے لئے

ر بنا و برضی و کما یبغی لکم و وجہ سبنا و غی
و کما یبغی لکم و وجہ سبنا و غی جلا لہ ثم
یصلوا سنتہ صلوۃ البصر کتین یقرء
فی الاولی بعد الفاتحہ قل یا ایہا الکافر
و فی الثانیۃ قل هو اللہ ثم یقولوا سبحان اللہ
و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ
بائتہ مرۃ او ما تفسر ثم یصلی علی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما تفسر ثم یقرء الدعاء
المانوس بین السنۃ و الفرض اللهم انی سئلك
رحمتہ من عندک تھدی لھا قلبی

و یجمع بھا امری و تلم بھا شغنی
و تصلم لھا دینی و تقضی بھا دینی و یحفظ لھا قان
و ترع لھا شادی و یفیض لھا و جہی و ترکی لھا
علی و تھمنی بھا شادی و تزد بھا الفتی و تقصم
بھا من کل سوء ذکرہ فی العوارف

یصلی الفرض بالجماعۃ ثم یقرء اذاد اللہ
تضمن الفوائد الکیۃ مع ردفہ مستحفوظۃ للفقراء
و یعلم منہم ثم یقرء خرب المعہود ثم یشغل بذکر
لا الہ الا اللہ علی الوجہ الذی تلقن و کما قبل لہ
بان حرف الذکر تاخذ جمیع فمارج الحرف ما
یقول بہمتہ قویۃ بطا طراسہ الی فوق
سنتہ و یشرح لا الہ من ذلک الموضع

.....
.....
.....

ر بنا و برضی و کما یبغی لکم و وجہ سبنا و غی
جلا لہ پر پڑھیں دو رکعت سنت نماز صبح
کی پہلے رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا
الکفرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پر
کہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم
و بحمدہ استغفر اللہ ایک سو دفعہ یا جعفر ہو سکے
پھر دو رو پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر جعفر ہو سکے پھر پڑھیں دعائے
ماثورہ و رہبان سنت و فرض کے اللهم
انی اسئلك رحمتہ من عندک تھدی بھا
قلبی و یجمع بھا امری و تلم بھا شغنی و تصلم بھا
دینی و تقضی بھا دینی و یحفظ بھا غایتی و ترع
بھا شادی و یفیض بھا و جہی و ترکی بھا علی
و تلمنی بھا شادی و تزد بھا الفتی و تقصم بھا
من کل سوء اسکو عوارف میں ذکر کیا ہے

پھر فرض جماعت سے
پڑھے پھر ورد ایسے پڑھے جن میں فائدہ سے
ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقر کو یاد
ہیں ان سے یکھ لے پھر پڑھے حسب معمول پھر
مشغول لا الہ الا اللہ کے ذکر سے جس
طرح تلقین کیا ہے اور جیسا کہ یہاں ہے
اور اس سے کہ حرف ذکر کے ختم ہونے سے
حرفوں کے نکلنے اور خوب ہمت سے
کے سر کو جھکائے او پر ناف کے اور
و با نئے لا الہ نکالے

وهو محل طهور النفس فاذا الاله الى
الملك الايمن ناظر القلب الى كرايا الله
وعظمته لتصفوا النفس ويميل راسه
الى الجانب الايسر ويضرب الا الله بشدة
القوى على القلب المحمي الصنوبري
الشكل المودع في الجانب الايسر تحت
البندى الايسر بجنب عظمة الصدا
بجيبث توثر في القلب وتصل حمارت
نار الذکر الى القلب وتذوب السحمة
التي فوق القلب ولها رائحة مخصوصة
حين الاحتماق والذوبان وتنبع
نات النار نور فلذا ذکر نار ونور نار
تجلی ونور تجلی فاذا اثر نار ونور
في جوار القلب في الدم الغليظ الذي
في وسط القلب وهو منبع الحيوة الحيوانية
ومن ثم هي افعالها الدفء في الشرايين
الى الاغضاء لتصرف في الجوار اللطيف
الذي يركب الدم السار في الاغضاء
وذلك الجوار هو الروح الحيوانية وهو
النفس الانسانية التي هي مركب
الروح الانسانية فاذا تصرف الذکر
في ذلك الجوار فقد تصرف في النفس
والنفس سارية في جميع البدن

اور وہی جگہ ہے ظہور نفس کی کہنچکر لائے
لا الہ کو دائیں موڑ ہے تک نظر کرتا ہوا
ولسے البدن کی کبریا و عظمت کو تاکہ صاف
ہو دے نفس اور سبیل دے سر کو بائیں طرف
اور الا البدن کی ضرب خوب شدت سے قلب
لمحی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں پستان کے
نیچے سینہ کے برابر ہے لگائے ایسی حیثیت
سے کہ قلب میں اثر ہو اور ذکر کے آگ کی حرارت
قلب کو پہنچے اور گھیل جائے چربی جو دل پر
ہے اور اسکی ایک خاص بو ہے جلنے
کے وقت اور پھیلنے کے وقت اور اس
آگ کے پیچھے نور ہے تو ذکر کے لئے نار
ہی ہے نور ہی ہے اسکی نار خالی کر دیتی
ہے اور اس کا نور آراستہ کر دیتا ہے
تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے
درمیان پیچ کاڑھے خون کے جو وسط
قلب میں ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوانیہ
کا اور دھین سے جاری ہیں نہرین خون کی
شرائین میں سب اعضا کی طرف تو وہ نار
تصرف کرتی ہے بخار لطیف میں جو مرکب کرتا
ہے خون سرایت کر نوا لیکو اعضا میں اور وہ بخار
ہے روح حیوانی ہے اور اور وہی نفس الانسانیہ
جو مرکب روح انسانی کا پس جبوقت تصرف کیا
ذکر نے اس بخار میں تو بیشک تصرف کیا
نفس میں اور نفس سارے بدن میں سرایت

فیتحلل اعضاء البدن بتأثير الذرکس
وتأثير النفس بنار الذرکس ونوره وکما
قلنا ان ناره تخلق ونوره تخلق
بنسبة لظلمات النفس بالانوار وتزول
عنها الاخلاق المذمومة ويتخلق
بالاخلاق المحمودة فيتحلل القلب
من ظلمات النفس وينداد القلب
نورا على نور فيستعد بفيضان
انوار صفات الرب تعالى
و على قدر الملازمة تطهر
النتیجه و سيجي مزيد بيان للذکر
والنوار واجوال تقلبات القلب
وانتار تغيراته ان شاء الله تعالى
وينبغي ان يحضر النفس على
القلب و يجعل هاء الا الله داثرة
يطبقها على داثرة القلب بالحق و
يكون جانب الاثبات اکثر ملاحظة
من جانب النفي وينبغي المبتدئ
بکلمة لا اله الا الله لا معبود
خیر الله والمتوسط يسوق لا مطلوب
اولا صلا ولا مقصود الا الله
واذا وجد في القلب محبة لمخلوق
من ليس وساطة بينه وبين الله تعالى
ينبغي لا محبوب الا الله وينبغي ان يكون صاحبها
في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

کے ہوئے ہر پیر تحلیل ہوتے ہیں احضار بدن
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے
کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس
کا نور راستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس
کی ظلمتیں انوار سے اور بری عادیں نایل
ہو جاتی ہیں اور راستہ ہو جاتا ہے اچھے
اخلاق سے تو خلاص ہو جاتا ہے فطریات
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور
پس استعداد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات
الہی کے اور بقدر ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا
ہے اور قریب آئینہ گار زیادہ بیان ذکر کا اور
اس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات
کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ حاضر کرے نفس
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا
ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب
ملاحظہ زیادہ ہونی کی جانب کے ملاحظہ سے
اور نیت کرے بتدی کلمہ لا اله الا اللہ سے
لا محبوب اور غیر اللہ اور متوسط نیت کرے
لا مطلوب یاد لا قراویا لا مقصود الا اللہ اور
حبوت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے
جو اللہ اور اس کے درمیان میں واسطہ ہو تو
نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہئے کہ سچا
ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

تخلص بخصته نفسه من المتعلقات
بالکائنات والمیل الی المشتمیات و
المستلزمات التي هي المصوبات الباطية
ومن الميل الی الاكشوفات الكونية والکرامات
العیانیة فلا طائل تحتها ويطلب الحق
وحدیه وببذرة طلبه من المزرع يهوی
النفس فان الميل الی الاكشوفات الكونية
والکرامات من جملة هوس النفس
وهو لها ومن التفت اليها وكان مقصدا
ومطمحا فله في ذلك ههنا مدارج
فیما بین المکورین بل ان وقعت بلا طلبه
یخاف علیه من الاستدراج قال بعض
الکبار اذا دخل شخص سناک فی بستان
وقال طیورا اشجار ذلك البستان بالستم
السلام علیک یا ولی الله فان لم یفطن
الله مکربه فقد مکربه وهو لم یشعر
وجميع المرشدین نفس والمريدین من
المیل الی الکرامات العیانیة وقالوا انما
حبس الرجال نارا تنور القلب بانوار الوحیة
المودقة فی ملازمة ذکر لا اله الا الله وانکست
تلك الانوار علی صفحات الکائنات
من جمیع الاقطار یرى الذکران هذا
الوجودات ما کانت حقیقة وانما
هی مجازیة ممکنة غیور واجبة ویشاهد
الوجود الحق الواجب الازلی الابدی

خالص کرے اپنی ہمت اپنے نفس کو متعلقات
دنیا سے اور شہوات اور مستلزمات سے بچے کہ
ہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف
و کرامات کی طرف حق کو طلب کرے تھا اور
پاک کرے طلب کو ہولے نفس سے کیونکہ
کشف و کرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش
کی قسم سمین اور جس نے ان کی طرف التفات
کیا اور اس کو مد نظر ذکر میں اور اس کا مقصد ذکر
بھی ہو تو وہ مکورین میں درج ہے بلکہ اگر واقعہ
ہو بلا طلب کسیے تو اس پر استدراج کا خوف
ہے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ سالک جب
بلغ میں جائے اور دھون کے پرند اس بلخ
میں اپنی زبان میں کہیں کہ السلام علیک یا ولی
تو اگر وہ بخائے کہ یہ مکرمے تو تحقیق یہ اس کے
ساتھ مکرمے اور اسے شعور نہیں اور سب مشرک
مرد و مکورین دلاتے ہیں کرامات عیانیہ
کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردوں کا
حیف ہے پھر جب منور ہو جائے قلب انوار
وحیہ کے جو امانت ہے ملازمت ذکر میں
لا اله الا الله کے اور متفکس ہوتے ہیں
انوار مخاوقات پر سب طرف سے تو
دیکھتا ہے ذکر کہ وجودات جو یہ ہیں ان کی
حقیقت نہیں یہ سب مجازیہ ممکنہ غیور
واجبہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق
کا جو واجب ازلی ابدی ہے - تو

نہیہ یقول لا الہ الا اللہ ویسوی لا
 موجود الا اللہ اسے الوجود الحقیقی لا ینزل
 بکوالا الہ الا اللہ محمد الحق فیضی
 جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شہودہ و
 یظہر انوار التوحید و ہمنا من الالاف دام
 اثبتین من بعد ان شاء اللہ تعالیٰ و بعض الذکرین
 انہم من قول المشائخ یضہر النفس علی القلب
 الوصول انحرار النفس الی القلب ان یتنفس
 الذکر و یضبط نفسه حتی یضہر یعدن ملک الاف من
 فقد توہوا ذالک و لیس المراد من حضر
 النفس ما توہوا بل ذالک صفة العنود
 من الجوکیہ المرئین و لہم فیہا مقادیر
 و نبویہ فیجتمہ ذالک من ذالک و بعض
 ما قلنا و یضلی النفس بروح و یجئ بلا اعتداد
 بہ ثم المبتدئ لا یقدم علی ملاحظہ
 معنی الاحسان مع ملاحظہ معنی الذکر
 فیضہ بالبالی اولا معنی الذکر و یکبر
 علی قلبہ مراراً حتی اذا اثر معنی الذکر
 فی القلب ثم یلاحظہ معنی الاحسان
 بذکر کما نہیر الاشم اذا برق یاموت
 من سیلاب الکرم و لمع من ضیاء السیش
 الغیب یتوجہ بسیرۃ المشاہدۃ
 من غیر تخدیع النظر الیہ بل بطہر
 اجلا لا و تقظیما و نعم ما قال بعض
 المشاہدین استیاقہ فاذا بدا

اس حال میں کہے لا الہ الا اللہ اور نہت
 کرے لا موجود الا اللہ یعنی وجود حقیقی
 ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنی
 سے یہاں تک کہ مفعول ہو جائے سب ظلمات
 کائنات کے اس کی نظر شہود میں اور ظاہر
 ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پہلنے
 کی جائے ہے سوا اشارہ اللہ بعد میں بیان
 ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھے ہیں مشائخ
 کے اس قول سے کہ حضرت نفس کرے
 قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
 قلب کے طرف کہ ذکر سانس نہ لے اور
 سانس کو ضبط کرے یہاں تک کہ بعض
 کہنے میں سانس کتنے ضبط ہوئے
 سو یہ اونکو وہم ہوا ہے حضر نفس سے یہ مراد نہیں
 جو اونکو وہم ہوا بلکہ یہ تو مشہور کیا جو کونکا کام
 جو ریاضت کرتے ہیں اونکی اس میں دنیا کی مقصد
 میں سالک کو چاہئے اس سے اشتراک کرے اور
 وہی کرے جو ہمیں کہاتے اور سانس کو چھوڑ
 راحت میں اور شمار کرے پہر بقدر قدرت نہیں
 رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان کے ساتھ
 ملاحظہ معنی ذکر کے پس خیال کرے اولین اول
 معنی ذکر کے اور اس سے بار بار اولین گذاری زبان
 کہ جب اثر کرے معنی ذکر کے قلب میں تو اس وقت ملاحظہ
 کرے معنی احسان کے ذکر کرے کائنات پر جب
 چلے گی ہر کرم سی اور آفتاب غیب کی شعاعیں ہوں

اظر قته جل له من اجله فذكره في
 ذالك الوقت المشا هداة وقد قال
 سبحانه اذا امرتني فلا تذكرني واذا لم
 ترفى فلا تفارق اسمي ولم يكن هذا المقام
 مقام لمسط هذا المعنى وكانت موعده
 لما يجي بعد انشاء الله تعالى ولكن الكلام
 في الكلام ثم اذا ذكر ذكر الكثيرا وتفقت
 الشمس قد نزلت من محبين وحصل له الكمال
 وترك الذكر فيها قلب المنكور ويلاحظه
 اولاً نظره تعالى الله عن جميع جوانب ذرات
 وجوده ويحيط ذاته محاطاً بنظره تعالى
 فانه في الجبهه والله سبحانه مشرقه عن
 الجبهه فلا يمكن له ان يوجه الى جهته
 ما ولكن اذا لاحظ نظره تعالى اليه
 عن جميع جوانبه يصغر وجوده و
 كلما يصغر وجوده ينفذ ذالك نظره
 وهو يقر الى جواه حتى لا يبق له مقرا
 وان اسلمه ربات بو ميذ مستقر ثم
 اذا امرتني الجسميه وتلاشت
 الجبهات يلاحظه . . .

او وقت متوجه ہوا اپنی سر سے واسطے
 شاہد کے سوا خوب طرح دیکھنے کی بلکہ
 سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے
 اور کیا خوب کہا ہے بعضے شاہدہ کریموں نے
 کہ میں اس کا شائق تھا جب وہ ظاہر ہوا میں نے
 سر جھکا لیا اور سکے جلال سے اس کی تعظیم کی
 واسطے اور تحقیق کیا ہے اللہ تعالیٰ نے
 جب تمہیں دیکھے تو مراد کر نکر اور جب ہم دیکھے
 تو میری نام سے جدا نہ ہو اور یہ مقام ان باتوں کے
 ذکر کا نہ تھا انکا تو وعدہ ہی کے بیان کرنے کا
 انشاء اللہ لیکن بات میں بالکل آتی ہے پہر جب اس نے
 ذکر بیت کیا اور آفتاب بلند ہوا بعد از ایک نیزہ کے
 یاد نیزہ کے اور اسکو اندازگی ہوئی تو ترک کرے ذکر
 اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے پہلے اللہ
 تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ ذرہ کیطرت
 اور اپنے متین اللہ تعالیٰ کی نظر میں احاطہ کیے ہوئے
 جانے کیونکہ یہ جہت میں ہو اور اللہ تعالیٰ جہت سے منزہ
 تو ممکن نہیں کہ متوجہ ہو کیطرت لیکن جب ملاحظہ کرے نظر
 اللہ تعالیٰ کی اس کی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا
 وجود اپنا اور جب صغیر علوم ہو اپنا وجود وسیع ہوگی
 اس کی وہ نظر اور وہ بہا کے گا اس کی وجود کیطرت بہا تک
 کہ اس کو واسطے باقی نہیں رہے گا کوئی نہکا یا نہکے کا
 وان الحار باک لو عند المستقر پہر جب اس نے
 جائیں گے جمیست اور نابود و نیست
 ہو جائیں گے جہتین تو ملاحظہ کرے گا

قرب الصفات ولا یجتاہم الی التکلفات
فعوالہم الارواح منذرہ عن المجہات
قید ہر ایک قریہ تعالیٰ بالمعنی والصفۃ
ثم یرقی الی ما فوق ذلک ثم اذ الحکوک
الحکوک اصل ہر حق خدا تعالیٰ
المیصرانی اعوذ بک من تفرقة القلب
اللہم اجعلنی فارغ القلب بجمیع الہم
بحیث لا یخسر فی قلبی سواک یحفظہ
منہم ثم یصلی رکعتی الا شرابی یقرأ فی لاؤ
بعد النافحة اللہ نور السموات والارض الی
بکلی شیء علیم وفی الثانیۃ اذن اللہ ان ترفع
الی بغیر حساب ثم ینکر حرمان ویل عی
ثم یشغل بقرءۃ القرآن بالذائل ولا تعاط
والترتیل والاحتفاظ کالذی یقرء علی اللہ او
کان اللہ یتکلم معہ حاضر القلب داعیا
مصغیا متادبا منحتعا ویقرأ مقداس
حزب او حزبین ولا یکون فی قید الا کثار
بل فی قید الاعتناء والاعتبار فرب
قادی القرآن والقرآن
یلعنہ لانہ لا یصحح الحروف
ولا یراعی الوقوف
ولا یتعظ بمواعظ
ولا یتفکر
فی امثاله
وہر لہ

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
ہے کی اور عالم ارواح منذرہ عن المجہات سے
ہو اور اک کر گیا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ ہے
اور صفت کے پھر نہ رہی کر گیا اس کے فوق کی
قرن پھر جب حرکت کرے کہ خطر ہے یہ دعا پڑھے
اللہم اجعلنی اعوذ بک من تفرقة القلب الہم
اجعلنی فارغ القلب بجمیع الہم بحیث
لا یخسر فی قلبی سواک ہر جسے کار
اترنا اور رکعت پہلی میں الحمد کے بعد
اللہ نور السموات والارض بکلی شیء علیم
نکد اور دوسری میں اذن اللہ ان ترفع
جس ادب پھر کہی وندہ ذکر کرے اور دعا لگے
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے لک
کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
ترتیل کے ساتھ اور حفاظت و ادب کے
ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالیٰ کے آگے
پڑھ رہا ہے اور سن رہا ہے قلب کو جو حرکت
دعا کرتا ہو اور صفات الہیہ اور ادب کرتا ہو اور
خشوع کرتا ہو اور پڑھے مقدار ایک س پارہ
یا دو س پارہ کے اور بہت سا جرتے کا خیال
کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال کرے کہ چونکہ بہت
قرآن چھٹے ٹالے لیے ہیں کہ وہ قرآن چھٹے
ہیں اور قرآن او کو سنت کرتا ہو اسے کہ وہ حرکت
معجم نہیں کہے اور نہ تو قرآنی حایت کہے ہیں اللہ
جرت کرتے ہیں اور نہ اسکی مشکو لین اور نہ جردن میں

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلاته
ركعتين او اربعاً يقبل فيها بعد الفاتحة و
والفحة والمشرحة وفي الاربع اياهما و
السورتين قبلهما والشمس والليل و
يقترن على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجاً
اليه للتعليم يخلص النية وتخلص من
شوائب النفس ويعلم الله من العلم
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجاً اليه
وان كان ذكياً قابلاً لاستخراج من الكتاب
السنة من الاصطلاحات **ايضاً**
قد رما يحتاج اليه الا الفضول ولا الزوائد
مما يتقرب به الى الاقلان ويتقرب به الى
السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي
تقدمت وبالصوف الذي ذكره وراعى
الادب كما ذكرنا ينام قليلاً عينا على
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ
وصلى ركعتين شكر لله تعالى ونسب تغل
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت
يصلي اربع ركعات تطوعاً بسلام واحد
شافعيان او حنفياً كما صلى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يقبل فيها
بعد الفاتحة ما تيسر له من باء واكثر او
اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل
ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

فکر کرتے ہیں پھر جب تلاوت سے فارغ ہو جائے
پڑھے دو یا چار رکعتیں ان میں انھد کے بعد نسی
والمشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتیں
جو اون سے پہلے ہیں والشمس اور واللیل پڑھے
انھد کے بعد ہر قدر پرس کرے جو لوگ اوس
سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت خالص
کرے اور نفس کی آسودگیوں سے پاک ہو اور
اسد کے واسطے پڑھاے وہ علم جکا ذکر پہلے ہو چکا
ہی اور جو ہون کی قابل کہ قرآن و حدیث کے اصطلاحات
نکالے تو جس قدر کی حاجت ہو اور فضول اور زوائد
ہو کہ اپنے ہمسرتان پر فخر کرے اور اس سے بائوہ
کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان والخسران
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اس نیت
اور اس صفت سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو
ہے فیلولہ کرے کہ رات کے جاگنے کی مدد
پھر جب جاگے اوشے اور وعنو کرے اور دو رکعتیں
شکر اس کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہاں
نک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب نائل
ہو چار رکعتیں نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ
شافعی نہ یہ ہو خواہ حنفی ہو اس طور پڑھے ہیں
رسول امداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون
میں پڑھے بعد فاتحہ کے جس قدر ہو سکے ایک
سپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ ہونو
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیت الکرسی
پھر پڑھے

سنة الظهر اربعاً ثم يصلي الفرض
 بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم
 يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له مهم
 معيشي او مطالعة او كتابة يشغل به
 الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع
 ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة
 ثم يقرأ الخرب المعصوم ومن الاذكار ثم
 يشغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى وقت
 الغروب وان فرغوا الشمس بعد غروب
 يشغل بالنسيبم والا يستغفار ثم يصلي
 المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي السنة
 ثم يصلي ركعتين بقاء الايمان يقراء
 في كل منهما بعد الفاتحة آية الكرسي
 مرة وقل هو الله احد والحق ذين
 كل واحد مرة ثم اذا سلم يصلي على
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم عشر
 مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات اللهم
 اني استودعك ديني فاحفظه علي في
 حيلوتي وعند وفاتي وبعد مالي ليثبتته
 الله تعالى علي الايمان ويامنه من الفراع
 والمخدلان كما افادنا شيخنا قدس الله
 سنة ثم اذا كان طالب العلم يشغل
 فيما بين العشاءين بالمطالعة والتكرار
 ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه
 يكثر القلب ويذهب فيضارة الوقت

الحق ذين
 كل واحد مرة
 ثم اذا سلم
 يصلي على
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم
 عشر مرات
 ثم يدعو بهذا الدعاء
 ثلث مرات
 اللهم اني استودعك ديني
 فاحفظه علي في حيلوتي
 وعند وفاتي وبعد مالي
 ليثبتته الله تعالى علي
 الايمان ويامنه من الفراع
 والمخدلان كما افادنا شيخنا
 قدس الله سنة ثم اذا كان
 طالب العلم يشغل فيما بين
 العشاءين بالمطالعة والتكرار
 ولا يتكلم في هذا الوقت فان
 الكلام فيه يكثر القلب ويذهب
 فيضارة الوقت

چار سنت تھری۔ پھر فرض جماعت کے ساتھ
 پھر دو رکعتیں سنت پڑھے۔ پھر دو رکعتیں
 نفل پڑھے۔ پھر جو اس کو کاروبار یا
 کام ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو۔ یا کتابت کرنی ہو
 اس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک پھر چار
 سنتیں عصر کی پڑھے۔ پھر فرض پڑھے جماعت
 سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے
 پھر مشغول ہو ذکر لا اله الا الله سے جیسے ہم ذکر
 چکے ہیں خوب آفتاب تک اور جو بچے فارغ
 ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح واستغفار سے پھر
 مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے پھر دو
 رکعتیں بقاء ایمان کے واسطے پڑھے ایمن احمد
 کے بعد آیتہ الکرسی ایک ایک دفعہ دونوں میں ہر
 قل ہواحد اور معوذتہ بھی ایک ایک دفعہ دونوں
 رکعتوں میں پھر سلام پھیر کر دس بار درود پڑھیں
 پھر دعائے تین بار یہ دعا مانگے اللهم انی
 استودعک دینی فاحفظہ علی فی حیویتی و
 عند وفاتی وبعد مالی تاکہ ثابت رکھے اس کے
 تین اہل تعالیٰ اوپر ایمان کے اور اس میں رکھے
 جائیگی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی افادہ
 فرمایا ہے کچھ ہمارے پیر قدس اہل سہرہ نے پھر یہ
 کہ طالب علم ہو تو مطالعہ میں مشغول ہو مغرب
 سے عشاء تک یا کراہت میں اور کلام نہ کرے
 اس وقت میں کہ اس وقت میں بات کرنے سے قلب
 کمزور ہو جائے اور ترومانگی وقت کی جاتی رہے ہے

فلا یصفوا لی آخر الليل وکذا فیما بعد لغشاء
 الاخر لا یتکلم البتة الا اذا عرض حارض
 شرعی فذلک لا یضره اذا کان مقتدر علی
 قدر الحاجة وان لم یکن طالب العلم
 فالاولی له الاشتغال بذکر الله لا الله
 علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی هذا
 الوقت یصفی قلبه عما طرح علیه من
 امور الطبیعة والنهار فیتهمی بالصفاء
 المحض ویرقی بعمل باللیل ثم یصلی سنة
 العشاء اربعاً ثم یصلی الفرض بالمجماعة
 ثم یصلی اربعاً للسنة وان شاء رکعتین
 ثم اذا عاد الصلوة یصلی اربع رکعات
 بسلام واحد یقرء بعد الفاتحة فی
 الاولی آیه الکرسی وفي الثانية امن الرسول
 الی اخرها وثالثة اول سورة المجد بدالی
 علیم بذات الصدور فی الرابعة آخر
 سورة النحل من لو انزلنا ثم یشغل
 بالذکر ویراعی الوظیفة علی ما شأه
 اعنی یقرء سورة الفاتحة ثلاث مرات
 ثم یشغل بالذکر مع الفقل اعلان کانوا
 والا وحده ثم اذا وجد قلبه المحظوظ
 مل النفس براقب المذکور ثم اذا تحرکت
 نحو اطمینان دعا المذکور یشغل
 بالصلاة علی النبی صلی الله
 علیه وآله وسلم جماعة ثم یصلی

توصات بہن ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور
 اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ بایق کرے مگر
 شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان بہن
 اگر قدر حاجت ہو اور جو طالب العلم ہو تو اس کو
 بھی اولی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو
 اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اس وقت ذکر قلب
 توصات کرتا ہے امور طبیعت سے جو دن میں
 گزرے ہیں تو آدہ ہو جائیگا کے ساتھ واسطے
 حضور کے جو عمل شب کو کر گیا پھر چار سنہین عشا
 لی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار
 سنہین اور چاہے دو سنہین پھر جب اپنے
 مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام
 سے احمد کے بعد بھلی میں آیت الکرسی اور دوسری
 میں امن الرسول آخر سورہ تک اور تیسری میں
 اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک
 اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لوازن لٹا ہے
 پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت سکھ و طیفہ کے
 جیسا مشاہدہ کیا ہے یعنی سورہ فاتحہ تین بار
 پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرائے
 جو ہوں تو ہمیں تو اکیلا ذکر کریں پھر موت
 اس کا قلب پائے اور نفس بول ہو مراقبہ مذکور کرے
 پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے ۔
 حکما ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ
 درود شریف پڑھے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ
 و صحابہ وسلم پھر درود شریف پڑھے ۔

علیٰ جبرئیل وصیٰ میکائیل واسرافیل
 وعن ربیل وحسلة العرش والملائكة
 المقرین وعلیٰ جمیع الانبیاء و
 المرسلین ثلاث مرات علی یاری
 فی مجالس الفقراء فربما تغفل الله سبعین
 مرة بلا حظ فی الاستغفار فتراته وغفلاته
 البومیة او السابقة ثم یدعی ویقرأ شیئا
 من القرآن بوالدیة ثم شیئا ولا مستأذ
 ثم لا صحابه واخوانه ویرومہم واولی المؤمنین
 والمؤمنات تلکبیرۃ ثم یصلی علی
 النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی
 ما یری من الفقراء ثم اذا کان طالب العلم
 وکان الفصل شیئا یشغل بالمطالعة
 الی غلبۃ النوم وان کان سالکا یشغل
 بذکر لا اله الا الله الی غلبۃ النوم فاذا
 غلبت النوم لا یدر فاعلم ان لا یضره
 فی تمجید لا ینا من بیۃ العون علی العبادة
 ولا یقاع حتی النفس حاضرا بقلبه ناظرا
 الی نظر اللہ تعالیٰ البیۃ مستجیبا منه
 ان یمد رجلیہ بین یدیه عاجلا
 نفسه کأنما تموت مسلما روضہ الی اللہ
 تعالیٰ محتلا اسمہ و تعالیٰ قسم
 اللیل لا قلبیلا ویقرأ آیۃ الکرسی وامن
 الرسول وامن سورۃ الکہف من ان
 الذین امنوا وعملوا الصالحات

جبریل و میکائیل واسرافیل و عزرائیل طین
 عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء و مرسلین
 پر۔ میں مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقر
 کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کے
 اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
 مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے
 والدین اور سرپرست اور اپنے یاروں اور
 بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین و
 مومنات کے روح کو بخشے ثواب یکبارہ اور درود
 شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقر سے بھر پور
 طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
 سالک ہو تو ذکر لا اله الا اللہ سے مشغول ہو
 نیند کے غلبہ تک اور جب غلبہ کرے نیند تو کوٹھو
 دفع کرے۔ ہنیں تو نجد کو ضرر کرے گی۔ سو
 ہے نیت کر کے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
 حق ادا کرنے کے حاضر ہر دل سے اور اس
 تقالیٰ کی نظر کر شکوہ دیکھتا ہو اور اس سے
 سحر مانا ہو کہ اس کے سامنے پاؤں پھیلاتا ہو
 ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
 کو آمد کو سونپتا ہے اس کا حکم بجالاتا
 ہے کہ قم اللیل لا قلبیلا
 اور پڑھے آیۃ الکرسی اور
 آمن الرسول اور آخر سورۃ
 کہتے ان الذین امنوا وعملوا
 الصالحات

وہو السادس الباقي من الليل ثم يستغفر
 الله لنفسه ولوالديه وجميع المؤمنين و
 المؤمنات والمسلمين والمسلمات ولا حياء
 منهم ولا سموات فيكون موديا يودا
 لا يستغفار جميع حقوق المؤمنين و
 المؤمنات ثم اذا قرب الصبح يدعوه
 يليل يا صاحب المحبة وارباب المسم
 العلية فان ذلك الوقت وقت خاص
 يستجاب فيه الدعوات فيدعوهما يلهمه
 الله تعالى بمقتضى مقامه فيحضر طالب
 الحق في الادعية عن الطلبات الدينية جلا
 والاراء لا مثقال امر اذا قال ادعوني
 استجب لكم ولتكن واظهار الزلة و
 الاقترار اذا قال بمقتضى كرمه وجوده
 على لسان نبيه صلى الله عليه وآله وسلم
 من لم يسأل الله من فضله غضب
 عليه ولا فكرمه وطفه كاف وجوه
 وغناه واف اوجدنا ولم نك شيئا
 واسبح طيبنا نعمة طاهر و
 باطنة من غير استحقاق ولا سابقة
 خدمته وطاعته فهو
 لان يمن علينا وفي الآت
 يمن علينا انشاء الله تعالى
 بفضله وكرمه
 ولكن

اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے پھر مغفرت
 چاہے اس سے اپنے لئے اور اپنے والدین
 اور جمیع مومنین و مومنات کے اور مسلمان
 مسلمات زندہ اور اموات کے واسطے توادا
 ہو جائے بہن اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین
 و مومنات کے پھر صبح قریب ہو تو دعا
 کہ ایسے جو لایق ہے اصحاب محبت اور عالی
 ہمتوں کے کیونکہ یہ وقت وقت خاص و خاص
 کے قبول کے واسطے ہے تو دعا کرے وہ جو
 اللہ کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقام
 کے اور طالب حق کو چاہے کہ دعائیں کہ ایسے
 ایسی دعاؤں سے جو کمینہ بہن بہت اور دعا کر
 کے فرمان بجالائے کے واسطے ہے کہ اس سے
 فرمایا ہے ادعونی استجب لکم اور واسطے
 تمکن اور اپنی ذلت و محتاجی ظاہر کرنے کو کیونکہ
 اوس نے اپنے کرم بخشش کی راہ سے کہا ہے
 اپنے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان
 مبارک پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس شخص
 سے خدا غصہ ہو جائے اور نہیں تو اس کا لطف
 و کرم کافی ہو۔ اور اس کی بخشش و غنا وافی ہے
 حکومت کر دیا حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر
 بڑی نشتیں ظاہر و باطن کی فراح کیں۔ ہمارا کچھ
 استحقاق نہ تھا نہ کوئی سابقہ خدمت و عبادت کا
 ایسا بھی اسکا ہم پر احسان ہے اور آئندہ بھی
 انشاء اللہ تعالیٰ بفضله و کرمہ۔ لیکن اس کی

مقتضی حکمتہ ان یتعبد بالطاعات
وعبادات واذکار وادعیۃ واستغفار
لیزیدنا بفضلہ من فضله ومن طهر
علیہ اسرار صفاتہ الازلیۃ الابدیۃ
عرف ان الامور التي وقعت وتقع فی
فی جمیع الکائنات والاوامر والنواهی
التي صدرات فی التعبدات ہی مقتضیات
الصفات الثابتة للذات اذلا وابدالاً
فلا یطلب المحجة والبرهان واطهر
التسلیم والاذعان یصل ان شاء الله
تعالی الی مراتب کمال الایمان والاحسان
والعرفان ثم اذا طلع الصبح الصادق
یفعل ویقول ما تکرر ذکرہ ولحمد لله
علی التوفیق الی الطریقۃ کبریٰ وشعب الوسیار
ست اتمر انہا مودتہ کسان وکثیر وغیرہ
ان شیعہ امیر سید علی تہرانی است نادر
ترین انہا خرقہ کبریٰ است ازہرہ خواجہ
نقشبند لبس هذا الفقیر الخرقۃ من
الشیخ الی طاہر وهو لبسہا من ابیہ بلبا
من الشیخ احمد القشاشی بلباسہا من
الشیخ احمد الشناوی بلباسہا من ابیہ
من بلبل جلالہا من الشیخ عبد الوہاب
الشعراوی بلباسہا من الشیخ الاسلام
زین الدین زکریا بلباسہا من الشمس
مجل بن عس الواسطی

حکمت کا مقتضا ہے کہ اس کی طاعات و عبادات
کریں اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ کم
زیادہ کرے اپنے فضل سے اور جس پر ظاہر
ہوئے اسرار اوس کی صفات ازلیہ ابدیہ کے
وہ پہچانتا ہے کہ جو امور واقع ہوئے اور
ہوئے ہیں اور ہوں گے تمام کائنات میں
اور جو امر اور ہی صادر ہوئے عبادت
میں وہ مقتضا ہے اوس کی صفات کا جو
اوس کی ذات کے واسطے ہیں ازل اور ابد
تو وہ حجت و برهان نہیں طلب کرتا اور تسلیم
یقین ظاہر کرتا ہے انشاء اللہ مراتب کمال۔
ایمان و احسان و عرفان کو پہنچیکا پھر جب
صبح صادق ہوا کرے اور کہے وہ جکا ذکر و دعا
کرتا ہے احمد مد علی التوفیق اور طریقہ کبریٰ
کے شعبے بہت ہیں اول میں بہت مشہور۔
ترکستان و کشمیر و قزوین امیر سید علی تہرانی
کا شعبہ ہے اور بہت نادر ان کا خرقہ کبریٰ
ہے خواجہ نقشبند کی جہت سے اس فقیر نے
یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طہا کے ہاتھ سے
اور اوکھون نے اپنے باپ سے اوکھون
نے شیخ احمد شاشی سے اوکھون نے شیخ احمد
شناوی سے اوکھون نے اپنے والد کے ہاتھ سے
سے اوکھون نے ان کے دادا شیخ عبد الوہاب
شعراوی سے اوکھون نے شیخ الاسلام زین الدین
زکریا سے اوکھون نے مٹس محمد بن عمر واسطی سے

وہو من ابی العیاس احمد الزاہد وہو
 من الشہاب الدمشقی وہو من عبد الرحمن
 الشرقی وہو من احمد الرودباری وہو من
 رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف
 بالاولا وہو من محمد البغدادی وہو من
 الشیخ نجم الدین الکبری وایضاً البسما الشیخ
 ابوطاہر من ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی
 من القشاشی من الشنادی من السید
 غضنفر بن جعفر النہروانی نزیل مدینہ
 المشرقة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن
 بن مسعود الکاذرونی عن الحافظ نور الدین
 احمد الطائفی قال البسما کتاب من المحقق
 الشریف السید علی البحر جانی وہو من خواجہ
 علاؤ الدین العطاردی السمرقندی وہو من خواجہ
 بہاؤ الدین محمد المشہور بنقشبند وہو من
 الشیخ سلطان الدین وہو من الشیخ احمد
 مولانا وہو من الشیخ بابا کمال الحدادی
 وہو من الشیخ المقصدی نجم الدین الکبری
 وایضاً اخذ هذا الفقہ الطریقہ ولبس الحرقة
 عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم عن السید
 عبد اللہ عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ
 احمد السمرقندی عن الشیخ یعقوب البصری
 الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی
 عن الشیخ حاجی فضل بن صدیقی الخبوشانی
 عن الشیخ شاہ علی بیدرازے

اوٹخون نے ابو العیاس احمد زاہد سے اور اوٹخون
 نے شہاب دمشق سے اوٹخون نے عبد الرحمن
 شرقی سے اوٹخون نے احمد رودباری سے
 اوٹخون نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے
 جولا لاسٹ ہو رہا ہے اوٹخون نے محمد بغدادی سے
 اوٹخون نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز
 شیخ ابوطاہر نے اپنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
 سے اوٹخون نے قشاشی سے اوٹخون نے
 شناوی سے اوٹخون نے غضنفر بن جعفر نہروانی
 نزیل مدینہ مشرقہ سے اوٹخون نے شیخ تاج الدین
 عبد الرحمن بن مسعود کاذرونی سے اوٹخون نے
 حافظ نور الدین احمد طائفی سے کہا اپنا میں نے
 تبرکات حق شریف سے علی بحر جانی سے اوٹخون نے
 خواجہ علاؤ الدین عطاردی سمرقندی سے اوٹخون نے
 خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اوٹخون نے
 شیخ سلطان الدین سے اوٹخون نے شیخ احمد مولانا
 سے اوٹخون نے شیخ بابا کمال حدادی سے اوٹخون
 نے شیخ مقصد نجم الدین کبری اور نیز اس فقیر نے یہ
 طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم
 سے اوٹخون نے سید عبد اللہ سے اوٹخون نے
 شیخ آدم بنوری سے اوٹخون نے شیخ احمد سمرقندی
 سے اوٹخون نے شیخ یعقوب بصری کشمیری
 سے اوٹخون نے شیخ حسین خوارزمی سے
 اوٹخون نے شیخ حسین خوارزمی سے اوٹخون نے
 شیخ حاجی محمد صدیق خبوشانی سے اوٹخون نے

عن الشيخ رشيد الدين محمد بيدوازي عن
السيد عبد الله برزق آبادي عن الشيخ سفي
الختلاني عن الامير سيد علي الهمداني ثم
الامير السيد علي الهمداني اخذ الطريقة عن
الشيخ سرف الدين محمد بن عبد الله المرقاني
والشيخ تقي الدين علي الدوسي السمناني كلاهما
عن الشيخ علاء الد ولد احمد بن محمد السمناني عن
الشيخ نور الدين عبد الرحمن الكسرفي
الاسفرائي عن الشيخ جمال الدين احمد
الجوزفاني عن الشيخ رضي الدين علي لالا
عن الشيخ نجم الدين الكبري ثم الشيخ
المقنلي بنجم الحق والدين ابوالجنا ب
احمد بن محمد الخوارزمي الخيوي المعروف
بالكبري الموصوف بشيخ ولي تراش له
بجستان احد اما انه صاحب ولبس الخرقة
تبركا واخذ الطريقة عن الشيخ عمار بن ياسر
عن الشيخ ابى الخبيب عبد القاهر بن عبد الله
السهروردي عن ابيه عن عمه عمر بن محمد
عن ابيه محمد بن عويه عن احمد بن اليسار
عن عمشاد الدينودي عن ابى القاسم الجنيدي بسند
الذكر والاثانية انه صاحب ولبس خرقة
الاصل واخذ الطريقة عن الشيخ محمد القمي وهو
من الشيخ محمد بن المالكيل وهو المعروف بنجاد الفقر
وهو من الشيخ ابى العباس بن
ادريس وهو

اوحنون نے شیخ رشید الدین بیدوازی سے
اوحنون نے سید عبد الصمد برزق آبادی سے
اوحنون نے شیخ اسحاق ختلانی سے اوحنون
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی
نے جمال کی طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد
مروغانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوسی سمنانی
سے۔ اور ان دونوں نے شیخ علاء الدولہ احمد بن
محمد سمنانی سے اوحنون نے شیخ نور الدین علی الرمز
کسرفی اسفرائی سے اوحنون نے شیخ جمال الدین
احمد جوزفانی سے اوحنون نے شیخ رضی الدین علی لالا
اوحنون نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقنلی
بنجم الحق والدين ابو الجنا ب احمد بن محمد الخوارزمي
خيوي معروف كبري مشهور بشيخ ولي تراش كو
وجہتوں سے ہے۔ ایک تو اوحنون نے صحبت
پائی اور خرقة پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن
ياسر سے اوحنون نے شیخ ابو الخبيب عبد القاهر بن
عبد الصمد سهروردي سے اوحنون نے اپنے والد
ان کے چچا عمر بن محمد سے اوحنون نے اپنے والد
محمد بن عويه سے اوحنون نے احمد بن اليسار سے
اوحنون نے عمشاد الدينودي سے اوحنون نے ابو القاسم
جنيدي سے ساتھ ساتھ مذکور کے اردو سری بہت یہ کہ
اوحنون نے صحبت پائی اور اصل خرقة پہنا اور طریقہ حاصل
کیا شیخ اسماعيل قمي سے اوحنون نے محمد بن المالكيل سے اوحنون نے
شیخ داود بن محمد معروف خادم الفقراء سے اور اوحنون نے
شیخ ابو العباس بن ادريس سے اور اوحنون نے

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
 هو من الشیخ ابی یعقوب النضر جو کہ وہو
 من الشیخ ابی یعقوب السوسی وهو من
 الشیخ عبد الواحد بن زید وهو من الشیخ
 لکیل بن زیاد وهو من سیدنا علی رضی
 اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا
 ہم امین طاؤسی بسند ابی طاؤس
 التابعی المشہور کسری بفتح کاف
 وکسر سین مہملہ و فافون معرب
 جوریان بضم جیم و سکون واو ورائی
 مہملہ و بائی عجمیہ ابو الجذاب بفتح جیم و
 تشدید یاءون وباء موحلہ حیو فی بکسر
 خاء معجمہ و سکون یاء تختیہ و فتح واو
 وکسر قاف قصری بفتح قاف و سکون
 صاد مہملہ وکسر رائی مہملہ شیخ نجم الدین
 اکبری خرقہ اصل از دست شیخ اسمعیل
 قصری پوشیدہ است مراد خرقہ ہلال است
 کہ از جہت تبرک بودہ باشد محمد
 بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف و سکون
 یاء مثناة تختیہ کاتب حروف گوید بعض
 مالکیل بجائے لام یافتہ میشود و تہجوری تہجیر
 نون و سکون با و فتح راہ مہملہ و ضم جیم و
 سکون واو وکسر راہ مہملہ و یا تختیہ سوسی ہوا و میان دو
 میان دو سین مہملہ اول مضموم و ثانی کسور نسبت
 مشوب لبوس شہر کے است بمغرب -

شیخ ابو القاسم بن رمضان سے - اور انہوں
 نے شیخ ابو یعقوب تہجوری سے اور انہوں
 نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور انہوں نے
 شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہوں نے شیخ
 لکیل بن زیاد سے اور انہوں نے سیدنا علی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا
 ہم امین طاؤسی نسبت طاؤس تابعی مشہور
 ہیں کسری بفتح کاف وکسر سین مہملہ و فافون
 سے - جوریان بضم جیم و سکون واو ورائی
 مہملہ و بائی عجمیہ ہے - ابو الجذاب بفتح جیم و
 تشدید یاءون و بقاء موحلہ حیو فی بکسر
 نون و بقاء موحلہ ہے - حیو فی بکسر
 معجمہ و سکون یاء تختیہ و فتح واو وکسر
 قاف ہے قصری بفتح قاف و سکون صاد مہملہ وکسر
 رائی مہملہ ہے شیخ نجم الدین اکبری کے خرقہ
 اصل شیخ اسمعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
 ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک
 جہت سے ہونے لگا حسین مالکیل بسکون
 لام وکسر کاف و سکون یاء مثناة تختیہ و
 لام ہے - کاتب حروف کہتا ہے بعض نسخوں
 میں مالکیل یعنی نون بجای لام اول کے لکھا ہوا
 ہے - تہجوری بفتح نون و سکون با و فتح
 کے مہملہ و ضم جیم و سکون واو وکسر راہ
 سکون واو وکسر راہ مہملہ و یا تختیہ سوسی ہوا و میان دو
 سین مہملہ اول مضموم و ثانی کسور نسبت
 ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے بمغرب میں

یا شہرے سوس نام کہ درے قبرستان
 پنیمبر است شیخ محمد الدین بغدادی در کتاب
 تحفہ البرہ آورده است کہ نسبت خرقہ متصل
 ست پنیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث ہے رست
 متصل متقیین و فرمودہ است کہ مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین۔
 علی اکرم اللہ وجہہ و مقام این سلسلہ را
 ذکر کردہ است قلت والمحققون من اهل
 الحديث ينكرون هذا الاتصال من النبي
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلك فلم
 يزوالوینبوتہ ابی القاسم المجتہد البغدادی
 ومن فی طبقہ واللہ اعلم انبانی السید
 الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ
 الاکبر ابادی اجازۃ عن ابیہ عز جدہ
 عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی
 اند قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق
 والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و
 اوقات سلسلہ کامل الحق الصمدانی علی الثانی
 امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ الغریب الشہید
 چون سپیدی صبح صادق بدرد در رکعت نماز
 سنت یا ماز بکزار دو چون سلام بدہد این
 تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ و بحمد
 سبحان اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ
 نقل است از حضرت کہ در منشیات خود نوشته اند
 کہ در انوقت کہ بیلند پ زبانت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ حسین قبر ہے دانیال پنیمبر
 کی شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب تحفہ البرہ
 میں لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے
 پنیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث
 درست متصل متقیین سے اور فرمایا ہے کہ
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا
 امیر المومنین علی اکرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس
 سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین
 اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اس کے
 ہمیشہ نسبت اس کو کرتے ہیں ابوالقاسم جلیلی
 تک اور چونکہ طبقہ میں ہیں و امیر علم خبر دی مجھ کو
 حضرت الدے اجازہ کی کہ خبر دی مجھ کو شیخ عظمۃ
 اکبر ابادی نے اجازہ کی اپنے والد کے اور شیخ عبدالعزیز
 دہلوی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ منقول ہے
 حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ
 سے کہ کیفیت اوراد و اوقات کے سلسلہ
 کامل الحق صمدانی علی ثانی امیر سید علی
 ہمدانی قدس سرہ الغریب کی یہ ہے
 کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز
 سنت فجر پڑھے جب سلام پھیرے اس
 تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے سبحان اللہ و بحمد
 سبحان اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ
 نقل ہے ان حضرت کہ اپنے منشیات میں لکھا
 ہے کہ جب میں سرانند پین واسطے زیارت قدم گاہ

آدمی رفتہ چون یک آن بنگاہ رسید بحر گاه واقف عظم شد کہ
 جمع کنیز شایخ کہ بیدیدن این بدویش آمدند کہ از آن جگہ
 بحکم الدین کہری بود قدس سرہ الغریز در احوال از شیخ سوال
 کردم از او کہ کدام فاضل ترست کہ بموجبیت
 آن تفریت بندہ بختی نیست شود شیخ فرمود کہ
 در جملہ اخبار واردہ و احادیث صحیحہ نظر کردم آن
 عظمتی کہ دین تسبیح یافتہ در یک کلام نیافتہ چون بخود
 باز آدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلنتان خفیفتان
 علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان
 الی الرحمن وهما سبحان اللہ وبحمده سبحان
 اللہ العظیم وبحمده استغفر اللہ صدق
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وشیخ صفی الدین بن العزلی قدس سرہ
 در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ بایاد صد بار
 تسبیح بگوید و یا پنج گناہ نماد و این از وصایا
 شایخ است کہ ہر کہ مداومت نماید برکت و
 صفائی آرا مشاہدہ خواہد کرد چون صد بار بخواند
 ایضا ابن دعار کہ عبد اللہ بن عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم روایت می کنند کہ میسالت
 سنت و فریضہ بایاد بخواند
 اللهم انی استملک رحمتہ تا آخر بخواند
 بعدہ فریضہ نماز یا بایاد بگذارد چون سلام
 دہد یا وارد قحب خواندن مشغول شود

آدمی علیہ السلام گیا جب تک کہ گواہ ہو جائے کہ کوئی عظیم
 یعنی جو دنیا کی بہت سے مناجات کبار اس دین کے ایک کتبہ کو نے ہر
 آیت ایک شہید الدین کی جی جی دس سرہ الغریز سے اس حال
 میں شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل
 ہے کہ اوسپر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق
 تعالیٰ کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ یہ
 اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو سینے غور سے
 دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں بانی کسی میں نہ
 بانی حب میں شیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ - کلنتان
 خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان
 حبیبتان الی الرحمن وهما سبحان اللہ
 وبحمده سبحان اللہ العظیم وبحمده استغفر اللہ
 سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ
 محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات کی رو
 لکھا ہے کہ جو کوئی ایک سو دفعہ تسبیح پڑھے
 اوسکا کوئی گناہ نہ ہے اور یہ مناجات کے وصایا
 میں سے ہے کہ جو کوئی آکر سو دفعہ ہیشہ پڑھا کرے
 اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا
 البتہ اس دعا کو جو عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتوں
 اور فضول کے درمیان پڑھے اللہم انی
 استملک رحمتہ آخر تک پڑھ کر پھر فرض صبح کے پڑھے
 جب سلام پھیرا اور اذتیہ پڑھنے میں مشغول ہو

کہ از تبرکات انفاس نہار و چہار صد ولی کامل
 جمع شدہ است و فتح ہر یک انسان در کلیہ بود
 است ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت
 و صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت
 نہار و چہار صد ولی نصیب یابد و اللہ ولی
 التوفیق اکنون اگر فضایل و خواص این اوراد
 گفتہ شود بتطویل انجامد چہ کہ آن حضرت در حدیث
 معروفہ مسمورہ عالم را بہ نوبت بیان کردہ اند نہار چہار صد ولی
 کامل یا فائدہ چہار صد از ایشان در یک مجلس سلطان
 محمد خدائے بندہ دیدہ اند و از ہر ولی وقت
 دفاع و علایق و دفعہ التماس نمودہ اند و آن
 رتبعہ را بر جامہ خود مرقع کردہ اند و آن اچھے
 و از کار را کہ بے اختیار بر زبان ایشان جای
 می شد جمع ساختہ اند این اوراد شدہ است مقول
 بہان حضرت کہ چون دوازدهم بار زیارت
 کتبہ ز فتم بمسجد الفتح رسیدم حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را واقعہ دیدم کہ بجانب
 این درویش می آیند بر خاستم پیش رنتم و سلام
 بگفتم از آستین مبارک خود جزوی ہی نہ بود
 آوردند و این درویش را فرمود کہ خد بندہ
 الفحیت یعنی بگیسہ این فحیہ را چون
 از دست مبارک حضرت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتم و نظر کردم ہمین
 اوراد بود و ندیدم اشارت او را فحیہ
 نام کردہ شد

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کی کلام سے جمع
 ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ
 میں ہوتی ہے جو حضور کے ساتھ اپنے پر لازم کر
 لے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا اور
 ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت کو حصہ پائیگا و اللہ
 ولی التوفیق آپ اگر فضایل اور خواص اس اوراد کے
 بیان کئے جائیں تو بہت طول ہو جائیگا اس واسطے
 کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر میں معمورہ عالم
 کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود سو ولی کامل سے
 ملے ہیں اور ان میں سے چار سو کو ایک مجلس میں
 سلطان محمد خدائی بندہ نے دیکھا ہے اور ہر ولی
 سے رخصت کے وقت دعا اور دفعہ کی التماس کی ہے
 اور ان کو نگو اپنے کام پر جمع کیا ہے اور ان کو نگو اور ذکر و نگو
 جو بے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھے جمع کیا ہے اور
 ہو گیا ہے مقول ہے او نہیں حضرت سے کہ جب
 بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا تھا
 اچھی میں پہنچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش
 کی طرف تشریف لائے ہیں میں او بھٹا
 اور گئے گیا اور سلام کیا اپنے اپنی آستین
 مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے
 فرمایا کہ خذ هذا الفحیہ یعنی اس فحیہ کو لے
 جب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے دست مبارک کو لیا اور نظر کی تو
 بھی اور اتھے اس اشارہ کا فحیہ نام رکھا گیا

اگر تم و نظر کروم نہیں اور او بدو ند بدین اشارت
افواجیہ نام کردہ شد واللہ الہادی
الی صراط مستقیم غل کرلا و راد الفتحیہ
بنامہ او و جلت بخط سیدی الوالد
قل میں سورہ ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب خیر
و وضو تازہ کند و دو رکعت نفل و اعانید و در ہر
رکعت بعد فاتحہ پانزدہ بار سورہ اخلاص بی
از سلام نہر بار بگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم
بعد از ان نہر بار بخواند یا خفی الاطاف و الذکری
باطفاق الخفی بعدہ نہر بار و یکبار یا بدو بخواند
و سرگیران فرور و دوم رقیہ کند بہ بندہ عالم غیب
چہ چیز مشاہدہ میشود بعد از فراغ دو گانہ ثوب
امیر سید علی ہمدانی بخواند انتہی ۛ

فصل

الطریقہ مدینیہ را شعبہ ساریت و اشترآئنا و زغر شعبہ
مغاربہ است در حضور شنبہ عید رویت از جہت مد
عبد العید و س کبریا ن فقیہ را رتبا لہر کے واقع شد
افذ کرد این طہرین را از شیخ ابو ظاھر
عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخعی الشیخ
عبداللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسیٰ
المغربی عن شیحہ سعید بن ابراہیم
الحجازی عن المقتی الشہید بقدرہ عن الشیخ
سعید بن المصر عن الولی الکامل احمد محی
الوہابی عن شیحہ الاسلام العارف باللہ
سید ابراہیم النازی عن شیحہ الطریقہ

دست مبارک لیا اور نظر کی تو یہی اور راستہ
اس اشارہ سے اکتافیتہ نام رکھا گیا واللہ
الہادی الی صراط مستقیم بین کر اور انجیہ کا
تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا
ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا اول
آوی رات کو اوٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بی پندرہ مرتبہ
سورہ اخلاص بعد سلام کے نہر دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن
 الرحیم اوس کے بعد نہر دفعہ پڑھے یا خفی الاطاف
اد ذکری بلفظ الخفی اسکے بعد ایک نہر اور ایک نہر
یا بدو و ادر سرگیران میں جھکا دے اور مرقبہ کرے
دیکھے غایم سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جیساں
سے فارغ ہو دو گانہ پڑھے اسکا ثواب میر سید علی
ہمدانی کو بخشے انتہی ۛ

فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبہ بہت ہیں ان میں بہت شہور
مغرب میں شعبہ مغاربہ ہے اور حضور موت میں شعبہ عید
روسیہ ہے سید عبدالعید روس کبیر کی بہت اور اس
فقیر کو ہر ایک اریا طہر و حال کیا ہے اس طریقہ کو شیخ
ابو طاہر سے انون در بخون حرم کے کے شیخ احمد علی
راوشی عبدالعید بن سالم البصری سے او انون شیخ عیسیٰ بن
سے انون شیخ سعید بن ابراہیم خراجی شعی عرف تہرہ
انون شیخ محقق سعید بن حصری سے انون ولی کمال احمد
محی دہلوی سے او انون شیخ الاسلام عارف باللہ مدنی
ابراہیم نازی سے او انون نے شیخ الطریقہ

طریقہ میر سید علی ہمدانی

سید عبدالعید روس

سیدی صالح بن موسی الزواوی عن
 الشیخ المعتمد بن مخلص عن الشیخ
 مغطائی بن فلیح عن ابی عبد اللہ العریان
 عن والدہ الشیخ جماعة الطویل النامی عن
 شریف ابی محمد الناجوزی من القطب
 ابی محمد صالح عن قطب الطريقة الشیخ ابی
 محمد بن المغربی ایضا ذکر و این فقیر طریقہ
 از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد النکعی عن
 السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ
 السید عبد اللہ بن علوی الکادری و جمہ
 ابتداء عن السید عبد اللہ بن علوی صمد
 و انتسابہ فی الطريقة الی السید محمد
 بن علوی نزیل مکہ عن السید عبد اللہ
 بن علی صاحب الزہد عن الشیخ بن عبد
 العید روس المقبور بلخ آباد عن والدہ
 السید عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید
 ابی بکر العید روس صاحب عدنان
 عن ابیہ القطب السید عقیف
 الدین عبد اللہ العید روس والکبیر
 الذی ینسب الیہ الشعب العید
 روسیہ عن خجہ السید عمر المختار
 عن والدہ السید عبد الرحمن بن محمد
 الشقاق عن ابیہ محمد بن علی مولی
 الدوبل عن ابیہ علی بن علوی
 عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسی زواوی سے انہوں نے
 شیخ معتمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مغطائی
 بن فلیح سے انہوں نے ابو عبد اللہ عریان سے
 اوہوں نے اپنے والد الشیخ جماعة الطویل نامی
 سے اوہوں نے شریف ابو محمد ناجوزی سے اوہوں
 نے قطب ابو محمد صالح سے اوہوں نے قطب یقہ
 شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ
 اس فقیر شیخ ابوطاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخعی کی سی
 اوہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد
 سید عبد اللہ بن علوی صمد اپنے دادا سے اوہوں نے
 سید عبد اللہ بن علوی صمد سے اور ان کی نسبت طریقہ
 میں ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہوں
 نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزہد سے اوہوں نے شیخ بن عبد
 العید روس سے جن کی قبر احمد آباد میں ہے اوہوں نے اپنے
 والد سید عبد اللہ بن الشیخ سے اوہوں نے اپنے چچا سید
 ابوبکر عید روس صاحب عدنان سے اوہوں
 نے اپنے والد القطب سید عقیف الدین عبد اللہ
 عید روس سے اور وہ بزرگ خجہ کی طرف
 نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عید روسیہ انہوں
 نے اپنے چچا سید عمر مختار سے انہوں نے
 اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد شقاق
 سے اوہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولی
 دوبل سے - اوہوں نے اپنے والد علی بن
 علوی سے انہوں نے اپنے والد علوی
 بن محمد سے انہوں نے اپنے والد

محمد بن علی وهو جد آل سادہ باعلوی
 عن الشیخ ابی مدین المغربي بواسطة رجلین
 الشیخ عبد اللہ الصائم المغربي والشیخ عبد الرحمن
 المنجد المغربي وكان الشیخ ابو مدین ارسل
 الشیخ عبد الرحمن لیلبس الفقیہ المقام محمد
 بن علی فرض بکة فارسل الشیخ عبد اللہ الی
 حضرموت فالبسہ الخرقۃ ثم الشیخ المقتدر
 ابو مدین شعیب بن حسن المغربي اخذ
 الطریقة ولبس الخرقۃ عن شیخہ ابی یعزہ
 عن الشیخ علی بن حزنم عن الفقیہ الحافظ
 القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد
 المعاضری المعروف بابی بکر بن العبدی
 الاندلسی الاشبیلی عن الامام حجة الاسلام
 ابی حامد محمد الغزالی عن امام
 الحرمین عبد الملک عن والدہ الشیخ
 ابی محمد عبد اللہ بن یوسف الجوینی
 عن الشیخ العالم العارف ابی طالب
 المکی محمد بن علی بن عطیہ البخاری عن
 ابی بکر دلف بن محمد النشبی عن سید
 الطائفة ابی القاسم جمید
 البغدادی و محمد بن علی الفقیہ المقدم
 طریقتہ اخری فی طریقة الالباء
 والمجد ودھی انه اخذ عن ابیہ
 علی وهو اخذ عن والدہ
 محمد صاحب مہر باطن عن ابیہ

محمد بن علی سے کہ وہ جد بن آل سادہ باعلوی
 کے اوتھوں نے شیخ ابو مدین مغربی سے
 بواسطہ دو شخصوں کے ایک شیخ عبد اللہ صالح
 مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن محمد مغربی اور
 شیخ ابو مدین نے یہی شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ
 پہننے کے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو
 مکہ میں تو یہی شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی
 طرف روانہ کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدر ابو
 مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقتہ اخذ کیا
 اور خرقہ پہنالیے شیخ ابو یعزہ سے اوتھوں نے
 شیخ علی بن علی حزنم سے اوتھوں نے فقیہ حاف
 قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معاضری
 ابو بکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اوتھوں نے
 امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے اوتھوں
 نے امام الحرمین عبد الملک سے اوتھوں نے
 اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف
 جوینی سے اوتھوں نے شیخ عالم عارف ابو
 طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ بخاری سے
 اوتھوں نے ابو بکر دلف بن محمد النشبی سے
 اوتھوں نے سید طائفہ ابو القاسم جمید
 بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم
 کو دوسری جہت ہے طریقتہ کی کہ وہ ابائی
 واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوتھوں نے طریقتہ
 اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اوتھوں نے اپنے
 والد محمد صاحب مہر باطن سے اوتھوں نے اپنے والد

علی خالم قسم عن ابیہ علوی عن ابیہ محمد
عن ابیہ علوی عن ابیہ عبد اللہ عن والدہ
الہاجر فی اللہ احمد عن ابیہ عسیبی عن ابیہ
محمد عن ابیہ خلی المر فیضی عن ابیہ الامام جعفر
الصادق وکذا لک لابی مدین طریقہ آخری
ترجمہ الی النور وھی ان الشیخ ابی اسدین اخذ
الطریقہ عن الشیخ ابی یحییٰ ابنور وھو
عن الشیخ ابی شعیب ابوب السائب
بن سعید الضہاجی وھو عن الشیخ
عبد الجلیل وھو عن الشیخ ابی الفضل
الجوهری وھو عن والدہ ابی عبد اللہ
الحسین الجوهری وھو عن الشیخ
ابی الحسین النور سے المعصوف
بابین البغوی فی القیام الجدید وھو
عن السامی وایضاً لبس الشیخ ابی
مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی
عن الشافعی عن الشیخ عن الحمید
و کذا لک الامام حجة الاسلام طریقہ
اخری من جمہ ابی علی الفارما مدنی
و کذا لک لابن البلب المکی طریقہ آخری
علیہا احمد صاحب انفتاح وھی
انہ اخذ الطریقہ عن ابی
الحسن محمد بن ابی عبد اللہ احمد عن
ابیہ ابی عبد اللہ احمد بن سالم
البصری

قال قسم سے انہوں نے اپنی والد علوی سے
اونہوں نے اپنی والد محمد سے اونہوں اپنی
والد علوی سے انہوں اپنی والد عبد اللہ
سے انہوں اپنی والد ماجد فی اللہ احمد سے انہوں
نے اپنی والد عسیبی سے انہوں نے اپنی والد محمد
سے انہوں نے اپنی والد علی مر فیضی سے انہوں نے
اپنی والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابوہریر
کا طریقہ دوسرا ہے کہ جو ہو تا ہے قوری
کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابوہریر نے
انہوں نے کیا شیخ ابی بکر الطرطوسی سے اور انہوں نے
شیخ ابو شیب ابوب السائب بن سعید الضہاجی سے
اونہوں نے شیخ عبد الجلیل سے انہوں نے
شیخ ابو فضل جوہری سے انہوں نے اپنی والد
ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ
ابو حسین قوری عرف ابن البغوی رفیق ضیہ سے
اونہوں نے سری سے اور نیز فرقہ نیچا ابوہریر
نے امام ابوبکر طرطوسی سے انہوں نے شافعی سے
انہوں نے شافعی سے انہوں نے ضیہ سے اور
اسی طرح امام حجة الاسلام کا طریقہ دوسرا ہے
حبت سے ابو علی فارمدی سے اور اسی طرح ابو
طالب کے کا طریقہ دوسرا ہے جس پر اعتماد
کیا ہے صاحب انفتاح نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں
نے انہوں نے کیا ابو الحسن محمد بن ابو عبد اللہ
احمد بن سالم بصری سے

عن سہل بن عبد اللہ القسری
والشیخ ابو طالب المسکی هو صاحب
کتاب قوت القلوب قالوا
لم یصنف فی الاسلام مثله فی
دقائق الطریق قلنا هذا الكتاب
هو اصل التصوف وكل ما صنفه السالك
فمنه شرح علی قوت القلوب مثل
الاحیاء وغنیة الطالبین والعوارف
واسنادی فی کتاب قوت القلوب
انی اخذته اجازة عن الشیخ ابوطاهر
عن الشیخ احمد النخعی عن الشیخ محمد بن
العلاء البابی عن احمد بن عیسی بن
جمیل الکلبی عن علی بن ابی بکر القرافی عن
ابی الفضل جلال الدین سیوطی عن الشیخ
احمد بن محمد الحجازی عن ابی اسحاق البرهان
التوخی عن ابی العباس احمد بن
ابی طالب الحجازی عن عبد العزیز بن
دلف عن ابی الفتح محمد بن یحیی البروانی
عن ابی علی محمد بن محمد بن عبد العزیز
المهدوی قال اخبرنا عمر بن ابی طالب
قال اخبرنا والدی ابو طالب المسکی
فذكره فزید برای معجمه امیله بفسخ
الف وکسریم وسکون تحتیه بعد ان
لام است کذا ضبطنا اللفظین عن
ابی طاهر مراغی بغین محجمة وفسخ

کتاب قوت القلوب

او بخون نے سہل بن عبد اللہ قسری کا در شیخ
ابو طالب کی مین صاحب کتاب قوت القلوب
لوگون نے کہا ہر کوئی تصنیف اسلام میں
اس کی مثل نہیں۔ وقایح طریقہ میں میں کہتا
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے
اس کے اور جو کہ میں سلوک میں تصنیف ہو میں
اس سے نکالی گئیں جیسے احیاء اور غنیۃ الطالبین
وعوارف اور سیرۃ اسناد قوت القلوب کی یہ ہر
کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے او بخون
نے شیخ احمد مخلی سے او بخون نے شیخ محمد بن طاهر
البابی سے او بخون نے احمد بن عیسی بن جمیل الکلبی
او بخون نے علی بن ابی بکر قرافی سے او بخون
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے او بخون
نے شہاب احمد بن محمد مجازی سے او بخون
نے ابو اسحق برہان توخی سے او بخون نے
ابو العباس احمد بن ابی طالب مجازی سے
او بخون نے عبد العزیز بن دلف سے او بخون
نے ابو الفتح محمد بن یحیی بروانی سے او بخون
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی
سے کہا خبر دی ہم کو عمر بن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب
کی نے یہ ذکر کیا۔ مزید۔ زار معجمہ سے ہے
اسی طرح الف کے کسریم وسکون تحتیه بعد ان کے
لام ہے اسی طور ضبط کے میں ہم نے دونوں
لفظ ابوطاہر سے۔ مراغی بغین معجمہ وفسخ

سیم نسبت ہر مراحہ کی طرف وہ ایک شہر ہے
 آذر بجان میں فاروث بروزن فاروق آخر
 میں نامثلہ ایک قریہ ہے درمیان واسطہ اور
 بصرہ کے کہانی یا یعنی سے ششہ میں کہ زراوی
 نسبت ہر زراوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
 ذات بطون و خاز ہے اور اسکا مسکن اعمال
 اولیستہ ہے انتہی۔ وسطہ فتح واو و سکون ہا
 آخر اس کے طاء مہملہ ایک گائون ہے نزدیک
 عدن کے عدن ایک شہر ہے بین میں سے کنارہ
 پر دریا کے عتیر و سنجہ اور مثناة شہر کے ناموں
 بین سے مشتق ہے عتیر سے بمعنی اخذ لغت
 و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبد اسد کا ہے
 پھر بولے بین عتیر و سنجہ دال ہو گئی ہے
 اور وہ بعین مہملہ اور یا سے مثناة ساکتہ اور
 دال مہملہ اور راجی مضموم پھر واو ساکن پھر
 سین مہملہ ہے مخففاً یکبیر سیم و سکون حا مہملہ و
 فتح حنا و معجمہ آخر اس کے رائے مہملہ
 لقب ہر بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت
 فریاد کی۔ سقاف یسین مفتوح وقاف۔
 شدہ وہ مفتوحہ آخر اس کے فالق ہے
 صیغہ مبالغہ سے بیج سر حال کے
 سو کی الدولہ یعنی صاحب شہر کہنے۔
 المقدم یعنی مقدم الترتیب۔ مقبرہ بین پہلے
 اون کی زیارت کرتے ہیں اس کے
 بعد باقی

سیم نسبت ہر مراحہ شہر ہے آذر بجان فاروث
 بوزن فاروق آخر آن مشلہ است
 قریہ است در میان واسطہ و بصرہ
 قال الیافعی فی سنہ ۴۲۸ ان الزواوی
 نسبة الی الزواوہ قبیلہ کبیر ذوات
 بطون و الخاز مسکنہا اعمال او یستقیہ
 انتہی۔ و وسطہ فتح واو و سکون یا آخر
 آن طاء مہملہ آدیبہ ست نزدیک عدن عدن
 فتح بین شہری است الزمین بر ساحل بحیرہ
 عتیر و سنجہ و مثناة از اسماء شہرست شتق
 از عتیر بمعنی اخذ لغت و شدت و آن
 لقب شیخ عبد اسد است۔ فقر
 قبل عتیر و سنجہ فجعلت المثناة دالا
 و عربین مہملہ شمر بیاء مثناة
 ساکتہ و دال مہملہ فراء مضمومہ فو و
 ساکتہ فسین مہملہ مخضار یکسر المیم
 و سکون الحاء المہملہ و فتح الضاد المہملہ
 آخرہ راء مہملہ لقب بالمحضبا سر
 بسر عہ حضو را عند الاستغاثۃ
 بہ سقاف یسین مفتوحہ ققاف
 مشددہ مفتوحہ آخرہ فاء لقب
 بالقاف لمبالغۃ فی سر حالہ موالی
 الدولہ یعنی صاحب شہر کہنے المقدم
 یعنی ہو مقدم الترتیب در مقبرہ نخست
 اور زیارت می کنند بعد از ان سائر

۱۔ فتح دال سکون
 ۲۔ الیافعی فتح رے
 ۳۔ مہملہ کر و ص و وای
 ۴۔ معروف فتح مری
 ۵۔ سبب نام آذر و بجان
 ۶۔ نام شہرست
 ۷۔ و یا فتح و قے
 ۸۔ دال مہملہ

سادات راس اور مقدم الترتیب لکھتے
 ابومدین بفتح المیم وسکون الدال المہملہ
 وفتح الختية آخره نون ابویعز الفتح التثانیہ
 والعین المہملہ والراء المہملہ وکسر الزاء المہملہ
 المہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المہملہ
 آخر ضمیر الجمع المذکر معافری بفتح المیم والعین
 المہملہ و بعد کال فاء مکسورة
 ثم ساء مہملہ غزالہ بفتح الخین
 المہملہ وتخفيف الراء المہملہ قد یث
 من مضافات طوس جوینی بضم الجیم
 وفتح الواو وسکون التثنیۃ بعد
 نون فیاۃ النسبة نسبة الی جوین
 ناحیۃ کبیرۃ من نواحی نسیابور
 ابوطالب شبل بن عطیۃ الحارثی عطیہ
 بفتح عین مہملہ وکسطاء مہملہ
 دیاء منشأۃ ثمانیۃ حارثی ثجاء
 و ساء مہملتین و ثاء مثلثہ
 ذلک بضم الدال المہملہ وفتح اللام
 آخره فاء مجدی بفتح جیم وسکون حاء مہملہ
 وفتح دال مہملہ وراء مہملہ شبل بکسر الشین
 المہملہ وسکون الواو حارثی لہ نسبة المشبلة
 قریۃ من قری اسر و شنة بضم الهمزة وسکون
 السین المہملہ وحم الراء المہملہ وفتح الشین
 المہملہ وفتح النون بعد ہا ہا
 ساکنۃ مبلدۃ عظیمۃ

سادات کے ابومدین بفتح المیم وسکون دال
 مہملہ وفتح الختية آخره کے نون ابویعز الفتح
 ختية و عین مہملہ وراء کے مجدی بفتح جیم
 مہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المہملہ
 ضمیر جمع مذکر معافری بفتح جیم و عین مہملہ و بعد
 الف فاء مکتورہ پھر رائے مہملہ غزالہ بفتح الخین
 مہملہ تخفيف زاء کے مجدی ایک قریبہ مضافات
 طوس سے جوینی بفتح جیم و فتح واو وسکون تختية
 اوس کے بعد نون اور یاء نسبت جوین ایک
 ناحیہ بڑا ہے نسیابور کے نواحی میں۔ ابو
 طالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح
 عین مہملہ وکسطاء مہملہ و یاء منشأۃ ثمانیۃ
 حارثی بجائے وراء کے مہملتین و ثاء
 مثلثہ و کف بضم دال مہملہ و فتح
 لام آخرہ فاء مجدی بفتح جیم وسکون
 حاء مہملہ و فتح دال مہملہ وراء کے مہملہ
 شبل بکسر شین مہملہ وسکون حاء مہملہ
 بعد اوس کے لام نسبت ہجری
 شبل کے جو ایک گاؤں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
 اسرو شنة بضم ہمزہ وسکون سین
 مہملہ و ضم رائے مہملہ و فتح شین
 مجدی و فتح نون بعد اوس کے ہائے
 ساکنۃ ایک بہت
 پراشہ
 مہ

در اء سما قد من بلاد ما وراء النهر
 صاحب مرباط ای مدیته ظفار
 القدریمة لانه فطن بهما فی القاموس
 مرباط کجی اب ببلد بسا حل الهند
 خالقم قسم اشتري اسرضا بعشرين
 الف دینار و سماها قسم باسم ارض
 بالبصرة کانت لاهله و خن س سها
 فلان صارت قریة ثم انقل
 منها الی قریة اخری فقیل له
 خالقم عن یض مصغرا اسم
 وادی قریب المدینة المشرقی
 لب الیها علی العریضی نقلنا
 هذه السلسلة العید روسیه
 وضبط الکتاب فیها من الاسماء البهیمة عن
 النسخات القدریة و سیه فی الحرقه العید روسیه
 السید عبد القادر العید روس و هن المشرق
 المردودی قال باعلوی السید محمد شبلی آخرنا
 الشیخ ابو طهر آخرنا الشیخ احمد النخلی قال اجازت
 بقرآن هذا الداعیه ما خلف کل صلوٰۃ من الخشب
 السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید عبد اللہ
 القادر و زوج ابنته من شیخه السید عبد الرحمن
 بن علوی الحداد باعلوی و هو هذا یا اللہ یا
 لطیف یا رزاق یا قوی یا عین بین اسئل
 نالکما الیک و استغرا قافیہ و
 فنا و رک

سمرقند کے اوس طرف ماوراء النہر کے
 شہر و نین سے صاحب مرباط یعنی شہر ظفار کے
 قاموس میں کہا ہے مرباط بروزن محراب
 ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالقم قسم
 نے خرید کی تھی ایک زمین میں ہزار
 دینار کو اور قسم نے اوس کا نام وہی رکھا
 جو بصرہ میں اوس کے کنبہ کے لوگوں کے
 زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے یہ وہ قریہ
 ہو گیا یہ منتقل ہوا اس سے دوسری قریہ کی طرف
 کو بولنے لگے خالقم قسم عریض مصغرا نام ہے
 ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرق کے ہے
 اوسکی طرف ثوب بن علی عریضی منہ نقل کیا
 یہ سلسلہ عید روسیہ سید عبد القادر
 عید روس کا اور ضبط اسماء البہیمہ کے نسخات
 سے خرقت میں عید روسیہ سید عبد القادر کے
 اور مشروع مردودی کے پیر آل ہلوی
 کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہو کہ شیخ ابو طہار نے
 اوسکو شیخ احمد نخلی نے اونہوں نے کہا ہو اجازت
 دی اس عاکے پڑھنے کی پانچون نمازون میں
 بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی اگر سید عبد
 الحداد اور ان کے داماد نے اپنے شیخ سید عبد اللہ
 علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہہ سے یا اللہ
 یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عین بین اسئل
 نا لکما الیک و استغرا قافیہ و فنا و رک

عمن سوالك ولطفًا شاملاً جليلاً وخفيّاً ورزقاً
طيباً هنيئاً ومريئاً وقوة في الايمان
واليقين وصلابة في الحق والدين و
عزائك بن ومرو يتخذون وشرفاً يفتي و
يتأبد لا يخاطبه تكبر ولا تملو وارادة
فساد في الارض ولا علو انك جميع قريب
وصلّى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم قلت وللسيد عبد الله الحمد اذ
ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة
غالبه في النصيحة والسلوك ناولني بعض
قصائده ابن بنته السيد عبد الله العبدوس
والعبدوس هي قلت واخبرني بجماعة من
سادة آل باهلوى منهم السيد عبد الله
بن جعفر مدهر ان سادة آل باهلوى
لميز الوطبة بعد طبقة يوصون بقرة
الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة
على اورادة قال مذهبه في العقائد مذهب
اهل السنة والجماعة ومذهبه في الفقه
مذهب الشافعي ومذهبه في السلوك
القيام ما في الاحياء والله اعلم -

اصا طريقة تشاذلية پس ابن فقير
خرقه پوشيد از دست شيخ ابوطاهر از والد
خود شيخ ابراهيم كردى - وهو عن الشيخ احمد
الفتاشى وهو عن الشيخ احمد الشنادرى
وهو اخذ عن جماعة منهم سيدى احمد

عمن سوالك ولطفًا شاملاً جليلاً وخفيّاً
ورزقاً طيباً هنيئاً ومريئاً وقوة في
الايمان واليقين وصلابة في الحق و
الدين وعزائك بن ومرو يتخذون وشرفاً
يفتى ويتأبد لا يخاطبه تكبر ولا تملو وارادة
فساد في الارض ولا علو انك جميع قريب
وصلّى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم بين كتمان سيد عبد الله صدقك ايك
ديوان ہے اشعار کا نہایت لطیف و فصاحت
کے ساتھ اکثر اس میں نصیحت اور سلوک
ہے اور ان کے بعض قصیدے مجھے لا کر
لئے ان کے بھائی سید عبد اللہ عیدروس بن عید
روس نے میں کہتا ہوں مجھ کو خبر دی ایک
جماعت نے آل باہلوی کی اور ان میں سے
سید عبد اللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باہلوی
ہمیشہ ایک طبقہ کے وصیت کرتے تھے میں
اجیار العلوم کے پڑھنے کی اور اس کے یاد کرنے
کی اور اسپر عمل کرنے کی اور اس کے اوراد کی موظبت
کی اور ان کا مذہب عقاید میں اہل سنت و جماعت
ہے اور فقہ میں ان کا نام مذہب شافعی ہر سلوک
میں جو احیاء العلوم میں ہے اسپر قیام کرتا ہوں -
والہ اعلم ظہر الحق شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا
سے شیخ ابوطاہر کے اور انھوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم
کردی سے اور انھوں نے شیخ احمد فتاشی سے اور انھوں
نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ ان میں سے سیدی

الحمد لله
والله اعلم

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید
 زین الدین ابی بکر والسید ابی عبد اللہ بن
 السید ابی الحسن الشاذلی وھامن القطب
 ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین
 ابی الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار
 الشہید بالشاذلی اخذ الطريقة ولبس
 الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام بن شیش
 وھو عن السید عبد الرحمن بن زیات
 المدنی وھو عن الشیخ فقی الدین الصوفی
 المعروف بالفقیہ مصغر وھو عن الشیخ فقی الدین
 وھو عن الشیخ ابی الحسن علی وھو عن الشیخ
 تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین
 محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوی
 وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراہیم الدمشقی وھو عن
 الشیخ ابی الشامہ المروانی وھو عن الشیخ فقی السو
 وھو عن الشیخ سعید القزوی وھو عن الشیخ
 ابی جابر وھو عن السید الشہید الامام
 حسین بن علی وھو عن ابی الامام امیر المؤمنین
 علی ابن ابی طالب وھو عن السید المسلمین
 وشفیع المذنبین وقائد القمیین شیخ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واین فقیہ خوب
 البحر اخذ کرد از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد
 الفی عن الشیخ محمد بن علاء عن سالم
 المصنوع عن النجم العبطی عن شیعہ الاسلام
 زکریا عن الغر + + + + +

انہوں نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہوں
 نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابوبکر اللہ
 بن سید ابومن شاذلی سے اور ابن دون سے
 قطب ابوالحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین
 ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار شہید شاذلی
 نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام
 بن شیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن
 زیات مدنی سے انہوں نے شیخ فقی الدین صوفی
 عرف بفقیہ بصغیر اور انہوں نے شیخ فقی الدین
 اور انہوں نے شیخ ابوالحسن علی سے انہوں نے شیخ
 تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین محمد
 سے انہوں نے شیخ ترین الدین محمد قزوینی سے
 انہوں نے شیخ ابوالحاق ابراہیم بھری سے انہوں نے
 شیخ ابوالقاسم مرونی سے انہوں نے شیخ فقی السو
 سے انہوں نے شیخ سعید قزوینی سے انہوں نے شیخ ابو
 محمد جابر سے انہوں نے سید شہید امام حسین بن علی
 سے انہوں نے ابی والد امام امیر المؤمنین علی ابن
 ابی طالب سے انہوں نے سید المسلمین شفیع الدین
 قائد القمیین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 اور اس فقیہ نے خرب البحر اخذ کے شیخ ابوطاہر سے
 انہوں نے شیخ احمد غنی سے انہوں نے شیخ محمد بن
 علاء سے اور انہوں نے سالم سنہوری سے
 انہوں نے نجیم عبطی سے انہوں نے
 شیخ الاسلام زکریا سے + + + + +

الشیخ ابی الحسن الشاذلی

عن العز عبد الرحيم بن قرات عن الناج
عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده النجفي
علي بن الكافي السبكي عن الشيخ احمد بن
عطاء الله عن الامام الشيخ ابى العباس
احمد بن عمر المرسي عن ابى الحسن
الشاذلي واخذ كرمه حكم ابن عطالا يمين
سند از شيخ احمد بن عطا واجه في شيخ
الوطاهر قال اخبرنا الشيخ احمد النجفي
قال اخبرنا الشيخ يحيى الشاذلي تلقينه
عن الشيخ سعيد الجاثري عن الشيخ
سعيد المقرئ عن ابى الكمال احمد
جعي عن العارف بالله سيدي ابي
بقراة اربع سور من القرآن في كل يوم
وليلة وھے اقراء باسم ربك الذي خلق
انا انزلنا في ليلة القدر اذا زلزلت الارض
والسموات ولا يلاف تم بيت

طريقه شطارية

وانا طريقه شطارية دين ديار يمين كجبت استجبت
شيخ محمد غوث گوالير وحققت پیش از شيخ محمد غوث گواليري
چندان اين طريقه شهرت داشت اول كيكه اين طريقه
در هندستان ازوي جاری شد عبد الله شطاري
اول كيكه اين طريقه ابتدا كرد ثم خدا قلی باور را التبري
بالجواب في غير خزانة دست شيخ ابو طاهر كرمي پوشيد وانشان
بعل الخرج جابر خست جات دادند عن ابي شيخ ابراهيم الكدر
عن شيخ احمد القش عن الشيخ احمد شاد و عن سيد صبغة الله

انہوں نے عمر عبد الرحيم بن قرات سے
انہوں نے تاج عبد الوهاب بن علي سبكي
سے انہوں نے اپنے والد فقہي علي بن
کافي سبكي سے انہوں نے شيخ احمد بن
عطارا سے انہوں نے امام ابو العباس
احمد بن عمر مرسي سے انہوں نے ابو الحسن
شاذلي سے اور اخذ کیا حکم اس عطا کا ابي
سند سے شيخ احمد بن عطالا سے اور محکو خبر
دي شيخ ابو طاهر نے کہا خبر دي محکو شيخ احمد
نجلي نے کہا خبر دي جيجي شيخ عیال شاذلي نے
اوسکی تلقين کی شيخ سعيد جزائري نے انہوں
نے شيخ سعيد مقرئ سے انہوں نے ولي کمال
احمد جعي سے انہوں نے عارف بالله سيدي
ابراهيم سے واسطے پڑھنے چار سورتين قرآن
کے ہميشہ روز و شب ميں اور وہ يہ ميں
اقرء باسم ربك الذي خلق۔ انا انزلنا في ليلة
القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالا عظيما

طريقه شطارية

اور طريقه شطاري کے اس ملک ميں ہی ایک جيت ہے
شيخ محمد غوث گواليري کے اور في الحقيقة شيخ محمد غوث
گواليري سے پہلے کچھ اس طريقه کی شهرت تھی اور ہندوستان
جس پہلے جاری ہوا عبد الله شطاري سے ہوا اور جس پہلے
یہ طريقه جاری کیا وہ شيخ خدا قلی باور را التبري ميں غرض
اس فقیر نے خود شيخ ابو طاهر كرمي کلمات سنيہ اور انہوں نے
اوسکی اجات دي جو جابر خست ميں عن ابي شيخ ابراهيم کدر

طريقه شطارية

انہوں نے شيخ احمد شاد عن ابي شيخ احمد شاد عن ابي شيخ احمد شاد عن ابي شيخ احمد شاد

عن التیثم ووجیر الدین العلوی الکجراتی عن
 التیثم محمد غوث الکوالدی وایضاً البها التیثم
 ابو طاهر عن التیثم احمد النحس عن السید یزید کلان
 عن التیثم عیسیٰ السندی البرهان بوری عن
 التیثم شکر محمد عن التیثم محمد غوث ثمر التیثم
 محمد غوث صاحب الجواهر المحسنه زائر الطریقه
 الشطارید اخذها عن التیثم ظفر عن التیثم
 حدیثہ اللہ شہرت عن التیثم محمد عاشق عن التیثم محمد قاضی عن
 التیثم عبد اللہ شطاری عن التیثم محمد عاشق عن التیثم
 خدا علی الماوراء النهر عن التیثم فی ابی الاظھر عن التیثم
 ابو یزید العسقلانی عن التیثم محمد المغربی تلقین
 من روت کثیر التیثم ابی یزید البسطامی تلقین
 من روحانیہ سیدنا الادام جعفر الصادق
 بسندنا السابق این فقیر را در سفر حج چون
 یہ لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید
 لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای
 سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر حسنہ و
 سند خود بیان کردند و ایشان درین زمانہ
 یکے از اعیان شاہ طریقہ احسنہ و شطاریہ ہوئے
 و چون کسے را اجازت میدادند اور دعوت
 رحبت نے شد رحمۃ اللہ تعالیٰ مستند
 قال التیثم المہر الثقہ حاجی محمد سعید الاھور
 اخذ الطریقہ شطاریہ و اعمال الجواہر الحسنہ
 من السیف و غیرہ عن التیثم محمد اشرف الاھور
 عن التیثم عبد الملک عن التیثم البایزید النکانی

سید عارفی سیفی جواہر حسنہ

انہوں نے شیخ وجیر الدین العلوی الکجراتی سے۔ اور انہوں نے
 شیخ محمد غوث کوالدی سے۔ اور نیز البھا التیثم
 شیخ ابو طاهر سے التیثم احمد النحس سے السید یزید کلان
 میر کلان انہوں نے شیخ عیسیٰ سندی برہان بوری سے
 اور انہوں نے شیخ شکر محمد سے التیثم محمد غوث ثمر التیثم
 محمد غوث صاحب الجواہر المحسنہ زائر الطریقہ
 الشطارید اخذها عن التیثم ظفر عن التیثم
 ابو یزید العسقلانی عن التیثم محمد المغربی تلقین
 من روت کثیر التیثم ابی یزید البسطامی تلقین
 من روحانیہ سیدنا الادام جعفر الصادق
 بسندنا السابق این فقیر را در سفر حج چون
 یہ لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید
 لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای
 سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر حسنہ و
 سند خود بیان کردند و ایشان درین زمانہ
 یکے از اعیان شاہ طریقہ احسنہ و شطاریہ ہوئے
 و چون کسے را اجازت میدادند اور دعوت
 رحبت نے شد رحمۃ اللہ تعالیٰ مستند
 قال التیثم المہر الثقہ حاجی محمد سعید الاھور
 اخذ الطریقہ شطاریہ و اعمال الجواہر الحسنہ
 من السیف و غیرہ عن التیثم محمد اشرف الاھور
 عن التیثم عبد الملک عن التیثم البایزید النکانی

عن الشیخ وجیبہ الدین الکجراتی عن الشیخ
محل غوث الکوالمیری وایضاً ابن فقیر را
ایازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت
والدینز گوار قدس سرہ عن شیخ لال بدھتی
عن الشیخ ابوبکر بدھتی بسند لا یحصر فی
الآن وجدات فی کتاب العزیزیدارا لا
عن السید ابراہیم الایوبی عن الشیخ
بھاء الدین الشطاری اند قال بدانکہ ذکر
شرب شطرا سلم زبان یا بدل گوید و ملاحظہ
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و تسلیم
خیال آرد و بر رخ یعنی صورت واسطہ
پیش نظر دارد و دگردشده کند و از زیر
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
و بینا و دانادرد دل قرار دہد و در یک دم
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محار
کبیرست فاما در محاربہ کیگوید یک دم صد بار و
زیادہ بگوید پس بہتر است چن درین صفات
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
آن صفات را نبات گوید یعنی سمیع بصیر
علیم شنوا دایم بینا - دانا - قائم - حاضر - ناظر
شاد - چون بدست درین شغل استقامت
میسفرانید - یعنی قادر - واحد - حی - قیوم
ظاہر - باطن - رؤف - نور - ہادی - بدیع
باقی و عروج و نزول - در ہر ذکر کے وہی
شرطست چون زمانے بدین مشغل

اونہوں سے شیخ وجیبہ الدین کجراتی سے انہوں
سے شیخ محمد غوث الکوالمیری سے اور نیز اس سے کہ گوار
طریقہ شطاریہ کے حامل ہوئی حضرت والدینز گوار
قدس سرہ سے انکو شیخ لال بدھتی سے انکو شاہ
پیر بدھتی سے اوس کی سند اس وقت
مجھے یاد تھیں میں نے کتاب غزیریہ میں پائی ہے
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایوبی سے و انکو
شیخ بہاء الدین شطاری سے کہ اونہوں نے
کہا ہے کہ جان لینا چاہئے کہ ذکر مشرب شطاریہ
کا اہم ہر زبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ
اسماء صفات کا کری یعنی سمیع - بصیر - علیم - خیال
میں لائی - اور بر رخ یعنی صورت و اسطے کی پیش
نظر رکھے اور مد کھینچے اور سد کری اور زیر ناف سے
شروع کرے اور مخفی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور
دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور یک
دم میں ایک دفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر
تک میں اور یہ جب کہ محاربہ کبیر ہو اور جو محاربہ
کبیر ہو تو دوسو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے
جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین
کرے کہ اون صفات کو نبات کہتے ہیں یعنی
سمیع - بصیر - علیم - شنوا - بینا - دانا - داکم - قائم -
حاضر - شاد ہے جب ایک مدت اس مشغل میں تعلیم ہو جائے
تو فرماتے ہیں یعنی قادر - واحد - حی - قیوم - ظاہر
باطن - رؤف - نور - ہادی - بدیع - باقی عروج و نزول
ہر ذکر واسم میں شرط ہے جب ایک مدت اس میں

طریقہ شطاریہ

استقامت گرفتہ باشد بجدہ موقوفات تکلیف کنند
 یعنی العلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
 اللطیف اللطیف الکرم الاکرم النور الانوار العظیم الاعظم
 بعد از ان بہ محاربه کبیر مشغول گنایند کہ دم گرفتہ
 بشد تمام بالتصور ملاحظہ چندان ذکر گوید کہ خو
 ازاندام طریق باران روان شود و گویندہ
 ذکر بیہوش گردد و فایده آنست کہ انچہ بگوشی
 و بیداری بسیار حاصل میشود آن ہمہ بدین حال
 میشود و این مقدار کافیست باقی از مرشد معلوم
 گردد بدانکہ مراقبہ بر سکہ طریق است اول آنکہ
 مجلس صلوة نشینی و التزم علم بدین کنی کہ باری
 التبارک و تعالیٰ بنیاد شنود و دانست چون از
 علم لمح غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبہ بط
 شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
 ملازم این علم باشد و چون درین استقامت بشود
 در مراقبہ ثانی آنرا مشاہدہ نیز گویند شروع کنی
 و این ہم بران ہیئت مذکورہ نشینی و در کورا
 بیجا قبیل مائل گردانی و چشم را بندی و چشم
 باطن سوئے دل نگری و تصور کنی کہ خدا عزوجل
 راجی بنی و چون این مشغول بہ کمال رسد حجاب
 تشبیہ بر خیزد و بہ تحقیق بدانی کہ خدا تعالیٰ را
 محی بنی پس ازین ترقی کن در مراقبہ ثالثہ کہ
 آنرا معانیہ نیز نامند مشغول شو و آن
 آنست کہ بر صفات مسطورہ بہ نشینی
 الا آنکہ نظر سوئی آسمان داری و چشم

مراقبہ بین طریقین

دوسرا مراقبہ ثانیہ

سومرا مراقبہ ثالثہ

مستقیم ہو جائے تو موقوفات ملحقین فرمایند
 یعنی العلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
 اللطیف اللطیف الکرم الاکرم النور الانوار العظیم الاعظم
 اسکے بعد محاربه کبیر کا مشغول گراؤین کہ دم گرفتہ
 خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے آسان کر کہ
 کہ بدن پینہ پینہ کی طرح بر سنے لگے اور ذکر کو بالا
 بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ جب قدر بہوش
 رہی ہو اور بہت ہانگے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
 سے حاصل ہو جائے اور اس قدر کافی ہے باقی مرشد معلوم
 ہو جائیگا۔ جانتا چاہئے کہ مراقبہ تین طرز ہیں۔
 ایک تو یہ کہ سطر شبیہ جسے نازین شیبہ اور اس علم
 کا التزام کہ یعنی یقین سے یوں جان کہ اندہ تھا دیکھتا اور
 نسبتا اور جانتا ہی اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی غافل
 تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں ربطہ لازم ہے اور نماز
 تلاوت اور تمام احوال کو لازم ہے اور جب اس میں استقامت
 ہو جائے دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ کہتے ہیں شروع کرے
 اور اس میں ہی اسی شکل سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط
 کی طرف جھکائے اور اکہین بند کرے اور چشم باطن
 و لگو دیکھیں اور تصور کری کہ خدا عزوجل کو دیکھتا
 ہے اور جب یہ مشغول کمال کو پہنچ جائے حجاب
 تشبیہ کا اوہ نہ جائیگا اور تحقیق جانیکا کہ خدا تعالیٰ
 کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ میں
 اور سے معانیہ ہی کہتے ہیں اس میں مشغول ہو اور
 وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان
 کی طرف کرے اور آنچنین

خدا کر وہ برہنیت مختصر تصور کنی کہ روح ہم
از قالب برہن رفت و از سوادان گوشت
و بھائیہ حق تعالیٰ مشغول شد اگر کہ برہن
استقامت یا بر رشتہ برہن پیدا آید یکجا ب رشتہ
بالائے مقیم آسان باشد و دوم جانب رشتہ در
دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و شغل
کہ شغل می گویند ہمین است و درین واسطہ
و درست نیست

بیان سبب

اما سبب فنا و نفی ہا السید عمر بن
الشیخ عبد اللہ البصری الملکی قال نا و لہا
جدی السید عبد اللہ نا و لہ ابا ہا
شیخ محمد بن محمد بن سلیمان المقربی
و قال نا و لہ ابا ہا ابو عثمان الخزاز
عن ابي عثمان المقرئ عن سیدی احمد
حجی عن سیدی ابن اہیم التاذی عن
ابی الفتح الراعی عن ابی العباس احمد بن
بکر الراعی عن محمد الدین محمد بن یحییٰ
بن محمد الفیروز آبادی القفوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن علی الثعالبی
محمد بن یحییٰ عن محمد الدین عبد اللہ بن ابی
المقرئ عن ابی عمر عن الفضل محمد بن الناصر عن
محمد عبد اللہ السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلاوی
الحمدی عن نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر ابی
الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اوپنی کر سے اسی طرح جیسے مرنے کے وقت تائید
خیال کرے کہ مری روح قالب سے نکل گئی اور آسان ہے
گذر گئی اور حق تعالیٰ کہ جائید میں مشغول ہوئی اگر کہ
اس پر استقامت حاصل ہوگی ایک ذرا سنبھلا کر ہوگا
اور کمالیکہ آسان بنیں آسان ہوگا اور دوسرا اس کے
دل میں۔ اور اعلیٰ مرتبہ اور شغلے جو شغل
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست
نہیں۔

تشیع کی سند

وہ مجکودی سید عمر شیخ عبد اللہ بصری ملکی
کے نواسے نے کہا مجکودی میرے نانا شیخ عبد اللہ
نے اون کو دی اور شیخ محمد بن محمد بن سلیمان
مقرئ نے اور کہا مجکودی ابو عثمان خزاز
نے اون کو ملی ابو عثمان مقرئ سے اون کو
سید احمد حجی سے اون کو سید ابراہیم نازی سے
اون کو ابو الفتح الراعی سے اون کو ابو العباس
احمد بن ابو بکر روا سے اون کو محمد والدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی القفوی
سے اون کو جمال الدین یوسف بن محمد دمری
سے اون کو تقی الدین بن ابوشامہ محمود بن یحییٰ
اون کو محمد والدین عبد الصمد بن ابوالحیثم مقرئ
اون کو ابی الدین سے اون کو ابو الفضل محمد بن ناصر
اون کو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے اون کو ابو بکر محمد بن علی
سلامی حمدادی اون کو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر
سے اون کو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم صوفی سے

شیخ کی سند

لسنتین بقیا من خلافت عمر و رای عثمان
 و صلیا و طحتر رضی اللہ عنہم و حضر یوم
 الدار فی قضیۃ عثمان و عمر اربع عشر
 سنہ و روی عن عثمان و علی و عمران بن
 حصین و معقل بن یسار و ابی بکرۃ و ابی
 موسی و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہم و خلق کثیر من الصحابہ
 و الخلاف فی رواۃ عن علی رضی اللہ عنہ
 مشہور انتہی و اما دلائل الخیرات فاخبارنا
 بہ شیخنا ابوطاہر عن النبیہ احمد الخلی عن
 السید عبد الرحمن الادریسی الشہیر
 بالحجوب عن ابیہ احمد عن جابر محمد
 عن ابی جعدہ احمد عن مولف السید الشریف
 محمد بن سلیمان البحر ولی رحمۃ اللہ
 و اما قصیدۃ البردہ فاخبارنا بہ ابوطاہر
 عن النبیہ احمد الخلی عن محمد بن العلاء
 الناعلی عن سائر الشہور عن النجم
 الغبطی عن تنبیہ الاسلام زکریا عن ابی
 اسحاق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد
 بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر الراشی
 عن ناظم ہاشم شرف الدین محمد بن سعید
 حاد البوصیری رحمۃ اللہ کاتب حروف گوید
 ایست انجہ از بیان سلاسل درین سالہ عشر بعد
 از ان کہ بعض اسانید علم حدیث و علم فقہ و غیر مما حوا
 آمد و محمد دلا و آخر اظہار ہر دلائل و علی مدلی سنہ ۲۱
 ۲۲ محمد دلا و جمعین

حبیب و درس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچے
 اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طحتر
 رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو
 حضرت رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو اون کی عمر
 چودہ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی روایت
 کی کہ عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن
 یسار و ابوبکر و ابو موسی و ابن عباس ابن جابر
 بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور
 ان کا حضرت علی سے روایت کرنا میں خلافت شہور تھی
 و لائل الخیرات کی سند - اور دلائل الخیرات
 کی کہ کو اجازت دی ہماری شیخ ابوطاہر و شیخ احمد
 خلی سے انہوں نے سید عبد الرحمن اور شیخ
 محبوب سے انہوں نے اپنے والد احمد کو انہوں نے
 ان کے دادا محمد سے انہوں نے ان کے پردادا احمد سے انہوں
 نے اس کے مصنف سید شریف

محمد بن سلمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے -

قصیدہ ہرودہ کی سند - کہو خبر دی
 قصیدہ ہرودہ کی ابوطاہر شریف احمد خلی سے انہوں نے محمد بن علی
 سے انہوں نے سالم ہمدانی سے انہوں نے نجم غبطی سے انہوں نے شریف
 الاسلام از زکریا احمد خلی سے انہوں نے صالحی سے انہوں نے صلاح محمد
 بن محمد بن حسن شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر راشی سے انہوں نے
 اس کے ناظم شرف الدین محمد بن سعید عماد بو صیری رحمۃ اللہ علیہ سے
 کا سبب حروف استہادیہ ہی بیان سلاسل کا اس سال میں یہ
 اور علم حدیث فقہ و غیر کی سند کا ذکر یہ ہو گا فقط ۲۴

سند دلائل الخیرات

قصیدہ ہرودہ کی سند

محمد دلا و آخر اظہار ہر دلائل و علی مدلی سنہ ۲۱

ہوالغریز الاولیٰ الرحیم

محققین مسلمانانہ کو ضرور ہو

کہ یہ کتاب علم سلوک میں لاجواب، امین طریقہ انکار و شکار ہے۔ خانوادہ نکاح و توبہ برائے ہر ایک و کمالک لگ لگا آئے اور جو فرقہ جہان جہان نہیں سمجھتا کی تشریح اور صحت افغانی کی ہے۔ اور اس سلسلہ کا ارتباط حقین طریقوں کے ایک پیچ میں بیان کیے ہیں۔ واقعی یہ کتاب قابل دید ہے۔ چونکہ یہ کتاب باب ہی اور ہر دیار و مہار سے شائع و تصنیف کی خوشبو کا فیور روز افزون تھی۔ اس واسطے اس خاکسار نے اس کو مع ترجمہ اردو طبع کیا ہے۔ ناظرین کی خدمت عالی میں التماس ہے کہ بسبب عظیم الفرستی اور مقول کے غلط ہونے کی وجہ اگر کسی قدر غلطی ہو تو عاجز کو معاف فرماویں۔ ہاں اب انشاء اللہ آئندہ کی تصحیح اور خوش خطی کا پورا پورا انتظام کیا جاویگا۔ صرف دو کمر شخصوں کی تصحیح کے اعتبار پر پرنٹ ہو چکا ہے۔ چنانچہ جو ایک سالہ الطاف القدس جو یہ سچ چکا ہے وہ اب بالکل مطبع میں ہو چکا ہے اور طالبوں کی درخواست پر برہنہ ملی اتی تھی اس سبب اب اس کو مع ترجمہ اردو پاکیزہ اور عمدہ قطع پر با تمام صحت خود طبع کیا جا رہا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ میں کر رہا ہے معلوم ہو چاویگا۔ جس صاحب کو حقد ر نسخہ کتاب بذا اور دیگر رسائل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالغفر صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب مولوی امجد علی صاحب شہید رحمہ اللہ علیہم سے مطلوب ہیں مطبع احمدی بازار دریا کلاں دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷ سے طلب فرماویں۔

2733

اور

ہر قسم کے قرآن شریف حائل سادہ ترجمہ و کتب بیانات عربی۔ فارسی۔ اردو۔ و کتب رسد میں عربی۔ و سرکاری۔ و کتب تصوف و لغات و خط و نیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبدالحی صاحب محدث الہی و حضرت خلیفہ کلمہ بہر صاحب جہان آبادی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتی مولوی نذیر حسین صاحب مولوی الطاحین صاحب و مولوی عبدالحی صاحب حقانی۔ و دیگر کتب مطبوعہ و کتب مکتبہ لکھنؤ کا پورا اگر میرٹھ دہلی وغیرہ اور کتب شرفیابیات مانہ اور رد و تقلد وغیرہ تقلد و شیعوہ وغیرہ کا ہی اس دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷ ادبی سرفہ قیمت آنے پر بکھارت سکتی ہیں اور تاج و نکاح نہایت کفایت کے ساتھ خاص طور پر معاملہ کیا جاتا ہے فقط

الشہرہ۔ فاکس مولوی محمد صاحب کلیمی مجتہدی عاجز بہر اللہ راہد مالکان دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷ مطبع احمدی دہلی